ای دل بغم حسین خون شو
الحمد لله که رساله منظوم در ذکر شهادت حسنین اعنی
طومار غم
تصنیف مولوی عبد الحی صاحب خلف مولوی الٰہی بخش صاحب
در مطبع اختر ہند سہارنپور طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلی اے خامہ تو لکھہ حمد خداوند جہان — صفت پاک ہی جسکی کہ رحیم و رحمان
ہوتی ہی نغمہ سرای صفت ذات و صفات — جس طرح بلبل روح دل خاطف ہر آن

کس سی ہو حمد خدای لایزال — ہی مبرا جو کہ از وہم و خیال
حمد ہو کب اوس خدای پاک کی — کل ہی جسکی ہاتھہ ہفت افلاک کی
دیکھہ فخر انبیا ہی در ثنا — کچھہ نہ بولی ما عرفنا کی سوا
ہمکو پھر دعوی یہ اس تحمید مین — ہرگز آتا ہی نہین فہمید مین
نا مناسب ہی جو ہو چھوٹا دہن — بولنا اتنا برا ابرہکر سخن
حمد ناممکن ہی عقل و فہم سی — کیونکہ ہی باہر گمان و وہم سی
حمد کی اوسکی نہین ہی انتہا — چھوٹو سا کیت پڑہ کی لا احصی ثنا
انس و جن سی کیسکی تا کرے بیان — سر بجیب اس جا ہی ہر ایک گویان

اوسنی کن کہتی پلک مین یکسر
کن سی اس مخلوق کو جلوہ دیا
اور سجایا آپ یہ کہتی ہی کن
اور ذیل اوسکی کو از صنع صفا
اور بنایا ایسا قصر آسمان
صاف ہی جون روی آئینہ بہ نور
اور دی زینت اوسی ای پاک جبر
اور دیا آنکہون مین یہ نور نظر
اور دی اوسنی ہمین عقل و خرد
اور دی اسواسطی ہمکو زبان
اور ہمکو یون دئی یہ دست و پا
اور ہزارون نعمتین کین مین عطا
ہمچو خاک و نار و آب و ابر و باد
سمجہو تو اوسکی یہ ہین کس کام کی
ایسی ایسی اوسنی کی صنعتگری
پاک ہی وہ خالق جن و بشر
پاک ہی ہر چیز سی وہ پاکذات

کر دئی پیدا جبال و بحر و بر
اور کئی پیدا یہ سب یہ ارض و سما
فرش خاکی اوسنی بیربیت ...
کوہ کی اوتا دسی محکم کیا
ہی بہرا جو کہ از نقص و زیان
از شقوق و از قصور دار فتو
از مصابیح و نجوم و ماہ و مہ
تا کہ دیکہین اپنا ہم نفع و ضرر
تا کہ سمجہین فرق ہم در نیک و بد
تا بجا شکر اوسکا لادین ہر زمان
ہون کسیکی ہم نہین محتاج ...
شکر ہو وی ہم سی کس کس کا اد
روز و شب شام و سحر بندہ گشت
ہین ہماری صرف یہ ہوام سے
کون ہی ماری جو لاف ہمسری
جسنی یہ روشن کئی شمس و قمر
جسنی دی احمد کو خوبی و صفات

دی مجھی شیرین زبانی ای خدا — تا میں ہوون مصروف نعت مصطفا

داس فکر میں دے نعت کی گل ای رضوان
بلبل باغ صفا کی کرون سر پیر قربان

ای قلم لکھہ نعت ذات مصطفا — جس سی ہی حاصل ہو تجھی اصفا

ہو نہیں وصف اوس رسول پاک کا — رتبہ جسنی پایا ہی لولاک کا

رکھتی ہی کب اسقدر یارا زبان — ہو وی جو خیر البشر کی مدح خوان

سب سی پہلی ابتدا میں ور وجود — ہین محمد مصطفی یار ودود

انتہا ہی حق نی اونپر کر دیا — پھر نہ ہوتا حشر کوئی انبیا کا

خلق مین تہا بس وجود مصطفا — معدن الطاف وجود ہم سخا

کیونکہ ہے وہ بہتروں کا بہترین — ذات اوسکی رحمۃ للعالمین

گو بظاہر تہا وہ فخر انبیا — امی پر علم لدنی تہا پڑہا

معجزی لاکھون کئی ہین خاک پر — رمز اذنی اوسکی ہی شق القمر

گر نہ ہوتا اوسکا دنیا مین وجود — ہوتی کب دونون جہانکی پہر نمود

وہ محمد ہی گل گلزار حق — رکہتا ہے باب رسالت مین سبق

ہی محمد بلبل بستان پاک — ہی محمد طوطی رضوان پاک

ہی محمد باعث ایجاد و کون — ہی محمد افتخار ہر دو کون

ہی محمد سرور دنیا و دین — ہی محمد رحمۃ للعالمین

ہی محمدؐ صادق مرآت جان ‏ ‏ ہی محمدؐ فتح بخش انس و جان
ہی محمدؐ آفتاب دو جہان ‏ ‏ ہی محمدؐ نور افزا لامکان
ہی محمدؐ سرور کون و مکان ‏ ‏ ہی محمدؐ شافع ہر انس و جان
ہی محمدؐ مصدر انوار حق ‏ ‏ ہی محمدؐ مہبط اسرار حق
ہی محمدؐ خواجہ طہٰ لقب ‏ ‏ ہی محمدؐ خیر و یسین نسب
ہی محمد بادشاہ دوسرا ‏ ‏ جو منافی ہے وہ مردود خدا
ہی محمدؐ شافع روز جزا ‏ ‏ اوسکا کہنا جان فرمود خدا
ہووی گر ہر مو میرا تن پہ زبان ‏ ‏ ہو محمدؐ مصطفی کا مدح خوان
پہر بہی وصف اوسکا سر ہو نہین ‏ ‏ تا بروز حشر خالق بالیقین
صبح سے تا شام الخاطف مدام ‏ ‏ بہیجتا رہ اوسپہ صلوات و سلام
اور اوسکی آل اور اصحاب پر ‏ ‏ ہر گہڑی ہر آن ہر شام و سحر
بالخصوص اونپر کہ جو ہین چار یار ‏ ‏ ہو در رو رحمت پروردگار
چار رکن دین ہین بوبکر و عمر ‏ ‏ اور عثمان و علی باکر و فر
رتبہ وہ صدیق کا ہے سن فزا ‏ ‏ ثانی اثنین اوسی حق نی کہا
اور سراج اہل جنت ہی عمر ‏ ‏ بہاگی ہے شیطان از ظل عمر
اور ہین عثمان رفیق مصطفا ‏ ‏ جنت اعلی مین با صدق و صفا
اور علی مرتضی شوی بتول ‏ ‏ با حسنین وہ بہشت رسول

سبب نظم رقم کرنا مناسب ہی تجہی
خاطفا تاکہ نہ رہجای کسی پر پنہان

طالبان سر اخبار اب ذرا — بات خاطف کی سنو تم دل لگا

ایکمدت سی مجہی تہی آرزو — ترجمہ تحریر کا ہو ہو بہو

نوکری وہ شبر و شبیر کا — کار آمد ہی جوان و پیر کا

دل کی دل مین رہی حسرت بہری — پر نہ اتنی ایکدن فرصت ملی

جب ملی فرصت نہ مجکو ایکدم — کی خرد سی مصلحت تب ہو بہم

یہ کہا پیر خرد نی مجسی ہان — ہی کہان دنیا مین فرصت کا نشان

کر رہیگا طالب وقت فراغ — گل رہیگا مقصد دل کا چراغ

نظم کر اوسکو خدا کی نام سی — کام ہی کیا تجکو صبح و شام سی

ترجمہ ہو جای اردو مین تمام — ہو نگی مطلب یاب ساری خاص عام

مصلحت پر اوسکی بس از چشم و سر — مین نی باندہی چست ہمت کی کمر

بحر علم اس شاعری کا ہے بڑا — قافیہ ہی تنگ یان ہر ایک کا

شعر گوئی کا نہین مجکو شعور — جو نہو وی نظم مین میری قصور

جانتی ہین مجکو سب شاعر نہین — اور علم شعر سی ماہر نہین

پر جو ماہر ہین فن اشعار کی — عرض ہے یہ اونکی خدمت مین بہی

دیکہین جس جا پر کہین سہو و خطا — او سپہ ڈہانکین دامن عفو و عطا

اور نہ کھولین طعن کی بجہہ زبان — دی جزا اسکی وہ رب دو جہان

قصہ کوتاہ اب مین از نام خدا — نظم اوسکا کرتا ہون دلکو لگا

گرچہ آتا ہے نظر یہ سخت کام — پر ہوا سہل لطف حق بالمرام

فضل باری ہی اگر تائید ہے — ہوگی حل مشکل تمامی جلد تر

اسکا گر پوچھی کوئی سال رقم — یہ جو ہی منظومہ ایک طومار غم

کہدی دیکہہ از غایت زاری شتاب — ہی غم ابن حیدر کی کتاب

اور جو پوچھی نام میرا کہہ سنا — عبد الحق بیٹا الہی بخش کا

اور وہ ہی قاضی جلال الدین کا — اور بیٹا خواجہ احمد کا برا

اور وہ ہی عاقل کا وہ ابن عمر — مولوی ہیکن کا وہ ہیگا پسر

اور جو موطن ہی کوئی پوچھی مرا — لی مظفر کو نگر سے وہ ملا

بعد از حمد خدا ہم سبب نظم کتاب ہی مناجات وہ مالیس بجناب ایزد

ای خدا ای کارساز دو جہان — ہر کسی کا ہی تو ہی امن و امان

ای خدا ای کارساز دوسرا — ہر کسی کا ہے تو ہی حاجت روا

جبکہ ہو دائم ترا لطف عمیم — ہو وہی دم مین لائق خز نعیم

تو اگر لیوی نہ بندہ کی خبر — کون ہو پہر اوسکا یارب راہبر

ہر کوئی کیا مفلس و دو تاج ہی — تیری ہے درگاہ کا محتاج ہے

لطف سی تیری ابھی ہی ایجادا ۔ ہے تری درگاہ مین یہ التجا
تیری الطاف وکرم سی ایکدم ۔ التجا رکہتا ہے یہ عبد اثیم
یہ جو ہی منظومہ طبع زا میرا ۔ کر اسی مقبول عالم ایجادا
از طفیل مصطفا وال او ۔ ہم صحابہ صاحب اقبال او
ہمین آل مصطفا سی ای ودود ۔ دی دکہا تو راہ مقصد مجکو زود
ہین تری الطاف بیحد یا الہ ۔ ہر طرح کی رکہتا تو دستگاہ
ہین فقط کیا اور عالم سب بہم ۔ ہون بنا کر اپنا موی تن قلم
اور بنا دین کل سمندر کی مداد ۔ ہون بیان کب لطف تیری بالمراد
ہی ترا ہر ایک احسان بی بدل ۔ اور ترا انعام فیض لم یزل
فضل کا تری جو ہے لاانحصار ۔ رہن ہی ہر ایک ای پروردگار
ہی کسی طاقت کری نعمت شمار ۔ اس جگہ ہی ہر کوئی بی اختیار
یعنی توفی ہمکو ای جل وعلا ۔ امت احمد مین ہی پیدا کیا
جسکا یہ رتبہ ہے ای پروردگار ۔ روبرو تری نہین جسکا شمار
نور احمد کو تو جب بی کیف کم ۔ اوس سے عرش وکرسی ولوح قلم
لایا کتمان عدم سے در وجود ۔ خامہ از حکم تو ای رب ودود
پہلی نبیون کی تمام امت کا حال ۔ یون لگا کہنی بہ توضیح فعال
امت آدم سے جو کوئی سدا ۔ عمر بہر پوچیگا ذات کبریا

امت ادھم سے جو کوئی سنا | عمر بھر پوچھیگا ذات کبریا
ہوگا جنت کا تمام اور بے عیب | ورنہ ہوگا داخل نار عیب
رفتہ رفتہ یون بتقدیر صبح | نوبت آئی تا بھوسی و تسبیح
آئی نوبت امت احمد کی جب | ہو قلم آمادہ تحریر تب
لکھتے لکھتے پہونچا بس ناخن تجھے | تو فی فرمایا قلم کو تھم جا
کر ادب اسکا تو اے خامہ ادب | جو کہون کر اونکو شمر سراب

امت بدنیتہ و رب غفور

گر ہے امت بدنیتہ اور پر قصور | مین بھی ہون اونکی لئی رب غفور
سنتی ہی خامہ خطا پر کبریا | ہو گیا شق اور لکھنی سے رکا
اور وہین سو سال تک کانپا کیا | دست قدرت سے پھر اوسپین قط لگا
تو فی جو فرمایا وہ سب ہی ادا | یکبیک لکھا قلم فی سر جھکا
گو ہی مجرم امت خیر الورا | نیک بخشش کا اونہین ہے صلا
بخشدونگا سبکو اور دونگا جنان | اور ہونگا اونسی راضی بیگمان
کس زبان سے شکر ہو تیرا ادا | ایسی سرور کی ہمین امت کیا
ہی ہمین زیبا کرین گر فخر و ناز | ہی جہان عرش پر اللہ بی نیاز
اور رہا ہی ہمین حشر کا کیا | پیشوا ہو جب محمد مصطفا
یون تو ہی یکسان ہر اک آقا و قوم | ہین خاص ہم رحمت خلاق کیا

ہے وہ رحمت کیا وجود مصطفا | اور ہو ذات فخر الانبیا
جسکی قدمون سی ہوا فخر فلک | کفش بردار اوسکی ہین انس و ملک
ہے سزاوار خطاب پاک کی | کون غیر اوس صاحب لولاک کی

یہان سی آغاز ہی اوصاف کمال رسول
مین وجعن آتی ہین کل شرح ہی درسالۂ بیان

عوض ختم سلسلہ جو ہوی حسنین تمہید | اوسکی تخصیص کی تمہید کا ہوتا ہے بیان
ای سمند خامہ چل اس آن مین | حال خیر الخلق کی میدان مین
شہسوار طبع پہونچی تا بغور | منزل مقصود کو با چشم غور
ہو گی تو افگندہ سم مت بیٹھ پست | ہو بہ تحریر بیان چالاک و چست
خلق احمد سمٰا تو ہو کر تیز گام | عرصہ وصف نبی مین کر خرام
مت تو رانو نہین ابہی سی دم دبا | باد صرصر کو روانی دی دکہا
کر تو اوصاف نبی محترم | صفحہ قرطاس کی اوپر رقم
ہو گی رفتار یہین از بس تیز تک | دی تو پہنچا منزل مقصود تک
یعنی لکہہ حالات ذات مصطفا | ہو نہ جاتی گفتگو جسمین ذرا

اعلم رحمک اللہ تعالی ان الکمالات التی تفرقت
فی الانبیا علیہم السلام قد اجتمعت فی نبینا صلعم

پھر حدیث وارد ہوئی ہے یہ خبر　　کہتی ہین یون راویان خوش سِیَر
انبیا مین تھی جو خوبی و کمال　　تھی وہ سب ختم رسل مین خوش خصال
یعنی جو جو منتشر تھی خوبیان　　انبیا و سابقین مین بی گمان
جمع ہین وہ سب بذات مصطفا　　اور اون سی بھی زیادہ ایولا

فقد اعطی الخلافة کما اعطی آدم وداود علیہما السلام واعطی الملک کما اعطی سلیمان علیہ السلام واعطی الحسن کما اعطی یوسف علیہ السلام واعطی الخلة کما اعطی ابراھیم علیہ السلام واعطی الکلام کما اعطی موسی علیہ السلام واعطی العبادة کما اعطی یونس علیہ السلام واعطی الشکر کما اعطی نوح علیہ السلام

جس طرح دی آدم و داؤد کو　　دی خلافت ویسی اوس محمود کو
تھی نیابت سی یہان حق کی مراد　　تا کہ دی امر و نواہی سبکو یاد
اور ملا جیسی سلیمان کو ملا　　ملک و تخت و دولت و تاج و لوا
اور ملا یوسف کا سا حسن و جمال　　بلکہ اوس سی بھی زیادہ بی مثال
اور خلت جیسی ابراہیم کو　　دی خدا نی مصطفی کو ہو بہو

اور ہوا حضرت سی خالق ہمکلام
حضرت موسی سے جیسے باکرام

اور یونس کی طرح عابد تمام
نوح کی مانند شاکر بالدوام

تھے ملقب نائب رحمان سے گر
آدم و داؤد ہر سو مشتہر

ہی محمد یا رسول اللہ یہاں
ہیں بجا بہر زبان انس و جان

تخت جو بلقیس کا بی شک ویو
لانا درگاہ سلیمان میں تہا دیو

آپ کو بہی یہ خطاب حق ہوا
باب زینب میں کہ زوجنا کہا

دیکہکر یوسف کا گر حسن و جمال
ہو زنان مصر کی آشفتہ حال

ہر کسی نے کاٹے تھے بے آلام و رنج
ہاتھ اپنے اپنے تہے جا ترنج

یہاں بہی مردان عرب نے باوقار
من رانی قد رای الحق دیکھا یار

اسکے یہ معنی ہیں بتلاوں سمجھے
حق کو دیکھا جس نے بس دیکھا مجھے

اور لباس خلت ابراہیم کو
زیب تن حق نے کیا تہا دیکھے جو

آپکو محبوبیت کی دی قبا
جس کا شہرہ ایکعالم میں ہوا

گر کلام حق سنا بر کوہ طور
حضرت موسی نے کانوں سے دور

حضرت خیر البشر نے عرش پر
حق کو دیکھا قرب سے از چشم سر

ایک پلک جھپنے میں ساتوں آسمان
طی کئے خیر الوری نے بیگمان

جسکو ہوں ساتوں بہشتیں زیب پا
کب کسی کو اسقدر رتبہ ملا

ہے مگر یہ رتبہ خیر الانام
جسکے باعث یہ ہوا عالم تمام

شہرہ یونس کا عبادت میں تھا گر
نوحی گرشتکلبین ای جان نثار
آفتاب مشرق ملک قدم
صاحب لولاک و سر لاینزال
تاجدار کشور دنیا و دین
حسن اور شکلین مشکو ہین
ملک رکھتی ہین زیادہ ان سی بہا
افتخار اولین و آخرین
عشق فیضان قت کبریا
اور سب انبیا کی اوصاف ہ
اشتراک دیگران تھا ناگوار
اور ان سی پر کر دی حقیقی کمال
تا ہو ظاہر افضلیت آپکی
اور ہو حاصل سبھون ہی اتیاز

یہان ہی فانصب رتبہ خیر البشر
تختہ دنیا پہ پایا اشتہار
مہر ہیچ باعث ہست و عدم
شہسوار عرصہ جود و کمال
یعنی احمد رحمت للعالمین
نور فوق النور و فوق لسو ہین
باعث ہست و عدم خیر النبی
تاجدار کشور ملک یقین
اصل عالم افتخار انبیا
تھا یہ در ذات حبیب کبریا
حق نی کر مخصوص اپنا باوقار
اور اوصاف و جمال بی مثال
اور منور اشرفیت آپکی
اور ہو مخصوص خاص بی نیاز

وقد زیدت لہ کمالات اخرمن انواع الولایات
والمحبوبیۃ المطلقۃ والاصطفاء المطلق والرؤیۃ
والقرب الاتم والشفاعۃ العظمی

والجہاد مع اعداء اللہ الی غیر ذلک
من الکمالات کالعلم الوسیع والعرفان
الاتم والقضاء والفتیا والاجتہاد والاحتساب
والقراءۃ وغیرہا

بلکہ ان سے بھی زیادہ تھی کمال
جیسے محبوبیت و قرب اتم
اور قبولی ہر طرح کی باصفا
اور ولایت اور قضا و اجتہاد
اور عرفان اتم علم وسیع
اور سوا اسکے کمالات دگر
اور ولایت ہی عبارت اس سے جان
اور قرب و منزلت نزد خدا
یہ تصرف عام اور قرب تمام
شرح جسکی صفحہ دارین پیر
اور یہی باعث ہی جو افضل کہا
کیونکہ اسمین ہی تقرب با خدا

اور در ذات حبیب لایزال
اور تصرف ہر طرح کی بااہم
اور شفاعت اور دیدار خدا
اور با عداء خدا کرنا جہاد
احتساب و قراءہ و فتوی رفیع
حد سے باہر رکھتی تھی خیر البشر
ہو تصرف دو جہان مین بیگمان
ہو تمامی با وقار و اعتلا
منقسم قسم عدیدہ پر ہی عام
ہو نہین سکتی رقم سب نزد ہم
اس ولایت کو نبوت سے ولا
اور ہیم راز و نیاز کبریا

خلق کی مشاہدہ اوسمین شغل و شب روز
اور محبوبیت اس سی ہی مثال
ظاہر و باطن مین ہو محبوب حق
اور تمامی دین و دنیا کی امور
ہو وہی مطلوب اور مقصود خدا
اور مراد اس اصطفا سی ہی یہی
اور عبارت ہی یہ رویت سی کی
اور ہی قرب اتم تفسیر قاب
پہونچی نزدیک خدا تا آن مکان
کیا ہی تا ب ظاہر فہم و خیال
وہان نہین ملکوتیون کی ہی مجال
سن شفاعت کی تو تفسیر مبین
جملہ پیغمبر با میہد نجات
آہین پیش افتخار انبیا
سب کی شافع آپ ہونگی تمام
اور بہا و از دشمنان کبریا
اور کوئی از انبیاء سابقین

تا کہ پہونچا پاکر ست احکام رب
جملہ اعمال و فعال و قول و حال
اور ہو وے ہر طرح محبوب حق
بلکہ خود بہی سر سے پا تک بی قصور
اور مقرب اور محمود خدا
ہو وے مقبول تمامی کام کی
دیکہا حضرت نی خدا کو آنکہہ سی
بلکہ اس سی ہی زیاد عالیجناب
جلتی ہین جبریل کی ہی پر جہان
جو کرے پرواز وہان تک سنت بال
اسمین ہی ناسیتون کی کیا مجال
امتی بولین شفیع المذنبین
اور تمام مومنین اہل عصات
تا شفاعت کو اوتہین خیر الورا
ہو نہ دم زن کوئی جز خیر الانام
ذات حضرت سی ہی مختص بریا
قابل اسکی بس ہوا مطلق نہین

انتہا ہی یہ شجاعت کا کمال
چاہتی تھی راہ حق مین جان و تن
رکھتی تھی علم وسیع یہ آپ تھے
حال عرفان اتم کا بیگمان
جسقدر ہووے تقرب بیشتر
تھا جب اوس جاتلک قرب اتم
پس ہی عرفان اتم ہی بیگمان
عاجز آتی جس سی عقل دوربین
اور قضا رفع قضایا سی سخن
دونون جانب سی حق و باطل ہین عیان
رکھتا تھا گر دین پہ تسلیم و رضا
اور سب تھا اون عقل ہی بیشتر
نوربخش دیدہ ہای ناظران
اور رکھتی ہین کسی سن اجتہاد
انتظار وحی کی پیچھے رسول
فضل دیکہ عقل کو کرتے عمل
ایسے ہی ہی ہر جزئیات ہان

شاہد اسپر ہی نبی کا خود مقال
زندہ ہو ہو کر فدا پہر جان کرین
پہلے اور پچہلون سے واقف علم کی
بیشی قرب اتم سے ہے عیان
معرفت ہو وی فزونتر اوسقدر
کنہ مین کمرتی سی جسکی عقل رم
اوسقدر جسکا نہ ہو ادراک ہان
اور حواس و ہوش نازک نکتہ بین
ہی بیر از صلح و صفائی جانکن
فیصلہ کی وقت ہر یک بیگمان
غیر آمنا و صدقنا نہ تھا
از احادیث و کتبہای سیر
ہادی ہم قاضیان و مفتیان
ہے یہ وحی باطنی سی بس مراد
در امور لابدی غیر از عدول
بہر رفع نقص و جبران خلل
اجتہاد مجتہدین زمان

احتساب اس سی عبارت ہی توجان
یعنی ابواب حدود وہم قصاص
اور کمال قرأت قران سے
اور وجوہ اختلاف قاریان
ہی عیان تقریر سی اور آشکار
ان کمالون کی سوا تہی اور بہی
پس ازانجملہ کمالات لطیف
وہ ہین پیچہی پشت سی خیر الانام
اور شب تاریک مین دنکی مثال
یہ دلیل اسپر ہی روشن اور ضیا
کارفرمایان قدرت نی دلی
جسم کو انوار مطلق سی بہرا
قوت بینائی خیر البشر
سجدہ طیبہ کی ہنگام بنا
سمت قبلہ کو کیا سجدہ ہا بطور
اور جو ہی عقد ثریا ای نگار
پس تماشی کی ہی قابل یہ مقام

محتسب اعمالہای بندگان
اور جنایات اور تعزیرات خاص
مشتمل بر صورت تجوید سے ہی
کلمات و حرف مین قرأت کی ہان
قاریان سبعہ سی تفصیل وار
تعبیہ در ذات آن خیر النبی
ہی تعلق جنکا با جسم شریف
دیکہتی تہی مثل پیش رو تمام
اور قریب و دور کا بہی ایک حال
تہا مجسم روح جسم مصطفاؐ
شیشہ ارواح سی ترکیب دی
پیش و پس اسواسطے تہا ایکسا
تیز تر اور دور بین تہی اسقدر
دیکہہ کر ازچشم خود کعبہ کی جا
دیکہہ حضرت کی بصارت کا یہ طور
گیارہ ین تاری اوسکی کرتی ہی شمار
کہ نگاہ ذات آن سجدہ نظام

واقفی حق نہین تہی دو ... ین
پہونچتی تہی جس جگہ تک بالیقین

کار اپنا کرتی تہی مطلق تمام
تہی سراپا نور آن خیر الانام

اور سماعت کا بہی رکہتی تہی کمال
کرتا ہون اوسکا مفصل ذکر حال

ایک دن تہا مجمع ارکان دین
جلوہ فرما اوسمین تہی سلطان دین

یہ کیا ارشاد اوسنے ناگہان
دیکہکر حضرت نی سوی آسمان

آسمانونکی ہوی دروازہ وا
پہونچی کانون تک میری اوسکی صدا

آونسی بس کروبیان ستر ہزار
سورہ انعام کی ہمراہ اسکار

آسمان سی آتی ہین سوی زمین
جو مین کہتا ہون کرو تم سب یقین

قوت شنوائی اور بینائی تہی
خاص مختص ذات آن خیر النبی

کہ نہین ہی دوسریکو وہ نصیب
کیون نہوتی خاص حق کی وہ حبیب

اور ازانجملہ جو ہین دیگر کمال
ہی دہن کا وہ لعاب بی مثال

کس زبان سی مین کرون وصف لعاب
ہو نہ ہین خامہ کی ہمراہ آتا ہی آب

روز خیبر در چشم مرتضا
تطلیہ سی اوسکی اچہا ہو گیا

اور امام ثانی از بارہ امام
تہی جو از ذریت خیر الانام

اونکی دفع تشنگی کا سن بیان
اتفاقاً جو سی حضرت کی زبان

برکت سی اوسکی بس سیراب ہو
دیکہا دن بہر پہر روی آب کو

اور بروز عشرہ در کربلا
کود کان اہل بیت مصطفا

یہہی موتی معجزہ کی لا کلام
لاتی سنگ تجربہ مین تہی دوام

ایسی تہی حلویت آب دہان
جسکی آگی شہد کی تہی پست شان

قطرہ آب دہن حضرت نی بس
دور کی شوریت چاہ انس کہ

برکت سی آب مونہہ کی ایکبار
ہوگیا آب اوسکا شیرین السی گوار

معجزات آپکی ہوتی ہین جمع اسجا بہ قلم
خامہ ہو لنہ پنا سب اعجاز ہوا سرگردان

کہتی ہین یون راویان باکیاز
معجزون کا ایک دفتر ہی دراز

اسقدر ہین معجزات مصطفا
حصر کرنا اونکا ہے امکان کیا

ہوتا ہی پر بعض کا اونسی بیان
ایک قرآن اونسی ہی معجز نشان

جسکی کوئی ایک سورۃ نہ ہار
لا نہین سکتا مقابل ایکبار

اس مین اخبار گذشتہ ہین ۔ قسم
اور آیندہ کی خبرین اوسمین ضم

دوسرا ہی شق [illegible] مصطفا
علم و ایمان سی [illegible] ہا

اور ماہ الجلد وہ ہی خیر البشر
آئی جب معراج سی باکروفر

حال تب بیت المقدس کا سبہی
اور قصہ جو کہ تہا اسری کا ہی

قوم سی ظاہر کیا جب کم وکاست
کافرون نی پر نسمجہا اوسکو راست

وقت استفسار حضرت نی دیا
جو کہ پوچہا اون نشانونکا پتا

کیونکہ کی حضرت پہ ظاہر حق نی ان
صورت بیت المقدس کو عیان

اور ازانجملہ وہ ہی اکثر قریش
مجتمع اسپر ہوی کیہی ہلاک
لانی جب تشریف وہان خیر البشر
اوسپہ پہری ہونہہ اونکی سینونکی طرف
سر پہ اونکی ہو کہری ایکمشت خاک
ایک وہ روز حنین ایکمشت بہر
روبرو ہی سب نی لی راہ فرار
ایک وہ کہوین چہپی خیر الورا
اوسپہ آبیضہ کبوتر نی دئی
اور ہو جاوی یقین اسبات پر
ایک وہ جسدم سراقہ نی در آ
پسن ہین سخت مین ایکبارگی
ایک وہ حضرت نی پہیرا اپنا ہاتہہ
وہ نگزرا ہو گئی وہ شیر دار
ایسی ہی بز ام معبد نی دیا
ایک وہ خیر الورا نی دی دعا
پہ کہ دی اسلام کو عزت خدا

عہد باندہ اپنا بہ یکدگر قریش
سرورِ عالم کو تا ہو قصہ پاک
پہر گئی سوی زمین سبکی نظر
آگئی پہر آئی رسول ذی شرف
ڈالی اونپر ہو گئی ساری ہلاک
خاک ڈالی روی اعدا کی اوپر
پہر رہا قائم نہ کوئی زینہار
ہونہہ پر اوسکی جالا مکڑی نی تنا
تا نہ شک کفار کو باقی رہی
کہ نہین اس غار مین کوئی بشر
وقت ہجرت آپکا پیچہا کیا
دہس گئی پا اوسکی گہوڑی تہی
پشت پر بزغالہ کی پہیرا اوسکی ہاتہہ
نر نہین گزرا تہا اوسپر زینہار
شیر دہ جب تک نہین تہی مطلقا
حضرت فاروق کو بر اقتدا
اوسکی باعث ویسا ہی واقع ہوا

اون سبہون سی ایک یہ ہی کی دعا
دفع کردی اونکی آنکہونسی خدا
ڈالا اپنی سونہہ کا آنکہونمین لعاب
پہرنہ درد چشم اونہا تا حیات
ایک وہ چشم قتادہ ہو کی آب
آپ نی آنکہہ اوسکی رکہی اوسکی جا
ایک اونسی وہ دعادی ای نکو
فقہ اور تاویل قران دی خدا
ایک وہ کی سرور دین نی دعا
برکت حق نی عطا کی اسقدر
تہی نہایت کم کیا اونسی ادا
ور شیران وسق خرما بچ رہے
ایک وہ خیر البشر نی دی دعا
سب سی پیچہی چلتا تہا وقت خرام
ایک وہ حق انس مین کی دعا
طول ہو عمر انس ای ذو الجلال
بس خدانی کی عطا ای بیکران

سرور دین نی بحق مرتضا
گرمی و سردی جو ہو عیب از شفا
درد آنکہون کا ہوا اچہا شتاب
پائی درد چشم سی کلی نجات
زخم کہا رخسار پہ آئی شتاب
اور آنکہون سی بہی وہ پر ضیا
ابن عباس اعنی عبد اللہ کو
حق نی ایسا ہی کیا رتبہ عطا
دی برنا جابر کی خرما ای خدا
بڑہ گئی حد سی زیادہ وہ ثمر
حق غنیمون کا تماشا ہی بے ریا
صاع اوسکی ساتہہ سو اسی ہوی
اونٹ جابر کی لئی ہو تیز پا
پہر لگا رکہنی وہ برکت سب کام
حضرت خیر الورا نی ای دلا
اور ہوی کثرت اولاد و مال
بڑہ گئی اولاد و مال و عمرہا

ایک وہ ہی حق سی استسقا کیا
وقع باران کی لئی کی پہر دعا
ایک وہ ہی عتبہ کو کی بد دعا
ایک وہ فرمایا اعرابی کو آ
بولی شاہد ہی کوئی بولی کہان
پہر بولایا اوس شجر کو آیا پیش
تین باری دی گواہی ہٹ گیا
ایک وہ ہی جب ایسا ہو گئی
ایک وہ حضرت انس کو یون کہا
تم ہو آپس مین فراہم پس ہوئی
یون انس سی پہر کہا کہدو ا بہی
جب ایا وہین ساری ہٹ گئی
ایک وہ ہی سوتی تہی خیر البشر
آپ کی آگی کہڑا آکر ہوا
یہ شجر تہا وہ سنو تم کان دہر
اون نبیکی آیا از رب انام
ایک وہ سنگ و شجر بولی سلام

سینہ برابر سات دن بہر سا گیا
ابر فوراً آسمان سی ہٹ گیا ہہ
شیر نی پہاڑ اوسکو زور ابین لیا
پہر رہ اسلام تا پاوی خدا
یہ شجر دیگا گواہی اس زمان
اور شہادت چاہی بی کم اوبیش
اپنی جا پر جس جگہہ تہا وہ کہڑا
دو شجر آپس مین باہم پہر جڑی
کہدو خدا کی درختون سی یہ جا
جبکہ حاجت سی فراغت پا چکی
جاوین اپنی اپنی جا پر ہٹ سبہی
پہلی تہی جس جس جگہہ پہر جا لگی
پہر تا آیا زمین کو ایک شجر
ہو کی بیدار آپ نی سب سی کہا
میری زیارت کا یہ خواہان بسر
ہو گیا بس بہیجکر مجکو سلام
وقت بعثت آپ پر با احترام

ایک وہ بولی رسول را ہیبر
جس حجر نے بھیجا تھا مجھپر سلام
اور ازانجملہ وہ ہی ای خوش لقا
اوس ستون نے گریہ وزاری کیا
ایک وہ تسبیح درِ دست نبی
ایسی ہی تسبیح بولا تھا طعام
ایک وہ ہی لحم زہر ین سم ملا
لحم زہر بولا کہ یا خیر البشر
ایک وہ پیش رسول خوشخرام
اپنی مالک کا کیا شکوہ عیان
کہانا کم دیتا ہے مجکو یا رسول
ایک وہ ہی مادہ آہو سے آ
یہ کہ حضرت دو چہوڑا مجکو کہ تا
پس وہ یا حضرت نے چہوڑا اوسکی تئین
ایک وہ دن بدر کی دی یون خبر
اور مارا جا فلان اسجا ہی پسر
ایک وہ ہی دی خبر ای پاک کیش

کہ مین پہچانتا ہون وہ حجر
پہلی اوس سی ہون مین مبعوث انام
جبکہ حضرت کی لئی منبر بنا
وقت خطبہ جو تہا تکیہ آپکا
سنگریزون نے کہی سبحان حق
معجزون سی ہی یہ حضرت کی تمام
لائی کافر پیش ختم الانبیا
کہا نہ مت مجہہ مین سم کا ہی اثر
اونٹ نے آکر بہ عز و احترام
مجکو پہونچاتا ہی تکلیف و زیان
کام لیتا ہے بہت سا بوالفضول
عرض کی پیش رسول مجتبا
اپنی دو بچونکو مین دون شیر جا
بولی وہ کلمہ شہادت کا وہین
کشتہ ہوا اسجا فلان کافر بتر
پس نہ آیا فرق اسمین موکی سر
ایک بلا سخت آئیگی عثمان کو پیش

پس ہوا ویساہی جو فرمایا تہا
اور انا نجیلہ وہی ای پاک خو
میری پیچہی تمکو پیش آوی زمان
پس اسی صورت ہوا واقع تمام
ایک وہ حق حسن مین یون کہا
اور ہی نزدیک دی اوسکی سبب
پس ہوا ویساہی واقع بیگمان
ایک وہی دی خبر احباب سی
یعنی اوس شب قتل حسینؓ ہوا
نام قاتل سی بہی دی اوسکی خبر
ایک وہی ثابت ابن قیس کو
زندگانی یہ کہی اوسحال مین
اور قتل اوسوقت ہو جب ہو شہید
ایک وہ دی یہ خبر مرتد ہوا
کچہہ اذان پہونچی یہ حضرتکو خبر
یون لگی فرمانی با اصحاب دین
دفن پس کرتی تہی اوسکو بار بار
اوس بلا مین قتل عثمان کا ہوا
آپ نی فرمایا تہا انصار کو
تسمیہ دین اور ونکو ترجیح بیگمان
معویہ کی وقت مین ای نیکنام
یہ مرا بیٹا ہی سید بے ریا
دو گروہ مومنین مین صلح رب
کچہہ نہ فرق اوسمین ہوا ہرگز عیان
قتل اسود عنسی کذاب سے
باوجود اسکی کہ وہ صنعا مین تہا
آپکو اوس جا سے آتا تہا نظر
آپنی فرمایا تہا یہ اسی ملکو
ہوسکتو وہ خصلت و افعال مین
پس ہوا ارونسیا مہ وہ شقی
ایک مرد اور مشرکون مین ملگیا
مرگیا وہ شخص تب خیر البشر
اوسکو بیوی کی سہن ہرگز زمین
اور زمین باہر اوسی پہینکی تہی خوار

ایک وہ ایک شخص کھاتا تھا طعام ۔ دست چپ سے دیکھ کر خیر الانام
بولے دست راست سے تو کھا ہمیش ۔ وہ بہانہ سے یہ لایا عذر پیش
مجکو دست راست کی طاقت نہین ۔ آپنے فرمایا ہو ویگا پھر نہین
پھر ہوئی اوسکو نہ طاقت بعد ازان ۔ اپنے سینہ سے ہاتھ کی سوی دہان
ایک وہ داخل ہوئی خیر الانام ۔ روز فتح مکہ در مسجد حرام
گرد کعبہ کی معلق تھی بتان ۔ ہاتھ مین لکڑی ایک [illegible]
پس اشارہ اوس سے کرتی تھی تمام ۔ اور جاء الحق زبان پر تھا کلام
آخرش وہی بت تمامی گر پڑی ۔ اپنی جا پر پھر وہی قائم رہا
اور از انجملہ وہ ہی مازن کا حال ۔ حاصل اوسکا یہ ہی ای نیک خصال
جوف بت سے یہ کلام اوسنی سنا ۔ شہر ہوا اور اور نبی پیدا ہوا

یا مازن اسمع تسر ظہر خیر و بطن شر بعث نبی من مضر بدین
الله الاکبر فدع نحیتا من حجر تسلم من حر سقر

پھر سنا اقبل ابی کا کلام ۔ یہ کہ ہے ہذا نبی خیر الانام

اقبل ابی واقبل تسمع یا للجہل ہذا نبی مرسل اوحی
منزل فامن بہ کی تعدل من حر نار تشتعل وقودہا بالجندل

پس کیا اس بات نے اوسکو اثر ۔ کفر چھوڑ آیا رہ اسلام پر
اور از انجملہ تو سن ای پاک فکر ۔ ہے سواد ابن قارب کا وہ ذکر

حاصل اس قصه کا یه هی بیگمان
جنی دیتی تهی خبر اوسکو تمام
این تاریکوا وسی جن کی خبر
اتباع دین آنحضرت مین آ
ایک وه هی شاهدانه سوسمار
اوسکا یون قصه هی لایا سوسمار
اوتهی تهی هوی خیر الانام
اوسنی پوچها کون هی یه خبر
هوکی نزدیک رسول ذوالجلال
کهیه ایمان لاوی تو مین بهی ابهی
پس ندا کی اوسکو حضرت نی پکار
اوس سی پهر حضرت نی پوچها کی بتا
بولا رب العالمین کو یا رسول
جسنی کی تصدیق تیری بی ریا
جسنی جهتلایا تجهی اوی پاکزاد
لایا وه اسلام اعرابی دو هین
کهتی هین اعرابی از روی شمار

تها وه کاهن جاهلیت مین عیان
حادثه مستقبل سی ع بالدوام
دی سی شب از بعثت خیر البشر
معتقد هوکر مسلمان هو گیا
بولا حضرت کی نبوت پیر پکار
ایک اعرابی کوئی کر کی شکار
اور گرد اگرد اصحاب کرام
بولی سب هین حضرت خیر البشر
بولا وه یون سوسمار اوسدم لگا
بی ایا ایمان لی آون ابهی
صدق سی لبیک بولا سوسمار
کسکو کرتا هی عبادت بی ریا
پوچها پهر مین کون هون بولا رسول
وه بلاشک بند دوزخ سی چهتا
هو گیا دونون جهان سی نامراد
اور کی تصدیق خیر المرسلین
لائی ایمان آپ پر تهی ایکهزار

اور از انجملہ وہ ہی کہ استماع
الف کس کو سیر حضرت نے کیا
کچھہ آیا فرق اوسمین ایک جو
اور از انجملہ وہ ہی انجوش بقا
کر اکٹھا اوسکو تہا جو کچھہ بچا
ساری لشکر کو وہ پاتا پہر طعام
ایک وہ در خدمت خیر البشر
عرض کی میری لئی کیجی دعا
کی دعا حضرت نے یارب کر عطا
ہون فزون کہائی کہلائی عمر بہر
بوہریرہ کہتی ہین گرچہ ثمر
ختم ہونیمین نہ آتی تہی ذرا
کہاتا تہا مین اور کہلاتا تہا ہمیش
قتل عثمان کا ہوا کہتی تہی جب
ایک وہ ہی دعوت اہل صفہ کی
بوہریرہ کہتی ہین مین بار بار
اس لئی بیوین بلاتا مجکو ہی

غزوہ خندق مین تہا جو ایک صاع
اور کہانا زیادہ تر اول سی تہا
کہانا تہا دستور اول تو جو
توشہ لشکر جو تہا آخر ہوا
اوسمین افزائش کی کی حق سی دعا
پہونچا پہر غزوۂ شبر کو بالمرام
بوہریرہ لائی خرما مشت بہر
برکت دی اس چہار و نکین خدا
برکت اس مشت بہر خرما مین تہا
کم نہ ہوتی پائی اوس سی ایک ثمر
لاتا تہا جو لی سی باہر مین نکل
دیدئی کئی وسق در راہ خدا
کم نہ ہوتی تہی مگر ہوتی تہی بیش
برکت اوٹہی ہوئی مفقود سب
ایک پیالہ تہا ثرید اوس پر کری
پیش آتا تہا لعرض سی بکار
یہانتک وہ قوم ساری کہا گئی

اور چہوٹا کچہہ پیالہ مین فرا
کر لکہا آپنے لقمہ بنا
برکت نام خدا سی تو ہی کہا
ہی قسم مجکو خدا کی وہ طعام
ایک وہ جاری ہوا آب زلال
ایک ہزار اور چار سو تہی آدمی
سیر ہوکر سب نی وہ پانی پیا
ایک وہ در خدمت خیر الانام
چاہا اوسمین رکہین اپنی اونگلیان
اوسمین تب چار اونگلی رکہہ سکی یون کہا
سنتر اشتی تن نی کی اوس سی وضو
ایک اونسی وہ ہی در جنگ تبوک
پانی پر وارد ہوے سب خاص و عام
خدمت خیر البشر مین سب نی آ
اوسنی تیر ایک ترکش سی دیا
جب کہ گاڑا تیر اوس پانی مین لا
سب ہوا سیراب لشکر ای نگار

پہلوون مین تہا مگر کچہہ کچ نا
اونگلیون پہ اپنے رکہکر یون کہا
بوہریرہ کہتی ہین یون ہی رسا
سیر ہوکر مینی ہی کہایا تمام
اونگلیون سی آپکی ای خوشخصال
ہو لیا سبکی لئی وہ مکتفی
اور وضو بہی ہر کسینی کر لیا
اوس مین کچہہ پانی تہا لائی ایکجام
لیک گنجائش ہوئی اوسمین نہ ہان
آگی تم سیراب ہو پانی سی تا
اور پیا پانی بہی بس سیراب ہو
پیاسا سب لشکر تہا ای اہل سلوک
تہا وہ پانی ایک کو کافی تمام
اضطراب پیاسکا شکوہ کیا
اور کہا پانیمین ڈوا اسکو گرا
مارکر جوش آب پہر سو بہ چلا
تن ہی گنتی مین تمامی سی ہزار

آپ نی دست مبارک سی کدال
ضرب سی اوسکی وہ تودہ خاک کا
ایک وہ تودہ تہا جو عبد اللہ کا پا
ہوگیا ایکدم مین وہ ایسا درست
اور از انجملہ وہ ہی ایک بہیریا
دور کر آگی ہی اوسکی وہ ہرن
رہگیا باہر حرم کی بہیریا
دیکہکر نوفل ابوسفیان یہ حال
ہو مخاطب اوس سے بہیریے نے کہا
ہی عجب تر اس سی وہ تمکو رسول
ایک وہ ہی سوتی تہی خیر البشر
وقت گذرا عصر کا شیر خدا
جب ملال از حد ہوا روے بشک
آپنے آکر افاقہ مین ز خواب
آپ پر ظاہر کیا جو تہا سبب
باوجود این چہپ گیا تہا آفتاب
جب ہوئی فارغ علی مرتضا

ماری اوس تودہ مین تا بکمر نی ڈال
دم تلک ذرا ریزہ ریزہ ہوگیا
ہاتہ اپنا اوسپہ حضرت نی رکہا
تہا وہ دائم ایسا ہی گویا درست
ایک آہو کی کہین بچہی پڑا
آگیا اندر حرم کی بی محن
پہر تعرض کچہہ نہ آہو سے کیا
لایا دلین کچہہ تعجب کا خیال
رکہتا ہے دلین تعجب اسکا کیا
کرتا ہی دعوت تم اوسکو سبیل
زانو پر حضرت علی کی رکہکی سر
کچہہ نہ بولی پر ادب سی مطلقا
آنکی مونہہ پر گرے قطرات اشک
پوچہا ہی کسواسطہ یہہ اضطراب
کی دعا حضرت نی در درگاہ دست
پہر تہا قد نماز او سمین شتاب
از نماز عصر تب سورج ہٹا

ایک وہ ہی آپ پر کوہ حرا ۔ السلام علیک بولا سنگ بہا
معجزی ہین آپکی لا انتہا ۔ سچ اونکا ہے نہین ممکن ذرا

ہی بیان اسمین سراپا صفت تمام
دو زبانی سی قلم ہوتا ہون وافشا

آپ مین تہا اسقدر حسن و جمال ۔ ہر کمال جسکی آگی تہا زوال
ہی براء عازب کی ہتی سی بیان ۔ دیکہا حضرت کو شب مین عیان
پہنی تہی جب آپنی خیر الورا ۔ حلہ سرخ و لطیف و باضیا
دیکہتا تہا مین سو تہی خیر البشر ۔ گاہ سوی لمعہ نور قمر
ہی قسم ذات خدا کی تہا ۔ لمعہ نور محمد مصطفا
غالب از مہ روشنی ماہ پر ۔ بلکہ تہا نور قمر سی جلوہ گر
اور کف حضرت لطیف و بی نظیر ۔ تہی زیادہ تر ز دیبا و حریر
اور شمیم جسم خیر المرسلین ۔ تہی ز بوی مشک و عنبر خوشترین
جس گلی کو نیچہ سی کرتی تہی گذر ۔ مشک و عنبر ہوتی سر بسر
اور اسی آثار سی پس ماندگان ۔ پہنچتی تا سرور پیغمبران

روایت

اسطرح کرتی روایت ہین انس ۔ آپکی تہی یار و ہمدم ہمنفس
تہی نہ کوتاہ اور نہ قد آور نبی ۔ اوسط القامت تہی محبوب غنی

تھا نہ بیانہ رنگ قامت کی مثال … تھی ملاحت اور صباحت باکمال
نی سفیدی ہی رنگ مین کثرت سی تھی … اور نہ کثرت سی ملیح محض بھی
اور سر پر تھی جو موی عنبرین … تھی نہ سپید ہی اور سپید ہی کہین
معتدل تھا جسم خیر المرسلین … تھی نہ لاغر اور نہ بیغایت سمین
گندمی تھی گرچہ رنگت آپکی … پر ویک سرخی کی پیدا اوس مین تھی

روایت

ہی فرمودہ علی مرتضیٰ … ہین وہی اوصاف جناب مصطفیٰ
تھی رخ انور مین گولائی ذرا … کچھ توسط راستی سی تھا ملا
تھی بہت خوبی کی آنکھین پر سرور … اور درازی مژہ بھی بی قصور
اور خوبی و بزرگی سی تمام … فرق و شانہ کی پیوندای ہمام
اور نہ تھی حضرت کی اکثر تن پہ بال … اور نہ بی موئی کا عالم بھی کمال
تھی کہین مو اور کہین اندام صاف … اور کھنچا سینہ سی مو خط تا بناف
تھی کف دست و کف پای بھی … وہ بزرگی مناسب تھی
اور انگلیان بھی تھین بہت اسلوب تر … خوش خرامی بھی بطرز خوبتر
اور تھی مہر نبوت پر ضیا … درمیان ہر دو دوش مصطفیٰ
اور تھا یہ آپ مین جود و عطا … دینی مین ہرگز نہ کرتے تھے خطا
لہجہ و لب راستی سی تھی بھرے … سے مناسب اونکو جو صادق کہے

تہی عالم خو نہایت شرم قال — دوستو نکو اپنی رکھتی شاد حال

اور حسن خلق ہی مین خیر البشر — رکھتی تہی احسن سی احسن بیشتر

کوئی خوشتر وہ خوبصورت کیا — جیسی نی دیکھا نہ عالم نی سنا

ہی علی ابن ربیعہ کا مقال — تہا تبسم مین توسط ہر محال

روایت

ہی روایت یہ انس سی ایک امر — جس سی ظاہر طبع کا ہوتا ہی طور

یعنی تہا سردار عالم کا مزاج — ایک طرح کی بس ہنسی سی امتزاج

اپنی یاروں سی بحسن اقتراح — کرتی تہی بس سرور عالم مزاح

راستی سی ہوتا تہا پر وہ کلام — جہوت کا مطلق نہین تہا اوسمین نام

روایت

ہی حسن ابن علی سی یہ بیان — ہند ابی ہالہ سی کرتی ہین عیان

اور کرتی ہین حسین مرتضا — باپ سی اپنی بیان دلکشا

وقت استفسار فرمایا مجہی — سن یہ تہا دستور نانا کا تری

گہر مین داخل ہوتی تہی جب مصطفا — رات دن معمول تہا یہ آپکا

تین حصہ کرتی اوقات اپنی سب — ایک حصہ مین عبادت ہر نفس

حصہ ثانی مین حضرت دائما — حق ادا کرتی تہی اہل خانہ کا

تہا جو باقی ایک حصہ تیسرا — وہ برای ذات والا خاص تہا

تا بمقدور اپنی حضرت ذاکہا — سائلو نکلی کرتے تھے حاجت روا
آپ سبکی ساتھ یون تھے مہربان — باپ ہوتی ہی یہ جیسے مہربان

روایت

ہی کلام عائشہ سی یہ بیان — حسن خلق مصطفےٰ مین سن عیان
تھی یہ خو نام خدا بس آپکی — دی بہلا ہر ایک کو شفقت باپکی
ہاتھہ سی اپنی کسیکو زینہار — گاہ حضرت نی نہ مارا ہر کار
نی کبہی خادم کو خدمت کی لئی — نی کبہی عورت کو بجہت کی لئی
اور اگر مارا تو مارا برملا — اپنی حکم خدا سے برخطا
اور تہی یہ آپ مین شرم وحیا — مین کبہی دیکہا نہین ستر آپکا
تہی کمالات اور بہی اسکی سوا — ذات مین حضرت کی کیا ہی انتہا
معجزہ شق القمر کا یک بیک — ہوگیا ظاہر عرب سی ہند تک
راجہ سراندیب نی تصدیق کی — اور مسلمان ہوگیا دل سی قو
ایک حاکم تہا ز حکام دکہن — یعنی راجہ بہوج بی ریب سخن
وقت شب یہ معجزہ در چشم سر — اوسنی بہی دیکہا تماشا جلوہ گر
اور کمال سیر معراجی تمام — اور سواری براق تیز گام
اور گذرنا سدرہ سی تا حد قا — سورہ اسری سی ہی بس کا بیا
اور تاریک وجلی مین پیش وپس — دیکہتی خیر البشر یکسان تہی بس

اور جمائی کا نہ آنا عمر بھر
اور بوی مشک آنا عرق مین
اور بریدہ ناف ہونا آپ کا
اور کلمہ پڑہنا اور کرنا کلام
اور ہونا بول و غائط کا نہان
اور کرنا چاند کا باتین عزیز
اور ملائک کا ہلانا بالدوام
اور ظرف مین آپکی لبس دائما
بیٹھنا مکھی کا کپڑو پر نہ گاہ
آپکا ہم ہونا مرقد مین حیات
اور اوٹھنا آپکا قبل از انام
اور ہونا آپکو با احترام
اور جلو مین آپکی ستر ہزار
اور ہونا آپکا کرسی نشین
اور مشرف ہونا حضرت کا تمام
اور لوا الحمد کا ہونا ہاتھ مین
اور گذرنا سب سے پہلی بالنشاط

اور نہونا محتلم اینخوش سیر
اور شہرہ پانا عمر کو شمر قمین
اور مختون صاف ہونا آپکا
وقت پیدائش کی سجدہ اور سلام
آنا بوی مشک و عنبر اوس مکان
آپ سے با خوش کلامی و تمیز
ہونا حضرت کو بعز و احترام
میل کرنا سایہ اشجار کا
صاف الائش سے ہر شام و نگاہ
اور ادای پنجوقتی وہان صلوٰة
اور افاقہ بہشتی سے دن قیام
لبس سواری براق تیزگام
ہووین کسے دلی بحکم کردگار
عرش اعلی کی عجیبا سوی ہمین
ازشقامی آنکہ شہ محمود نام
اور سب پیغمبر ہوون ساتھ مین
مثل برق خاطفہ از پل صراط

آپ مین لیکن شہادتکا کمال | رہگیا باقی یہ تصدیق این مقال

وددت انی اقتل فی سبیل اللہ ثم احیی ثم اقتل ثم احیی ثم اقتل ؞ ؞ ؞ ؞

قتل کا خواہان ہون در راہ خدا | زندہ ہوکر پہر کردن جانکو فدا
قتل ہووی پہر دوبارہ و گر | زندہ ہوکر پہر سہی مین کشتہ اوس
جو نہو تا اس شہادتکا حصول | بی سبب امکان نرکہتا تہا رسول
پیس بکشف راز این اسرار تام | ذکر کرتا ہون متانت سی کلام

والسر فی عدم حصولہا لہ بنفسہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ لو استشہد فی الحرب لادی ذالک الی کسر شوکۃ الاسلام واختلال الدین فی نظر العوام

اور نہ حاصل ہونیکا یہ بہید تہا | ہو ورود حق بذات مصطفا
جنگ کی میدان مین گر ہوتی شہید | تو ہرآئینہ بلاشک ای سعید
شوکت اسلام پاتی اختلال | عام کی نظرون مین یہ کرکی خیال
بہی ہوتی تو زدست کافران | ماری جاتے کب باین تمکینشان
کیا نہین معلوم ہی تجکو یہ حال | کہ بنا شیطان بی شکل جلال
اس سخن بی مغز کا شہرہ دیا | چار سو جنگ احد مین جا بجا

قتل احمد ہوگیا آگاہ ہو / رنج سب جاتی رہے تم خوش رہو

پس ہی کیا کیا حیص و بیص ای نیکخو / لشکر اسلام مین آئی نہو

کو فنا ہی وہ تفرق انتشار / لشکر نصرت مین پایا ہونہ بار

جب کہ اس مضمون کذب آمیز سے / اور کلام مفسدہ انگیز سے

تہوڑی ہی فرصت مین بیحد و حساب / پہر گیا ہو اسطرحکا انقلاب

فتح و نصرت کا قضیہ منعکس / ہو ہزیمت کی طرف ایخوش نفس

پس مطابق واقعہ کو کر قیاس / کار پہونچا وہی کہانتک بی اساس

ولو استشہد غیلۃ و سرا کما وقع لبعض خلفائہ لم یشتہر امر شہادتہ

اور جو چپکی ہوتی ناگہان / تو شہادت آپکی رہتی نہان

جسطرح اکثر خلیفہ آپکے / باشہادت ہوی جنت چل بسے

ہی مراد اکثر خلیفون سی یہی / حضرت فاروق و عثمان و علی

کار و عمر سے ہوا چاک جگر خامہ کا
پہر زبان آیا عمر کی جو شہادۃ کا بیان

کہتی ہین یون راویان وقت سحر / مسجد نبوی مین آ حضرت عمر

لگی اول مشغول ہوی بی نماز / پیش ہوسکو پڑہاتی تہی نماز

تاکہ فیروز مجوسی نی کہ تہا / انتظار فرصت اپنی کار کا

پہلی تھا جو وقت مشغول صلوت — کار دو دوسری یہ کی واردات
پیٹ پر دو تین ضربین تمام کی — رخنہ ڈالا سلطنت مین اسلام کی
زخم کاری کہا کی پہونچی عمر — صبر کر اور سچا خدا کی نام پر
اور خلیفہ کر دیا اوس وقت سی — عبدرحمٰن کو امامت کی لئی
اوٹھا کی وہان سی اپنی گھر لیگئی — ہر کہ وہ کو وصیت کی بلا
تیسری دن روز تھا اتوار کا — غرہ ماہ محرم کو کیا
اس جہان سی سوی جنت انتقال — ہجرت نبوی سی تھی چوبیس سال

روایت

کہتی ہین یہ راویان خوش نسب — آگی ہی یہ شہادت کا سبب
تھا کوئی ایک شخص بو لولو بنام — یعنی فیروز مجوسی تیرہ کام
ایک نی حضرت عمر کی پاس آ — یون شکایت اوسکی کی بر ملا
ہی جو بو لولو مغیرہ کا غلام — کیا کہون حضرت کیا جو اوسی کام
مین نی ایک کافر کو مارا جنگ مین — اور یہ بھی تھا ہماری سنگ مین
مین نی گہوڑی سی اوتر جا پایا کا — اوسکا سب اسباب لوٹنی او تا
اس ابو لولو نی یا حضرت عمر — مجھسی پہلی ہی زرہ لی دور کر
گر مرا حق ہی تو مجھکو دو دلا — ورنہ جنہین آپکی ہووے رضا
یون ابو لولو سے بلوا کر کہا — تو نی کچھہ اس شخص کا دعوی سنا

ہی بلاشک مارنیوالی کا حق — مدعی ہی اس زرہ کا مستحق

اسی ابولولو زرہ وے اسکی پہیر — دیکہنا ہرگز نہ ہونی پائی دیر

گرچہ اوسنی اس زرہ کو پہیر دے — پر گرہ دلمین عداوت کی پری

اور لگا رکہنی عمر سے دلمین کین — اپنی کج فہمی سے وہ ناحق گزین

آخر اکدن وہ لعین وقت سحر — آیا اپنی گہر سے خنجر باندہ کر

اور صف ثانی مین بیٹہا تاکار — جیکی سی مطلب کا اپنی انتظار

جب نماز حق لگی پڑہنی عمر — اوسنی خنجر تین ماری پیٹ پر

کر دیا سینی سی لی تا ناف چاک — صبر کر بیٹہی پدرد دردناک

پہلا زخمہ یہی ہی اسلام کا — ڈالا اس ملعون بولولو نے وا

آپنی فرمایا دیکہو لو خبر — کون یہ جاتا ہے مجکو مار کر

جب کہ دیکہا ہی ابولولو شقی — یون کہا الحمد للہ القوی

نی کسی کی ہاتہہ سی مرتا ہوا — میرا جہگڑا اس مسلمان سی ہوا

اور ہی شکر خدا کی داد کر — مین نی جان دی امر بالمعروف پر

جبکہ بولولو وہان پر گہر گیا — آدمی دس اور ماری کر جفا

پہر شکم مین اپنی خنجر مار کر — مر گیا وہ آپ ہی شوریدہ سر

اپنی سنکر کیا شکر خدا — کوئی نہ میری واسطہ مارا گیا

آپ ہی وہ مر گیا تیرہ دروں — اپنی ہاتہون آپ اپنا کر کی خون

یہ ہی سب شرح مشارق مین لکہا
پہلی تاریخ محرم کو عمر
زخم آیا یہ کہی دن چہبیسوین
تیسری دن جمعہ کو پائی وفات
غسل دی حضرت علی نی دی دعا
اپنا سا چہوڑا انکو نی میرا حبیب
ہی قسم رب کی سچی ہی یہ یقین
سر اور پان راست مین وہ نیک دم
لنبا قد تہا سرخ چہرہ ہیر پیرا
آپ مین پوری تہین یہ گیارہ صفت
اور تواضع ہم کرامات و سخا
اور توکل اور ریاضت بی شمار
آپکی حق مین یہ حضرت نی کہا
گہی پہنا کپڑا نیا تو ای سعید
اور یہہ تہی کہہ گئی خیر البشر
اور یہ ہی کہتی تہی خیر البشر
اور الحق منطق ہی مصطفا

جاہی شک اسمین نہین ہی مطلقا
تہی ہویدا اسن از روی خبر
ماہ ذی الحجہ مین تو کر اسکو یقین
سن تہی چوبیس ہجری اور تہی چاند پڑا
رحمت حق تجہپہ ہووے دائما
ہو ملاقات خدا جس سے نصیب
دونون اپنی یارون پاس ہم دفین
گرتی ہین یہ آپکا حلیہ رقم
سیدہی داڑہی سرخ آنکہین ہیر ضیا
زہد و تقوی صبر او سکینت
اور مجاہدہ اور ہم خوف خدا
اور خلق ازبس نہایت دیندار
دیکہہ البس جدیدا دائما
اور جیا جی کو اور مر تو شہید
گہہ سراج اہل جنت ہی عمر
بہاگی ہے شیطان از ظل عمر
کہتی تہی حق مین عمر کی ای ولا

بیری پیچھی کوئی گر ہوتا نبی — تو ہر آئینہ عمر ہوتا نبی
اور سوا اسکی بہت کچھ ہی کہا — اس جگہہ سب ہو سکی نہ کو کہا
اونکی مرضی کی موافق خود خدا — بھیجی تہا احکام نزد مصطفا

ہوتا ہی چاک جگر تیغ الم سی اپنا
آیا نہ کو شہادتکا جو عثمانکی بیان

اور عثمانکی شہادتکا بیان — کرتی ہین یون ذکر مجمل راویان
روز جمعہ یعنی عید المؤمنین — اور یہ ذی الحجہ کی تہی اٹھارہوین
آپ گہر بعد از نماز جمعہ کی — تہی تلاوت مین کلام اللہ کی
چند کس از شور بختان جہان — یعنی مصری تیرہ رو بلوائیان
بام ہمسایہ سی کودی یکی تیغ — عین مشغولی مین مارا بیدریغ
پونہچی تہی نوبت باین آیہ کبیر — فسیکفیکہم اللہ تا اخیر
سرخی خون آپکی ای نیکنام — ہو گئی شنجرف آیۃ کی تمام
باوجود انقراض از مدتہ — اور مرور ایام با یوم و سنہ
اوس کلام اللہ مین ای دلفروز — خون کی آثار باقی ہین ہنوز
سانحہ عثمان کی خون کا نسکا آہ — ایک آیۃ ہی ز آیات اللہ
اوسکی ہی تفسیر باخوبی عیان — ہی نہین محتاج شرح و ہم بیان

روایت

قتل عثمان کی بڑی ہی داستان / مختصر کچھ اوسکا کرتا ہون بیان
تھا جو عبد اللہ نام ابن سبا / عالم توریت اور انجیل کا
اوسکی دل مین تھا یہ کینہ روز و شب / اور اوٹھاتا تھا بہت رنج و تعب
جبکہ شہر مصر کو فتح ایولا / وقت مین فاروق اعظم کی کیا
اوسکی ہمقوم قبیلہ سی زبان / یکسری آگئی تھین مسلمانونکی ہان
شرم اور غیرت کی مارے وہ عدو / دشمنی سی ہو رہا تھا مدعی
دہوم جسدم پڑ گئی اسلام کی / ہر طرف مین تب یہ سنکر دوڑ کی
بس تقیہ سی مسلمان ہو گیا / حضرت عثمان عفان پاس آ
اور پنہان اس عداوت مین رہا / والئی فتنہ کیسی ڈہب سی بڑا
تا خلل پڑ جای ان کی کام مین / اور نقصان رتبہ اسلام مین
آخرش بہکا کی صدہا مردمان / دشمن عثمان بنائی بیگمان
یہانتلک بلوہ ہوا چارو طرف / باندہ باندہ آنی لگا ہر ایک صف
کہتی تھی مروان کو دین انکیہاتھ آپ / یا خلافت سی کرین انکار آپ
آپ کہتی تھی کہ حضرت نی کہا / صرای عثمان کیجو جب بڑا
دین کی ٹکو زرہ مردم پہنہا / چاہین پہر سوین اوتار الہہا
تم نہ سنیو اس سخن کو زینہار / اور زرہ بہی تم نہ کیجو زینہار
تب اونہون نی بند پانی کر دیا / خوف حق دلمین نہ لائی مطلقا

اور نماز صبح گھر مین پڑھتی تھے
بوہریرہ گاہ عبداللہ کو
گو کہ حیدر نی ہٹایا بار بار
ہر طرف تھا شور بلبوؤنکا ہجوم
شبر و شبیر کو لاچار ہو
بھیجا دروازہ پہ تھا حاضر مین
اور بھی انکی ہوئی ہمراہ یار
اور مدینہ والون انصار نی بھی
اور عمر نی اور عبداللہ نی بھی
اور قسم دیکر یہ دی سبکو صلاح
مین نہین چاہتا کہ میری واسطی
سیاہ تلک تھی چار سو گھر کی غلام
چودھوین دن جمعہ کو وقت سحر
گو دہانگی قتل کر کی سب کے سب
شبر و شبیر و دیگر مردمان
گھر کی اندر آئی سن شور شدید
سنکی حیدر آئی اور ہو کر خفا

خوف سی مسجد مین آسکتی نہ تھی
دیتی تھی اذن امامت اسی کو
پھر نہ اوس جا سے ہٹتی وہ زنہار
مفسدہ کی ایک اوتھار کھی تھی وہ قوم
حضرت عثمان کی حفظ انکو
ہر طرح سی حافظ و ناظر رہے ہین
تا حفاظت مین ہین لیل و نہار
چاہتا ہین مار کر انکو ابھی
پھر کسیکو آپ نی رخصت نہ دی
تم نہ میری واسطہ باندھو سلاح
مارے جائین آدمی پھر واسطی
اونکی بھی ہتھیار کھلوائی تمام
جا پڑی لوگ آپکی گھر مین بشر
گھر کی اندر پڑ گیا شور و شغب
و سب تھی عثمان کی جو پاسبان
اور دیکھا ہو گئی عثمان شہید
شبر و شبیر کو مارا کہ وا

کیا کیا تہا اسلئی تمکو تعین
بیچ مین پیر کی لوگون نی کہا
اسمین کچہہ انکی خطا ہر گز نہین
جب ہوئی پیدا تہی عثمان جلیل
عمر تہی انکی بیاسی سال کی
لنبا قد تہا رنگ تہا سرخ سفید
اور داڑہی تہی دراز اور چوڑی بہت
بازوون پہ بہر رہی تہی اور بال
انکی سر پر تہی نہ بال انکو تہی لقب
سلک دندان تہی نہایت خوشنما
کانونکی لو تک پہری تہی سر کی بال
اور پہلا ہی یہ وہ سوی مقبت
تہی سعید اور حلیم اور پر حیا
اور صائم اور شب بیدار تہی
خائف از خوف خدا قران خوان
ہی نہین اسمین کسیکو قیل و قال
کی تہی عثمان سی کسینی ایکروز

ساتہہ عثمان کی ہوئی تم کیون نہین
منع تہا عثمان نی انکو کر دیا
راست سمجہین آپ اوسکبہی یقین
ساتوان تہا سال از اصحاب جلیل
رحلت اس دار فنا سی جب کری
وانع چیچک روپہ خوشنما بان و بہ
بہاری بہاری تہی نہایت دلپسند
سیاہ و سپید تہا موی سر کال
کہتی ہین جسکو کہ اضلع در عرب
خوبصورت ایسی وہ ہی بہا
یوسف ثانی تہی در حسن و جمال
اور جدا اپنی شہر سی کنبہ سمیت
اور سخی قاری نمازی پارسا
روز و شب درگاہ حق مین نیاز تہی
اور بکار جنگ یکتای زمان
کی خلافت بارہ دن کم بارہ سال
بی ادب ہوکر کلام سیدہ دوز

پہلی گئی تھی عقد میں وہ مر گیا / کی نماز اوسپہ حضرت نے ادا

یوں کہا کرتی تھی فخر الانبیا / میں نے بیٹی اپنی از حکم خدا

عقد میں عثمان کی دی دلشاد ہو / دوسری بھی بیٹی دی دختر نکو

ہوتی گر بیٹی جو میری تیسری / عقد میں عثمان کی دیتا اوسکو بھی

جب لیا عثمان نے رومہ کا کوا / فی سبیل اللہ اوسکو کر دیا

تب نبی نے آپکی تحسین کہا / اوسکی مالک کو ہو جنت دائما

اور لشکر کی لئی حضرت کی پاس / سارے ہی نو سو اونٹ اور گھوڑے پچاس

اور روپے بھی لاساہی تین ہزار / کہتی تھی خیر الوریٰ یوں بار بار

کر تو بخشش بہر عثمان ای خدا / میں ہوں راضی تو بھی خوش ہو دا

کہتی تھی اپنا رفیق عثمان کو / جنت عالی میں دیکھا اس شہا نکو

سانحہ یہ حضرت عثمان کا / درحقیقت شک نہیں ہی مطلقا

ہی ہراول کربلا کی درد کا / اور مصیبت کا نمونہ اوسکی [illegible]

دوسرا رخنہ ہے یہ اسلام میں / ہو گیا فتنہ خواص و عام میں

آیا لب پر جو شہادتکا علی کی مذکور
خامہ خونجگر و لبی یون اچکا مشتاک میں

کہتی ہیں یوں راوی پاک دین / صبح کو اوٹھکر امیر المومنین

مسجد کوفہ میں گھر سی جاتی تہ / حسب عادت آتی تھی بہر نماز

تیرگی شب مین گہسی دائما ... کوفہ کی مسجد مین جاتی مرتضیٰ
مردم خوابیدہ کو دیکر اذان ... کرتے تہے آگاہ باتوقیر و شان
ہو گی تا بیدار ہر پاکیزہ خو ... ہوئے مشغول طہارت اور وضو
حسب عادت ایکدن شیر خدا ... درسی مسجد کی در آئی باصفا
ابن ملجم اہل ملعون نی نہان ... آکی پیچہی سی ستون کی ناگہان
سر پہ ماری تیغ زہر آلودہ آہ ... ہو گیا دونون جہان مین روسیاہ
زخم کاری گرچہ کچہہ ایسا نہ تہا ... زہر لیکن کام اپنا کر گیا
پہونچی یہ نوبت علی ذیشان تکی ... جمعہ کو اونیسوین (19) رمضان تکی
روز شنبہ کو رہی زندہ علی ... خلد کی اتوار کی دن راہ لی
سال ہجری کہتی ہین چالیس تہے ... کوچ اس دنیاء دون سی کر گئے
اور تہا قطع خلافت کا زمان ... ہی خلافت یہان نبوت کی بیان

روایت

مجملا تہا ذکر یہ کہتی ہین اب ... آپ کی یہہ ہی شہادت کا سبب
عبد رحمن ابن ملجم بد شعار ... خارجی مذہب تہا ملعون نابکار
جبکہ وہ کوفہ مین آیا بد گہر ... ایک عورت پر پڑی اوسکی نظر
تہی حسینہ نام تہا اوسکا قطام ... ہو گیا اوس زنکا بجان اوسکے رام
اور وہ بہی رکہتی تہی مذہب یہی ... تہا یہ جیسا ابن ملجم دوزخی

کیونکہ سب اسوقت مین ہی اعتنا ۔ تشنگان امت خیر الورا
ہوتی تہی سیراب اسی چشمہ سی سب ۔ اور کی رکہتی نہ تہی ہرگز ہوس
ظاہر و باطن کی ہر حاجتین تہی ۔ اسکو ذات پاک حیدر ملتفی
خاتم الخلفا تہی ذات مرتضا ۔ اور مشابہ ذات ختم الانبیا
بس ہی ایسی و تحقین یہ قتل کیا ۔ کل گویا شمع ہدایت کو کیا
اور کیا اللہ کی حق کو تلف ۔ اور سب امت کی ہی حق کو تلف
یعنی ایسی ذات کو کر کی ہلاک ۔ اپنا ثانی رکہنی سی تہی جو کہ پاک
ساری امتکو پریشان یون کیا ۔ حال ہو جون فوج بی سردار کا
وہ ہی آخر گندہ دوزخ ہوا ۔ روسیاہ ہو کر کی دنیا سی او تہا
اور یہ قتل علی مرتضا ۔ تیسر اسلام مین رخنہ پڑا
پڑ گیا ضعف اسقدر اسلام مین ۔ کہ تنزل آگیا ہر کام مین
کہتا ہی پوراوی فرخندہ پی ۔ مرتضی کا بالیقین حلیہ یہی
قد میانہ لنبی داڑہی ناف تک ۔ چوڑی چکلی تہنسی فربہ غیر شک
سرخی مائل گندم اتہا رنگ تن ۔ پیٹ اور آنکہین کلان چوڑا اون
بیشی چہرہ کی چمک تہی اسقدر ۔ دیکہہ سکتا تہا نہ کوئی از چشم سر
اور نہ تہی بال آگی سر پر آپ کی ۔ اور نہایت آپ خوش رفتار تہے
تہا نشہادت کا حصول المختصر ۔ درمیان ان صورتونکی مختصر

یعنی کفار ونسی کرکی کارزار
یا یکایک چپکی چپکی ناگہان
اولین تقدیر پر بنمے عمل
ہوتا درہم و بیکا سب انتظام
اور بر تقدیر ثانی ای ودود

از رہ اعلان پاتی اشتہار
آپکو ہوتی شہادت بیگمان
شوکت اسلام مین آتا خلل
پوچھتا کوئی نہ از خاص و عوام
پاتی شہرت شہادت باشہود

بل والکمت الشہادۃ لان تمام الشہادۃ ان
یقتل الرجل فی الغربۃ والکربۃ وان یعقر
جوادہ و یلقی جثتہ مطروحۃ و یقتل حولہ
جمع کثیر من اعزۃ اصحابہ و اقاربہ و
ان ینہب مالہ و ان توسر نسائہ و ایتامہ
کل ذلک فی ذات اللہ تعالی

بل نہ ہوتی یہ شہادتہا ہی تمام
غربت و کربت مین ہو قتل آدمی
اور رہی لاش اوسکی میدان مین پڑی
قتل ہون یار و عزیز و اقربا
اور اسیر بند ہووین اوسکی ہان
اور مصیبت و درد و مصائب اور بلا

کیونکہ ہے پوری شہادت اسکا نام
کوچین کافی جاوین اوسکی اسپ بھی
اور بہت سی اوسکی گرداگرد
اور لوٹا جاوی مال و شخص کا
آہ طفلان یتیم و بی بیان
صرف ہون بہر رضای کبریا

اسمین تخصیص شہادت کا ہی سبطین کو
بہر تکمیل کمالات حبیب یزدان

جو کیا چاہی ہی رب العالمین	جمع کرتا ہے سبب اوسکا وہین
پہونچی کب وہان طائر فہم وخیال	ہی اگر وہ تند پیہ سست بال
اپنی کاموں کی اوسیکو ہی خبر	ہی برون از حیطہ علم بشر
جو کہ ہونا اس شہادت کا حصول	ذات پاک مصطفی مین بالاصول
بی سبب بی واسطہ ممکن نہ تہا	مقتضی ہو کارسازی خدا

فاقتضت حکمۃ اللہ تعالی ان یلحق ہذا الکمال العظیم بسائر کمالاتہ بعد وفاتہ وانقضاء ایام خلافتہ التی تنافی المغلوبیۃ والمظلومیۃ برجال من اہل بیتہ بل باقرب اقاربہ واعز اولادہ ومن یکون فی حکم ابنائہ حتی یلحق حالہم بحالہ ویندرج کمالہم فی کمالہ

یوں ہوئی ملجا براپہی کمال	باکمالات حبیب لایزال
آپکی بعد از وفات ای حق شناس	اور خلافت کی گذری یہ لباس
تہی خلافت تکملہ دین متین	کسر شان اوسکی تہی تحصیل بالیقین
کہ نہین ہرگز مناسب لاکلام	اوسکی مغلوبی ومظلومی تمام

واسطی بہی بعض اہل بیت کی
بل کیا اوس شخص کی ہو واسطے

جو بہت ہی ہووے حضرت انکا نجیب
اور عزیز جان و اولاد حبیب

اور جو ہوا آکی بیتون کی جا
بنت ان بیتون کی ہووے ہی رہا

تاکہ حال آوے انکا بحال مصطفا
مل کی ہوجاوے تمامی ایکسا

اور داخل ہو کمال اونکا تمام
در کمال حضرت خیر الانام

فتوجهت عناية الله تعالى بعد انقضا
ايام الخلافة الى هذا الالحاق

پس ہوی متوجہ یون مہر خدا
دن خلافت کا ہوا جب انقضا

سوی این الحاق و سوی ذات رسول
تاکہ ہووے یہی کمال اونکو حصول

اور ہو تکمیل کامل بی گمان
پہر رہی باقی کمال و نمین ہان

فاستنابت الحسنين عليهما السلام مناب
جدهما عليه افضل الصلوات والتحيات وجعلهما
مرأتين لملاحظته وخدين لجماله

پس کیا حسنین کو با احترام
اونکی نانا کی جگہہ قائم مقام

اونپہ ہووے رحمة و فضل و درود
دائما از حضرت رب ودود

اور کیا دونونکو مرآت کمال
تاکمال آوی نظر اوسمین کمال

اور جمال مصطفے کی دو عذار
دونونکو ٹہرایا ما زیب و نگار

جو کہ نفس الامر مین کہتے تھی یار — دو ہی قسمو نپر شہادت انحصار
تجکو و بتا ہون نشان ہر دو قسم — جان ہی سری عیانی اونکا اسم
اور ہی ہر ایک کا خاص ایک شان — ہوتی اب تفصیل ہے ہر ایک کی بیان

ولما كانت الشهادة على قسمين شهادة سر وشهادة علانية قسمت عليهما

تھی شہادت جو کہ یہ دو قسم پر — ایک نہان ہی آشکارا ہی دگر
دو ہون پر یہ ہر دو قسمین بٹ گئی — جمع ہونا ضد کا ممکن تھا نہین
قسم پہلی کو ہوی مختص حسن — اور ثانی کو حسین پاک تن
تھا ہر حال اونکا دائم سر نہان — تا رہی پردہ خفا مین بس نہان
آشکارا یون ملی شبیر کو — صورت این ماجرای دردخو
تا ہو مثل آفتاب نیمروز — فرش سے تا عرش پیدا و بروز
ہی شہادت پر تقدم غیب کو — آشکارا پر نہانکو پیش رو
جون تقدم طبع کا ہی وضع پر — ایسی ہی سری عیانی کی اوپر
قسم پہلی خاص یون اونکو ہوئی — تھی بنا اسکی بامر مختفی
اور پوشیدہ ہے مجمل کی مثال — اور عیانی ہے مفصل کی مثال
اور تفصیل ازپس اجمال ہان — اوقع و ابلغ ہی اظہر بیگمان
پور اکبر کو ہوئی مختص خفی — اور خاص اصغر نواسہ کو جلی

تہی سبطین مین بہی اختفا اور وقوع اکبار ہو تفصیل کا
مرتبہ تقدیم اور تاخیر کا از بس اجمال ہی سے رو دیا

فاختص السبط الاکبر بالقسم الاول

بس ہوی سبط کلان صاحب وقار
قسم مخفی کی لئی مخصوص کار

عربی

ولما کان امرہا مستورا لم یظہر لہا ذکر فی الوحی وابہم امرہا عند الوقوع الیضا حتی وقعت علی یدی زوجتہ والزوجۃ من علائق المحبۃ دون العداوۃ وکل ذلک لانہ مبنی علی السر والاخفاء ولذلک لم یخبر بہ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ولا امیر المومنین رضی اللہ تعالی عنہ ولا غیرہما

تہا جو یہ امر خفی ای ہوش مند اور ہوئی واقع شہادت جبکہ تام حرکت بہانتک کہ یہ واقع ہو
تو نہ دی جبریل نی بہی یہ خبر تو بہی شبہ ہی رہا در خاص و عام خاص اپنوں ہی حرم کی آگئی

زوجیت حالانکہ رکھتی ہی وجود — از علائقہا اخلاص و ودود

وضل کچھہ اسمین عدو انکا نہین — یہ ہوا اسواسطی سبب بالیقین

اس شہادت کی بنا ہی بر نہان — اسلئی حضرت نی اوسی چھپایان

دی خبر اسکی نہ مطلق ایکبار — نی ہوا انکی کسینی زینہار

جب ہوی یہ قسم مبنی بر خفا — تا کہ نہیں اس سر کا کتمان ہوا

اسلئی زوجہ کی ہاتھون سی ہوا — پس وقوع اس قسم کا بہر خفا

کیونکہ پی بی چہ عدیکا کہ گمان — ہو نہین سکتا ہی ظاہر و نہان

اور بیان اسکا یہ حضرت نی کیا — اور نہ حیدر نی دیا اوسکا پتا

تاکہ پیش از واقعہ ہو سر نہان — یہ رہی مستور ہو ظاہر نہ آن

برخلاف قسم ثانی سر بسر — ہے وہ مبنی شہرت و اعلان پر

جسطرح ہوتا ہی حال اوسکا بیان — از پس اجمال بی رو کے دیا

واختص السبط الاصغر بالقسم الثانی ولما کان مبنی امرہ علی الشہرة والاعلان انزل اولا فی الوحی علی لسان جبرئیل علیہ السلام وغیرہ من الملائکة ثم بتعیین المکان وتسمیتہ وتعیین الزمان وہو راس الستین ثم اشتہر امرہ واعلن وکررہ علی لسان امیر المومنین کرم اللہ

وجہہ فی سفرہ الی صفین

اور ہوی مخصوص سن اسواسطے — سبط اصغر قسم ثانی کی کئی

تہی بنا اس قسم کی اعلام پر — ہو وی تا ظاہر خواص و عام پر

حق کو تہا منظور کرنا آشکار — وحی اوتری اسلئی دو چار بار

اور جبریل امین لائی خبر — اور بہی دیگر ملائک بیشتر

پہر پتا چاہی شہادت کا ملا — نام ہی مشہور اوسکا کربلا

وقت کا بہی پہر ہوا معلوم حال — یعنی اکسٹہوان ہو جب ہجرت کا سال

ہی نہایت اوسکا پہر مشہور ہوا — لائی حیدر پر زمانہ پر بلا

جب ہوا صفین کا اونکو سفر — اس سنوح سانحہ سی دی خبر

کانوہی صفین ایک قرب عراق — مرتضی سی وہان ہوا تہا جنگ نفاق

ابن ابو سفیان کی ساتہہ اہی یکدم — ہی تواریخون مین حال اوسکا رقم

ہی ترتیب لابدہی آنکا — مقتضی تاہد کمال اظہار کا

ہی جو ترتیب اس شہادت کا برا — اسلئی قبل از وقوع واقعہ

تو کرا اوسکا وحی مین وارد ہوا — سب پر اوسکا حال ظاہر ہوگیا

اور تعیین مکان وہم نشان — ہوگئی وحی سماوی سی عیان

ٹہیک بعد از واقعہ سارے ہی انہو — سو جب تشہیر ہو وین بی قصور

بیس تمامی اوسکا جو تہا ہی بیان — وحی مین یون راویان اوسکا

جیسا رونا آسمانکا روز و شب | اور سیہ ہونا جہانکا مثل شب
سوختہ ہوکر بجائے زعفران | خونکا ہو جانا بر روئے زنان
چشم مستان تلخ ہو جانا عیان | مثل حنظل ہر فوج دشمنان
اور ظہور ایسی وقائعکا جو ہان | خون کن دل اور جگر ہی ہی بیان
اوسکا یہ مذکور کرتا ہون تمام | اتہہ مین دل اور جگر کو اپنی تہام

يَطَّلِعَ الحَاضِرُونَ وَالغَائِبُونَ عَلَى وُقُوعِهَا بَلْ بِالبُقَاءِ البُكَاءِ وَالحُزْنِ المُسْتَمِرِّ وَتَذَكُّرِ تِلْكَ الوَقَائِعِ الهَائِلَةِ فِي اسْتِمْرَارٍ إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ فَقَدْ بَلَغَتْ نِهَايَةَ الشُّهْرَةِ فِي المَلَأِ الأَعْلَى وَالأَسْفَلِ وَالغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَالجِنِّ وَالإِنْسِ وَالنَّاطِقِ وَالصَّامِتِ

حاضر و غائب ہوئے تا آگاہ سب | اس وقوعہ پر کہ ہے جانکاہ سب
بل بقاء و اثمی اس رنجکا | اور وقائع ہائلہ کا تذکرہ
است احمدین تا روز نشور | ہے اسی واقعہ کا شہرہ بی فصول
پس نہایت اسکا شہرہ ہو گیا | فرش سے تا عرش یا ور وعنا
عالم غیب و شہادتین اخی | جن و انس و ناطق و صامتین بہی
یعنی اس شہرتکا تا خاص و عام | علت غائی ہی آگاہی تمام

تا کہ ہر ایک دور او سنے یک تک　　ایسی واقع ہیں ہو آگہ یک بیک

جو لہی جا بکاہ و غم ہر ہیا تمام　　یادگاری اسکی ہووے تا قیام

حصہ ہی باہر اسلئے شہرت ہوئی　　تا طلوع قیامت تا لک سب نے سنی

اذا تمہدت ہذہ المقدمۃ فلنذکر ما یتعلق بہذا الباب مع الاشارۃ الی ما مہدنا من المقدمۃ

جبکہ تمہید شہادت کا بیان
با دلائل ہو چکا تم پر عیاں

اور تبھی شبر و شبیر کی　　سن چکی با قدرت تقدیر کے

تذکرہ لازم ہوا اوسکا یہاں　　ذکر جسکا ہو چکا تمہید میں

باشارات و مضامین و دلیل　　ذکر اوسکا اب کریں قال و قیل

یعنی جو مقصود ہی وقت بیان　　از پس تمہید دونوں اوسکا نشان

وہی ذکر اثبات ہیں منحصر　　اور مر اثبات سبطین پہ

دونوں کی اثبات کا آغاز اب　　ہوتا ہے تفصیل سے ہر ایک کی

فنقول اما کون السبطین ابنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلہ وجہان

کہتی ہیں ہم کہ ان سبطین کا　　بیٹا ہونا سرور دارین کا

عن هانی ابن هانی عن امیر المؤمنین علی رضی الله
عنه قال لما ولد الحسن جاء رسول الله صلعم فقال
ارونی ابنی ما سمیتموه قلت سمیته حربا قال بل هو
حسن فلما ولد الحسین قال ارونی ابنی ما سمیتموه
قلت حربا قال بل هو حسین فلما ولد الثالث
قال ارونی ابنی ما سمیتموه قلت حربا قال بل هو
محسن ثم قال انی سمیتهم باسماء ولد هارون
شبر وشبیر ومشبر واخرجه الطبرانی فی الکبیر
والدارقطنی فی الافراد والحاکم والبیهقی وابن عساکر
کلهم عن علی رضی الله عنه واخرجه البغوی والطبرانی
عن سلمان مثله وفی القاموس شبر کبقم وشبیر کقمیر و
مشبر کمحدث ابناء هارون علیه السلام

اتفاق علماء سے یہ ثابت ہوا — اور کتابوں معتمد میں ہی لکھا

ہیں قیاس تسمیہ بہ نام حرب — ساتھ نام صحب اشہر شرق و غرب

ہی مقابل میں بہ نص کی بیں قیاس — اس لطیفہ کو سمجھ ای حق شناس

وَاَمَّا کَوْنُہُمَا مِرْاٰتَیْنِ لِمُلَاحَظَۃِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ وَجْہَیْنِ

لیک ہونا آئینہ سبطین کا — بہر دیدار جمال مصطفا

دو دلیلوں سی ہے ثابت بیگماں — کرتا ہوں توضیح ہی اوسکا بیاں

الاول من جہۃ السیادۃ المطلقۃ

اول ازروی سیادت مطلقہ — یعنی سرداری ہی اونکو تامہ

ہو گئی جس سی کہ مرات جمال — از برای سید والا کمال

او سند اوسکی یہ بتلوتی ہی بیاں — ہر کسی پہ ہووے ظاہر اور عیاں

فقد اخرج البخاری کذا الرویانی والضیاء عن حذیفۃ وابو یعلی عن ابی سعید وابن ماجۃ عن ابن عمر وابن عدی عن ابن مسعود وابو نعیم عن علی والطبرانی فی الکبیر عن عمر وجابر والبزار واسامۃ بن زید ومالک بن الحویرث والدیلمی عن انس

وابن عساکر عن عائشة وابن عمر وابن
عباس وابی رمثة ان رسول الله صلی الله
علیه وآله وسلم قال الحسن والحسین سیدا
شباب اهل الجنة وزاد ابن ماجه وغیره
وابوهما خیر منهما وعند الطبرانی وابوهما
افضل منهما وزاد الحاکم وابن حبان
وغیرهما الا ابنی الخالة عیسی ابن مریم
ویحیی بن زکریا

جیسی روایا نسائی نے بیان — کرتے ہین پس از حذیفہ بن یمان
اور ابو یعلی بیان از ابی سعید — اور محمد ابن ماجہ کر شنید
حضرت ابن عمر سے ذکر کی — اور بن مسعود سے ابن عدی
بو نعیم از صفدر اعنی مرتضا — اور طبرانی عمر سے بیریا
اور اسامہ ابن زید وہم براء — دیلمی وجابر ومالک ولا
کرتی ہین حضرت انس سے تذکرہ — اور عساکر کا ایسا از عائشہ
ابن عباس اورہم ابن عمر — اور ابی رمثہ یہ دیتی ہین خبر
اسطرح فرماتی ہین خیر الوریٰ — رحمت حق اونپہ ہووے دائما
در حق شبیر وشبر بالیقین — سیدا شباب اہل الخالدین

یعنی یہ دونوں سن اسکو بہشت
ابن ماجہ اور دیگر راویان
اور بترہا یا اسپہ طبرانی نے بیان
حاکم وہم ابن حبان غیراز ان
ہین یہ سردار جوانان جنان
عیسی مریم کی پسر ہین رہنما
مریم و الیشاع ہین دونوں بہن
مجملا یہ سب حدیث تامہ
یعنی سرداری سبطین سے
اور حدیث بہتری مرتضا
از جناب سید اہل الجنان
ہے زیادت ابن ماجہ سی مفاد
اور وہ ہے مشعر کمالی پر کمال
اور وہ استثنا جو حاکم نے کیا
ہی یہ محمول اوس زمانہ پر کہ کی
ہیں یہ استثنا ہی بامر فی ضرور
رفع پھر مرفی سی استثنا ہوا

ہینگی سردار جوانان بہشت
کہتی ہین باپ انکا ہی بہتر ان
باپ انکا انسی فاضلتر ہی
کرتے ہین اور اسپہ یاد ہیگا
غیراز عیسی و یحیی بیگمان
اور ہے الیشاع بس یحیی کی
بس ہوئی خالا نی بہائی ہر دو
ہے باثبات سیادت مطلق
ہے روایات کثیرہ سی جلی
اور ہم افضلتر ہی مرتضا
یعنی سبطین رسول دوجہان
اور طبرانی وغیرہ رکہتی یاد
نور فوق النور اوسی سمجھی خیال
اور بن حبان وغیرہ نی دلا
افضلیت اپنی آنحضرت نی ہی
انطباق آئنہ سے ہو بہو نور
ایسا ہی مراة سی بھی لکھا

تا کہ ہو مرئی سے مطابق آئینہ — اور رہے مرئی موافق آئینہ
ہاتھ سے جاوے نہیں رہنا تا نا — یہ تطابق مرئی و مرآت کا
ایک ہونا مرئی و مرآت کا — ذکر کرتی ہیں یہ آگے سن ذرا

ومن متفرعات هذه المرآتية كون محبتهما محبته وبغضهما بغضه صلى الله عليه وآله وسلم كما وقع في رواية ابن عساكر وغيره عن ابن عباس من احبهما فقد احبني ومن ابغضهما فقد ابغضني

ہے یہ اس مرآت ہونے کا اثر — از برائے سید خیر البشر
کہ محبت شبر و شبیر کی — اور عداوت شبر و شبیر کی
ہے بعینہ ختم مرسلکی لئے — ذکر ہے جیسا بن عباس سے
کرتا ہے ابن عساکر یہ بیان — اور دیگر راویان راستان
سرور دین نے یہ فرمایا کہ ان — دوست جو حسنین کو رکھے بجان
دوست رکھے مجکو شک اسمین نہیں — میرا دشمن ہے جو رکھے انسے کین
دوستی احمد کی ہے حب خدا — ہے وہ ملعون جو ہے دشمن انکا
اس سے ثابت ہو گیا واتحاد — فوق جسپر کچھ نہیں ہے رکھو
یہاں تلک جو کچھ ہوا تھا عیان — اتحاد معنوی کا تھا بیان

[illegible]

والثاني من جهة المشابهة الصورية فانهما كانا

کانتصورین له صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی الظاہر الصفا

اور وجہ ثانیہ کا سن بیان	ظاہری تشبیہ تہی وہ بیگمان
گویا تہی سبطین ای مرد وجیہ	سرور دین کی بظاہر دو شبیہ
شکل وصورتمین تہی دو نوای فتا	مثل تصویر جمال مصطفا
تہی مشابہہ جیسی صورتمین اونکی	تہی مشابہہ صورت ظاہرمین سہی
اور سند اسکی یہ ہی سن معتبر	دی بخاری فی النس سہی یہ خبر

فقد اخرج البخاری عن انس قال لم یکن احد اشبہ بالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من الحسن ابن علی و قال فی الحسین الصفا کان اشبہہم برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

گو فی حضرت سی مشابہہ تنہ تہا	شبر و شبیر کی مثل ای فتا
کی بخاری نے روایت جو بیان	اوسمین ہی اجمال کی صورت عیان
اسلئی اجمال کی تفصیل کو	یہ حدیث ترمذی آئی سنو

اروی ہذا الحدیث مفصلاً الترمذی عن علی کرم اللہ وجہہ وصححہ قال الحسن اشبہ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بین الصدر الی الراس

والحسین اشبہ بالنبی صلعم فیما کان اسفل من ذلک

مرتضیٰ سے ترمذی نے نقل کی | یوں مفصل کہتے ہیں حضرت علی

چھاتی سے سر تک بہت حسن حسن | ہے مشابہ با رسول ذو المنن

اور تن پائین حسین با صفا | تھا مشابہ با حبیب کبریا

پس دو نقشہ شبر و شبیر کے | صورت حضرت کے بس تصویر تھے

گویا دو قالب تھے اور تھی ایکجان | دونوں فرزند رسول دو جہان

تھی وہ مرآت جمال احمدی | تھا نمایاں جس سے نور سرمدی

احمدی طینت کی جو تھی با کرام | صورت جسمیہ ہو کر دو سہام

دونوں کی جو مادہ خلقت کا تھا | جلوہ گر اوسمیں ہوئی با ضیا

اور جو تھی مہر رسالت کی چمک | روشنی اوسکی زمین سے تا فلک

ماہ استعداد پر سبطین کے | صورت و سیرت میں چمکی نور سے

اور جو تھا دونوں میں صورتکا ظہور | تھا ذریعہ اسمیں زہرا کا ضرور

پس یہ مجموعہ جو کامل تمام | پنج تن کا جوں حواس خمسہ عام

اسمیں کچھہ باقی نہیں جز فرع و اصل | ہو رہا خلت کا ہے ایکطرفہ وصل

صاحب ایمان پر فرض عین | حب اور اخلاص با این پنجتن

درجہ پاوے وہ خدا سے ہاتھہ ہاتھہ | دن قیامت کے رہے حضرتکے ساتھہ

پس یہ ہوتا بیان جو اے ولا | ہے خلاصہ یہ اسی مقصود کا

واخرج الترمذی ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم اخذ الحسن والحسین فقال من احبنی واحب
ہذین وآباہما وامہما کان معی فی درجتی
یوم القیامۃ وقال حدیث منکر

ترمذی کہتا ہی حضرت ایکبار
یون لگی فرمانی ہی محبتی جو
روز محشر وہ مری ہمراہ ہو
اور کہا اوسنی یہ ہی منکر حدیث
جو محدث ہین سنو تم یہ کلام
وہ حدیث ہوتی ہی منکر کہ تمیز
اور نہ رکھتا ہو ثقاہت کی وہ بات
ہی ز اقسام احادیث ضعاف
پر جو اوسنی با روایات ثقات
ہو گئی تو یہ ہی بیشک معتمد
ہی اشارت اوسکی انکی کو نہان
ہی رسالہ ایک انکی تمیز
نام ہی اوسکا تمییز الاقتباس

حضرت سبطین کو لی در کنار
انکا اور مان باپ کا انکی حبیب
مثل میری [illegible] خواہ ہو
گرز جان و دل تو یہ باور حدیث
اصطلاح خاص ہین اونکی تمام
ہو ثقہ راوی نہ جسکا ای عزیز
اور روایت کی ہو برعکس ثقات
یہ حدیث ترمذی ای پاک صاف
تقویت لی در وثوق ہم ثقات
استیثی آتی ہی یہ اوسکی سند
دیکھ با این اجتماع واشتہار
از تصانیف [illegible] العزیز
[illegible]

مولویصاحب نی سن ایکی عزل		اسمین کی ہی یون صحیح مسلم سی نقل

خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم غداۃ وعلیہ مرط مرحل من شعر اسود فجاء الحسن ابن علی فادخلہ ثم جاء الحسین فادخلہ ثم جاءت فاطمۃ فادخلہا ثم جاء علی فادخلہ ثم قال انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا ۵۱

ایک گلیم اوڑہی ہوی خیر البشر		گہر سی باہر آئی تہا وقت سحر
اور پیچہی آیکی آئی حسن		اور پہر آئی حسین پاک تن
اونکی پیچہی آئین پہر خیر النساء		بعد اونکی پہر علی مرتضا
آپ نی داخل کیا اون سبکو یاں		اوس گلیم منقش مین ایکبار
پہر پڑہی اس آیہ تطہیر کو		ترجمہ اوسکا یہ ہی ای نیکخو
ہی نہین کچہہ اور امر اسکی سوا		چاہتا ہی یون وہ رب کبریا
تمسی یہی ای اہل بیت مصطفا		کل پلیدی کی تئین کردی جدا
آیہ تطہیر کی تفسیر کو		چاہتی وہ شرح ہی اینکہو
اس رسالہ مین نگنجائش کو		اور مطلب اوسکا سب با رحمی ہی
لیک اپنا اسطرح ہی اعتقاد		تہی وہ بالکلیہ بیشک پاک زاد

روایت

دوسری اسمین روایت ہے اور ۔۔۔ سن تو از ابن عساکر پاک غوث

اتانی ملک فسلم علی نزل من السماء لم ینزل قبلہا فبشرنی ان الحسن والحسین سید اشباب اہل الجنۃ وان فاطمۃ سیدۃ نساء اہل الجنۃ رواہ ابن عساکر

ایک فرشتہ مجھپہ آیا از فلک ۔۔۔ اور سلام آ مجھپہ بولا وہ ملک

پہلی اس سے وہ کبھی آیا نہ تھا ۔۔۔ اور سنی اگر مجکو یہ مژدہ دیا

ہین حسین ہم حسن دونون جوان ۔۔۔ مہتر شبان جنت بیگمان

اور بیٹی آپکی یعنی بتول ۔۔۔ فاطمہ کہتی ہین جنکو یا رسول

وہ بھی ہین سردار زنہا جنان ۔۔۔ راست ہی یہ جو کہ کہتا ہون یہان

یہ حدیث مصطفای نیک ہے ۔۔۔ مثبت سرداری سبطین ہے

اور برای حضرت زہرا کی بہی ۔۔۔ اس سے ہی ثابت سیادت ہو گئی

روایت

ہی اسمین یہ روایت تیسری ۔۔۔ اسکا ہی راوی محمد ترمذی

ان الحسن والحسین ہما ریحانتای من الدنیا رواہ الترمذی

یہ نواسی میرے ابنین بتول ۔۔۔ باغ سے دنیا کی ہین مردو پہول

اور اوس سے یہی سن گوری ۔۔۔ ترمذی سے ہی نقل یہ مسطور ہے

ہیں کتابون مین روایت جو ملی — شرح کو ایک اسکی دفتر چاہیی
اس لئی مین چھوڑ کر یہ مدعا — اصل مطلب کی طرف راجع

بعض اوصاف کا ہی اسمین جسکی مذکور
یاد رکھو اوسی سنکر کی بگوش اوجان

جبکہ تمہیدات کا بالکل بیان — ہو چکا خوبی سی سب تم پر عیان
اب مین اوصاف حسن کرتا ہون ذکر — ذکر کا اسکی ہی اب مجھکو فکر
سنئی اول سبط اکبر کی کمال — پھر شہادت کا سنو تم اونکی حال

وقال جعفر بن محمد عن ابیہ قال حج الحسن خمس عشر حجۃ ماشیا ونجائبہ تقاد بین یدیہ وخرج من مالہ للہ مرتین وقاسم مالہ للہ ثلث مرات حتی انہ کان یعطی نعلا ویمسک نعلا ویعطی خفا ویمسک خفا ۔

جعفر صادق امام الاولیا — باپ سی اپنی بصد صدق و صفا
حضرت باقر سی یعنی یہ خبر — کرتی ہین مذکور ای روشن گہر
فخر دین حضرت حسن ابن بتول — راحت قلب مصطفا جان بتول
راہ حق مین اسقدر سرگرم تھی — پا پیادہ پندرہ حج تھی کئی
کوتلین تھی گھوڑی سواری کی کئی — آپ تھی اون سبکو پر کوتل کئی

کوتل اپنی اسپ کو چھوڑے ہوی
اور دی ذالابروی جو کردگار
اور کیا تقسیم اپنا نصف مال
نعل اور موزہ تلک ایک ایک یا
سے جہاد نفس و ہم حفظ ادب
یعنی کی قطع منازل با وقار
اسپ کوتل با وجود پیش پیش
اور جلو مین آپکی دوڑے ہوی
اور ہوا بالکل یہانسی آشکار
یعنی مال و زر و بار اپنا تمام
اور دیا مال آدہا آدہا تین بار
یہان تلک در راہ حق ایک ایک دیا
ایسی تقسیم سو یہ نفس پر

آگی آگی آپ جاتی تہی چلے
مال اور اسباب اپنا کل دو بار
تین باری راہ حق مین شاد حال
اور ایک ایک پاس اپنی رکہہ لیا
یہان سی ظاہر کعبہ کا از خوف رب
تا بمکہ از مدینہ پندرہ بار
آپ سی جاتا تہا ای پاکیزہ کیش
جاتی تہی خدام آگی آپ کی
حال زہد اور ترک دنیا نابکار
دی براہ حق نہ رکہا ایک دام
پہر خوشنودی براہ کردگار
اور ایک ایک موزہ اور جوتا رکہا
سے عطای کلیہ سی شاق تر

روایت

آپکی خلقون سی یہ ہی ایک تہا
فخر دین تہی یعنی شہر ایکروز
اور اہالی و موالی با کمال

ذکر کرنی اسطرح ہی راویا
جلوہ فرما جون سہ گیتی فروز
بیتہی گرد اگرد تہی ہالہ مثال

ایک مرد آیا کوئی کفار سے
ہی نہیں بہتر کون اودشنام کیا
بن غضب ہون راحت خاطر سون کیا
یہ کیا اوسنی کلام نا سزا
وہ علی جو مرد ایک خونخوار تہا
نا ملائم اور یہی اکثر سخن
پر زبان لایا وہ مرد نابکار
سن کر ایسی ایسی بے معنی کلام
چہ کہا اوسکو کہین تادیب ہم
آپ لیکن مقتضای خلق سے
سنی طرز اور طور اور گفتار سے
آئی کیمہ تجہ مصیبت اور بلا
گر تو بہی بہوکا تو حاضر ہی طعام
اور اگر ہے قرض ہو کر دون ادا
اوسکی جو شیرین سخن پہونچے گوش
والگہ یہ باتو نبی کہنی لگا
جب نبی و حیدر کا تو آ ہی علی

اور یہ پوچہا بہتر کی خصلت سے
بولی سنکر یون اے امام باصفا
نور چشم مصطفی جان بتول
ہی اوپت نیکی نشان مرتضے
اور نہایت بہتر کی جو صبر تہا
نشان حیدر ہین فرزند زہرا
تب ہوی حضرت مجلس جہان سکا
ضبط کی ہاتہون سی آیا ہر کام
اور یہ ہو ہی نا مرد کو اک قلم
اسطرح آ اوسکو قربانی لگے
ہی یہ ظاہر بات تیری بن کہی
تو بہی اس درد و غم مین مبتلا
اور جو ہی پیاسا تو ہی پانی کا جام
اور یہ دو دن کسو دشمن سے تہا
بیچ آ تو نکی مقابل آئی ہوش
ہی آتو ہی ابن علی
اور پیمبر کا ہی بہائی اور وصی

باوجود ہوئی حسن [illegible] لیا — ہو پسر اپنا ولیعہد اپنی جا

بولا [illegible] ہم سی یون ایک تخت — دون خلافت کا حسن کو تاج و تخت

اس سخن کو سن یزید بیحیا — آتش کینہ سی شعلہ ہو گیا

ہے یہ اصل آگی جو کچھ مذکور ہے — اور یہی صحت سے بس مشہور ہے

وسبب موته ان زوجته جعدة بنت الاشعث
بن قيس سمته باغواء يزيد بن معاوية وكان يزيد
ضمن لها ان يتزوجها فغفلت فمرض الحسن رضي
الله تعالى عنه اربعين يوما ثم مات فبعثت جعدة
الى يزيد تسئله الوفاء بما وعدها فقال انا لم
نرضك للحسن افنرضاك لانفسنا فصارت من
خسر الدنيا والآخرة ذلك هو الخسران المبين ٥

اور سبب حضرت حسن کی فوت کا — حکم حق سی اس طرح واقع ہوا

دخت اشعث تھی جو پوتی قیس کی — وہ بنام جعدہ بس مشہور تھی

اور زوجہ تھی حسن کی یہ پلید — سم دیا اسنی باغوای یزید

یون یزید ناخلف نی دی فریب — تجھسی کر لونگا نکاح ای ناشکیب

بہول کر کہنی پہ اوسکی اوسنی آ — جام سم لا کر حسن کو دیدیا

بس ہوئی بیمار شاہ دین فروز — اور رہے اس درد مین چالیس روز

بعد اوسکی آچکی پائی وفات ۔ دیکھ کر جعدہ نی تب یہ واردات
بہیجا قاصد کو یہ دی اوسی پیام ۔ پاس اوس ملعون کی پھر سرانجام
وعدہ تو اب اپنا کر پورا شتاب ۔ تا تری ازواج مین ہون باریاب
یون یزید ناخلف نی بہی شتاب ۔ بہیجا قاصد کی زبانی یہ جواب
تہا نہ مین ای وعدہ جو راضی برا ۔ ہووی پہلوی حسن مین تیری جا
ہم تہی راضی کبہی ای بوالہوس ۔ تو رہی حضرت حسن کی پاس بس
اپنی جانکی واسطی ہم بہی بہلا ۔ ہونگی کب راضی بتا ای بیوفا
بس ہم اپنی واسطی راضی ہوئی ۔ کچھ تری پروا نہین ہی مجکو اب
وہ ہوی کم بخت اون لوگون سی جو ۔ کہ جنہون نی دین و دنیا کہو دیا
یہ زیان کاری ہی ظاہر او عیان ۔ دونون عالم مین ہوی مردود یان

وکان مرضه الاسهال الکبدی وتقطع الاکبد

اور مرض یہ انکو تہا اثر تابان ۔ ٹکری ہو اسہال مین آتی تہی
ہوگیا تہا یہانتلک سم کا اثر ۔ گر پڑا تہا ٹکری ہوکر سب جگر

روایت

آیا کوئی شخص اہل ایمان سی ۔ پاس حضرت کی عیادت کی لئی
کہتا ہی یون اپنا وہ دیکہا ہوا ۔ آئی حضرت جب کہ از بیت الخلا
تب لگی فرمانی ہوکر چشم تر ۔ ہوگیا ہی اب مرا ٹکری جگر

مین نی دیکہا جا کی خود از غم | در حقیقت تہی وہ قطعات جگر

ولما حضرت الوفاة جاء الحسین رضی اللہ تعالی عنه فقال ای اخی من صاحبک قال ترید قتله قال نعم قال لئن کان صاحبی الذی اظن اللہ اشد له نقمة وان لم یکنه ما احب ان یقتل لی بریئا ثم قال لقد سقیت السم مرارا و ما سقیت مرة اشد من ہذه ثم توفی

موت کی آثار جب ظاہر ہوے | حضرت شبیر تب حاضر ہوے
یوں لگی کہنی کہ میرے بہائی جان | ہوگیا کیا تجہکو اسدم ناگہان
اور دیا ہی آہ کس نی تجہکو سم | پاس تیری کون تہا کہیی کہ ہم
اوس سی لیوین تیرا اسدم انتقام | دین چکہا زہر قضا کا اوسکو جام
دیجی اوسکی نام ہمکو جب خبر | اوسکو ہم کر ڈالین تا زیر و زبر
یہ سخن جسدم ہوا بس گوش زد | اپنی فرمایا فوراً اکر کی رد
کیا ارادہ تمکو ہیگا قتل کا | بولی یوں شبیر شک ہی اسمین کیا
تب حسن بولی سنو اے بہائی جان | گر ہوا وہ جسپہ ہے میرا گمان
سخت بدلا لیگا اوس سی کردگار | قہر سی اپنی کریگا اوسکو خوار

وہ خدا ہی منتقم سب سی بڑا
گر نہین وہ جسپہ ہی میرا خیال
میری خواہش یہ نہین ہی زینہار
بعد اوسکی پہر یہ فرمایا کلام
پر نہ سخت ایسا پلایا ہی کہ گاہ
ہر کسی پر ہووے ظاہر یہ کلام
اس مین ہین چند امر کرتا ہون بیان
پہلا یہ ہی یہ شہادت تہی خفی
امر ثانی کیا ہی اخذ انتقام
ہو نہ جبتک جرم ثابت بالیقین
تیسری یہ امر ہی جو کو تہی
یہ دلالت کرتا ہی در انتقام
کیا اگر تفتیش لیجاتی یہ کار
ہاتھ اپنا کہینچنا از انتقام
ہین جو کچھ اعراض نفسانی وہ سب
ان بزرگونکی جبلت سی تمام
ہی یہی باعث جو کی پہلو تہی

انتقام اوس سی وہ آپ ہی لیویگا
مین نہین خواہان کہ ہو اوسکو ملال
میری خاطر بیگنہ کو ڈالو مار
پہلی ہی سم کا پلایا مجکو جام
ایکی سم نی کر دیا مجکو تباہ
کس لئی قاتل کا بتلایا نہ نام
رفع شک تا دور ہو خاطر سی ہان
اصلی تشخیص قاتل کی نہ کی
ہی بدون اثبا تکی شرعا حرام
انتقام اوسوقت تک واجب نہین
آپنی تحقیق مین قاتل کی کی
ہر کمال کظم غیظ و حلم تام
ہوتا من حیث الوجہ مطلب امام
ہی انہین حضرات عالیہ کا کام
دور کین روز ازل از حکم رب
صاف طینت کر دیا مخمور انہ نام
اور نہ بدلی کی طرف رغبت ہوئی

ورنہ بدلا چھوڑ کر کمنا نہ کین ‫|‬ حوصلہ ہرگز کسیکا ہی نہین
باوجود قدرت تاب و توان ‫|‬ امر مشکل ہی بلا حد و بیان
عام ہو گیا بلکہ از دست خواص ‫|‬ ہی سرانجام اسکا مشکل و قصاص
شدت سم سی جو فرمایا کلام ‫|‬ نسبت مرات سابق بالمرام
ہی اشارہ یہ سوی پاس حیات ‫|‬ اور ایماہی بنزدیک وفات

روایت

نقل کرتی ہین یہ از فصل الخطاب ‫|‬ سم کی باعث تہا حسنکو اضطراب
سم سلا چہہ بار لیکن ایکبار ‫|‬ ہو گیا کاری کلیجہ ہوتر از ہزار
انتریان سب ہو گئین پاکر خراش ‫|‬ اور جگر بہی نکلا ہو کر پاش پاش

روایت

بونعیم اسطرح کرتا ہی بیان ‫|‬ یہ عمیر اسحاق کی بیتی سی ہان
ایک شخص اور مین عیادت کو گئی ‫|‬ مرض حضرت حسن مین ہم گئی
پہنچی فرمایا یون کرکی خطاب ‫|‬ ہی فلان کچہہ پوچہہ لی کچہہ شتاب
عرض کی ہمنی کہ اس حالت مین آہ ‫|‬ بات کیا پوچہون کرم کی ہو نگاہ
پہر افاقہ ہو مرض سی گر تمہین ‫|‬ جو کہ ہوگا آپ سی ہم پوچہہ لین
کہتا ہی راوی کہ پہر حضرت گئی ‫|‬ اور تہہ کی گہر کی اندر تشریف لی
باہر آکر یون لگی کہنی کہ سب ‫|‬ پوچہہ لو جو پوچہنا ہی تمکو اب

پھر نہ استفسار کی فرصت رہی ۔ اور نہو تاب جواب اوسکا کبھی
پھر یہ فرمایا کہ مجھکو چند بار ۔ سم دیا ہی پر نہ ایسا زینہار
پر ہوا اس مرتبہ یہ کارگر ۔ ٹکڑے ٹکڑے ہو نکلتا ہی جگر
پھر یہ اوسنے کیا پرغم کلام ۔ مین گیا دن دوسری نزد امام
مین نے دیکھا یہ ہی وقت احتضار ۔ پر سر بالین شبیر [illegible]
حضرت شبیر از پس عمر دی ۔ پوچھی قاتل کون ہی [illegible]

روایت

اور ہی یہ بہی روایت در کتاب ۔ ایکدن یہ اپنی بیبی سی کہا خواب
سورۂ اخلاص ہی لکھی ہوئی ۔ درمیان ہر دو شانہ پائی
تہا سعید بن المسیب نیک خو ۔ جو بیان اوس سی کیا [illegible]
یہ کہا سنکر کی اوسنی در جواب ۔ پہونچی نزدیک اب وفات [illegible]
الغرض ہی داستان یہ مختصر ۔ وقت رحلت جب ہوا [illegible]
تب وصیت کی بہ شبیر ولی ۔ عائشہ سی مین نے یہ درخواست کی
مین خدا کو جب کرون تسلیم جان ۔ قبر میری اپنی گھر مین کیجو ہان
عائشہ نے مجھسی وعدہ کرلیا ۔ اپنی گھر مین تجکو بیٹھنے دونگی جا
پس جنازہ تم مرا بعد از وفات ۔ پیش روضہ بہترین کائنات
جانا تم لیکن نہ کیجو تم خطا ۔ اور اجازت عائشہ سی لیجو جا

کر اجازت عائشہ یہ ہمکو دے — دفن کرنا پاس نانا کی مجہی
پر امیہ والی ہو کر سد راہ — مانع اس سی ہووینگی لاریب آہ
جنگ تم اونسی نکرنا زینہار — اور نکرنا اوسجگہہ کا انتظار
رکہنا تم گور غریبان مین مجہی — آپ کا آخر جنازہ جب کہ لے
پہونچی پیش روضہ خیر الورا — مانع آئی تو کہ جنگا ہو چکا
گو اجازت عائشہ نی دی مگر — آگیا مروان نی اوسجا گزر
دفن کا مانع ہوا از راہ جبر — الغرض حضرت حسن کو کرکی
لیگئی گور غریبان مین اوٹہا — قبہ عباس مین مدفون کیا
پہر بہ پہلوی مزار فاطمہ — اور نزدیک و جوار فاطمہ
فاطمہ بنت اسد حیدر کی ما — شبر و شبیر کی دادی دلا
اور امیہ والون سی کوئی نہ آ — آپکی حاضر جنازہ پر ہوا
پر ہوا حاضر سعید ابن عاص — اوس زمان تہا وہ امیر طیبہ
لی اجازت حضرت شبیر سی — کی نماز اوسنی ادا توقیر سی
اسجگہہ پر جو کہ خامہ لکہہ چکا — اتنا ہی ہی بس خلاصہ ذکر کا
پر حسن کا سال تولید و عمر — ذکر کرنا ہمکو ہے مد نظر
اوسکی تعیین اور تشخیص زمان — کرتی ہین اس جاپر کلی بیان

ذکر ولادت حسن ؑ

اسمین تعیین سن عمر حسن ہے مذکور
اور تولید کا کل آپکی تشخیص زمان

کہتے ہین یون راویان با خبر | سن بگوش جان و دیکھ از چشم

وکان عمره الشریف خمسة واربعین سنة وستة اشهر الا ایاما وقد ولد النصف من شعبان سنة ثلث من الهجرة علی الصحیح وقیل فی رمضان المبارک سنة ثلث

آپکی تہی عمر کی بی قیل وقال | کوئی دن کم ساڑہے پینتالیس سال
اور ولادت نصف شعبانمین ہوا | یعنی پندرہوین مہ شعبانکے
سن تہی ہجری تین با قول صحیح | بعض کہتے ہین کہ تہا رمضان صحیح
ہی ولادت کا حسنکے جو زمان | اختلاف اوسمین ہی مانند بیگمان
ایسی ہی ہی مختلف وقت وفات | از حکایات و روایات رواۃ
پہ نہین ہی اختلاف سن و سال | سال ہجری تین تہی بی قیل و قال
اور پائی آپنی بیشک وفات | بس ربیع اولی مین ای نیکو صفات
بعض کہتے ہین کہ دن غرہ کا تہا | پانچوین کہتے ہین بعضی نیکمزا

اور ہی مشہور شک اسمین نہین
اور ہی ہجرت کا سن انچاسواں
اور سنان عمر کچھہ دن کم تقال
ہی بصحت یہ روایت معتبر
مقتضی ترجیح ہی بالاعتبار
تو یہ رمضا نکی پندرہوین ہوے
پانچوین ہوتی ہی از اول ربیع
عمر اس سی ہوتی ہی ای خوش نقش سا
اور بعضی عمر کہتی ہین نقال
سات سال اوسمین سی پایی ورسن
تہا حمایت کا علی کی جو ظلال
زندگی کی آٹھہ سال اور چند ماہ
مصطفی کی جو نواسہ تہی کلان
ہوتا ہی اب اوس شہادتکا بیان

تہی صفر کی ماہ کی اٹھائیس وہن
اپنی جب حق کو کی تسلیم جان
چھہ مہینی اور پینتالیس سال ہہ
پس سن عمر حسن کی حال ہے
نصف رمضا نمین ولادت ہی شمار
اور تاریخ وفات اوس پاک کی
راست آوی تا حساب اسکا صحیح
سال ہی پینتالیس کچھہ دن کم برس
کچھہ مہینی اور پینتالیس سال
در کنار مصطفی فی نعل و غش
اوسمین چار کہی حسن نے تیس سال
کتف رحمت مین خدا کی با پناہ
ہو چکا اونکی شہادتکا بیان
جس سی ہی مین کون و مکان نعرہ زنان

ہو چکا ذکر شہادتکا خفی سے مذکور
یہانسی ہوتا ہی عیان جہری شہادتکا بیان

کہتی ہین یون راویان پاکباز
حال ہی شبیر کا ایک جانگداز

فصل ما یتعلق بالشہادۃ الثانیۃ التی اختص بہا السبط الاکبر

یہ شہادت مخفی کا تھا ماجرا | خاص جو سبط کلان کو تھی ولا
اب رہے باقی شہادت ظاہرے | اوس کا ہوتا ہے بیان واجبے

واما الشہادۃ الجہریۃ التی اختص بہا السبط الاصغر فہی من اکبر الوقائع المشہورۃ

یہ شہادت ظاہرے کا مرتبا | خاص جو چھوٹے نواسہ کو ملا
سو وہ ایک قصہ بڑا مشہور ہے | جس سبب تا عرش لیں مذکور ہے

شہرتہا کونہا جہریۃ وسببہا انہ لما ملک یزید و تسلط وذلک فی رجب سنۃ ستین بدمشق کتب الی الاقالیم لاخذ البیعۃ لہ وکتب الی عاملہ بالمدینۃ الولید ابن عقبۃ ان یاخذ البیعۃ من الحسین رضی اللہ عنہ فامتنع الحسین من بیعتہ اسلا نہ کان فاسقا مدمنا للخمر ظالما

اور شہرت کا سبب ہے تمام | کہ شہادت ظاہری تھی اوسکا نام
اور سبب یہ تھا شہادت کا ہوا | جب سنا مالک یزید ہو تھا
اور ہوا وہ بادشاہ دمشق | اخذ بیعت کا ہوا تب اوسکو عشق
تھا رجب وہ سال ہجری ساٹھ تھی | اوس سبب ملکوں میں تب تاکی لکھی

اخذ بیعت کی لئی اور یہہ لکہا
عامل طیبہ کو جو اوسوقت تہا

یعنی عتبہ کو جو تہا ابن ولید
پہونچا بیعت کے لئی خط یزید

کہ بیری بیعت کو لے شبیر سے
ڈور سی تتر و بیر سے تدبیر سے

حضرت شبیر نے انکار سے کے
اوسکی بیعت کے زبان اوسکو ندے

اسلیے فاسق شرابی تہا یزید
اور ظالم بے نہایت تہا شدید

روایت

کہتے ہین یون بعض راوی یکدم
ہی یہہ بس در مجالس مین رقم

صاحب در مجالس نے لکہا
معویہ ایکروز پیشین سے مصطفےٰ

بیٹھے تھے حضرت یہہ فرمانے لگے
لڑکا ہوگا ایک تیرے پشت سے

ہوگشندہ شبر و شبیر کا
سنکر اسکو معویہ نے یون کہا

ہی نہین اب تیرے کوئی پسر
اور نہ پیدایش کا کچہہ اوسکی اثر

اور نہ ان آج سی عورت کے پاس
گو وجود نسل سے ہو مجکو یاس

جو کہ کرنا تہا ہے کار ساز
رہ نہین سکتا کسیہ حیلے سے باز

سب کا حکم ان سے ہی حکم اوس کا بڑا
ہی وہ شاہنشاہ کل مخلوق کا

جب [illegible] چاہا ہو ہویدا وہی
جو کہ ہووی قاتل آل نبی

دفع حاجت کیلیے پیشاب کے
معویہ نے اوٹہکی ایکدن خواب سے

بچھونے پر مین کیا پیشاب جا
بیٹھکر بچھونی کیا اپنا رہا

کو اطبائی ہزاروں سے دوا | کارگر لیکن نہ ایک چارہ ہوا
ایک طبیب وقت نے آخر کہا | قربت زن کر کہ تا ہووے شفا
معویہ بولی نہ ہو یہہ مجھسے کار | پاس عورت کے نجاؤں زینہار
کیونکہ یہہ فرما گئے خیر البشر | بیشک سی ہو تیرے ایک پیدا پسر
کہ وہ قاتل ہووے گا سبطین کا | کس طرح اسباب کو رکہوں روا
الغرض جب درد کہ زیادہ ہوگئے | معویہ بی زن سے نزدیکی کرے
ہوئی ہی قربت بحکم کردگار | نطفہ نے زہدان میں پکڑا قرار
جس سے یہہ پیدا ہوا زہری یزید | قاتل آل رسول ذو المجید

روایت

ذکر ہے در مجالس میں بیان | بعض راوی کرتی ہیں مذکور یون
ایکبی تہا یہہ شہادت کا سبب | حال ظاہر اوس کا میں کرتا ہوں اب
ابن ابوسفیان نے اکیدن بایزید | یون کہا یہہ رنج اور محنت شدید
اپنی اوپر کر گوارا کی حصول | یہہ خلافت میں نے از حد عدول
تیرے ہی باعث کیا یہہ میں نے کار | اتنوامی جان پدر نے ننگ و عار
کہہ جو کچہہ دل میں تیرے مقصود ہے | ایکدم میں وہ سبہی موجود ہے
کون سے اب چیز کی ہی آرزو | اور تمنا رکہتا ہی کیا دلمیں تو
اور ہی کس چیز کی خواہش تجہے | رکہتی ہی جو اسقدر کاہش مجہے

کون سی سنتے پر ہی دل مائل تیرا — اور گیا کس چیز پر ہے دل تیرا

سنکی یہہ باتین محبت کی یزید — باپ سے کہنے لگا سب چشم دید

پھر کہا ایک آرزو ہے ای پدر — جلتا ہی اوسپر میرا دل اور جگر

ہی وہ عبد اللہ جو ابن زبیر — اوسکی زن ہی گویا ایک جنت کا طیر

خوب صورت خوب سیرت خوش جمال — خوش خصال و خوش فعال و خوش مقال

نازنین و دلبر و سیمین بدن — گلبدن و سروقد ہے غنچہ دہن

گلعذار و غنچہ لب نازک کمر — شیر افگن تیغ ابرو کج نظر

خوش ادا عشوہ نما طناز ناز — دلگداز و جان نواز و غمزہ باز

رشک مہر و رشک حور و دلفریب — جس سے دل میرا ہوا ہی ناشکیب

حسن کچھ جس نے اوسی ایسا دیا — جسکا شہرہ ایک عالم مین ہوا

ہی عجب اوس کا غرض حسن جمال — اس جگہ اپنا نہین رکھتی مثال

دل میرا اوسپر گیا ہے ای پدر — مجکو ملنا اوس سے ہی مد نظر

اوس سے گر ہو ملنا ہو جائی مرا — تو ٹھکانی پر یہہ دل آئی میرا

ہو کبھی جو بخت سے میرا اوس سے وصال — ہر گھڑی رہتا ہی یہہ مجکو خیال

اس الم کو کون میرے کہو سکے — سے کبھی آپ سے گر ہو سکے

ابن ابو سفیان نے عبد اللہ سے — روز دیگر یون کہا بلوا کے

کہ ہی تو پر قسم سیف امبر — جیا جاہتا ہون تیرا مین اب حق دگر

اپنی دختر دون تجہی ای پاکدین
تیسرے دن پہر بلا کر یون کہا
اور وہ کہتی تہی یہہ بین مقال
ہی جو عبد اللہ کی گہر مین وہ زن
ہی صلاح اول کرا دیجیے اسکو جہوڑ دے
خواہش دل ہی جو عبد اللہ کے
اور دل مین سخت تہی رغبت بہت
اپنی زن کو دی طلاق ایکبار گی
ابن بو سفیان نے پہر یون کہا
مصر کی خواہش مین تو اپنی لگی
مصر کے خواہش جو ہی دل مین نہال
باوجود اسکی کہ مین ہون بی جمال
مصر گل گر چاہی تیرے ہاتہ سے
وصل کا میری نہ تو پہر لیوی نام
چہوڑ دیوی مجہکو بہی تو بی خطا
مجہکو نامنظور ہے تجہسی نکاح
سنکے عبد اللہ یہہ اوس سے سخن

اور ولایت مصر کے ہی بالیقین
میری دختر کمر سے تہی اسکے ادا
مین نہین کہتی ہون کچہ حسن و جمال
بہجت گل رشک اغراے چمن
تو نکاح کر لون مین عبد اللہ سے
مصر کے جانب نظر مرا وہ تہی
کی نہ غور اس جیہہ سے اسمین فریب
کی حصول اس نیچ کی آوار گی
اب وہ یہہ کہتی ہی دون تجہکو سنا
چہوڑ دی بی سوچی سمجہے بے سخن
تو ہوا ہی میرا خواہان وصال
پہر بہی ہی تجہکو تمنای وصال
نفرت آتی تجہکو میری ساتہہ سے
مصر سے مقصد تیرا کیا مجہسے کام
دم مین ہو جاوے تو مجہسے بے وفا
مجہکو کچہ تجہسے نہو حاصل فلاح
ہو گئی دل تنگ و نہایت پر حزن

پھر گئی اپنی اپنی گھر نامراد
کر دیا وہو کہ بین ازن کو طلاق
جب کہ عبد اللہ ہوے گھر کو ملول
ابن ابو سفیان نی گر کی شنید
پارسا و عالم و دانا و پیر
کر طلب اوسکو اوسے یادم یون کہا
اوسکو پہونچا یہہ میرا پیغام تو
ہی مناسب گر تجھی منظور ہو
جب اپکا وہان سے وہ ہوکر روان
درمیان راہ قاسم سے ملا
یہہ لئی جاتا ہون پیغام یزید
قاسم عباس نے سنکر کہا
جب کہ موسی اشعری سے آگی بڑہا
وقت استفسار اون سی کہ وہ ہے
آپنی بہی یون کہا بعد از سلام
جب کہ موسی اشعری پہونچی وہان
حسن کو دیکہہ اوسکی خود رفتہ ہوا

اور پڑی ناحق یہہ سر پر افتاد
عیش و عشرت کا کیا کڑوا مذاق
اور ہوا سلطنت کچہہ دل کا حصول
تہا جو موسی اشعری مرد سعید
ذو فنون و خوش شعار و بی نظیر
زن جو عبد اللہ سکہہ ہی باحیا
کر یہ پہلو ہی یزید آرام تو
عقد کر لی اوس سی تا مسرور ہو
جانب اوس عورت کی جاتا تہا وہ ان دنوں
وقت استفسار قاسم سے کہا
زن پہ عبد اللہ کی ہہر عقد و بیاہ
میرا بہی پیغام پہونچا عقد کا
حضرت شبیر سے تب آملا
جو خبر قاسم کو دی تہی سب کہی
میرا بہی پہونچا یا تو اوسکو پیام
خود ہوا دیکہہ اوسکو عاشق نیم جان
ہوش و دل سے ہکہ شفتہ ہوا

وصل کا اوس زن کی خود خواہان ہوا | شمع پر پروانہ سان قربان ہوا
تیر عشق زن ہوا سینہ سے پار | دفعتاً خود ہو گیا مجنون و زار
پوچھا عورت نے کہ کیون آئی ہوی | فتنہ کیا دل مین کوئی لائی ہو جی
کس لئی آئی ہو میری پاس تم | کیون نہین کہتی ہو بی وسواس تم
بولی موسی اشعری ای گلعذار | لایا ہون تجھ پاس مین پیغام چار
پہلی تو یہی ہے پیغام ای پری | عقد کر لی تو موسے اشعری
عشق نے تیری کیا ہی مجکو زار | ہو رہا ہون جان و دل سی بیقرار
ہووی گر تجھکو پسند ای نیکبخت | ہون مین حاضر کر مجھی فرخندہ بخت
پھر یزید و قاسم و شبیر کا | تجھکو ہی پیغام عقد ای دل ربا
جسکو چاہی ان سے تو کر لی قبول | چند روزہ حسن پر مت اپنی بھول
سنکی وہ عورت یہہ لائی بر زبان | تو ہی بوڈھا اور مین عورت جوان
کس طرح پھر تیرے آوی راست | مجھکو نامنظور ہے بیکم و کاست
اور جو مین پیغام باقی تین اور | اوس کا تو مختار ہی کر فکر و غور
پوچھ کر ہو تیر بتا تو اوس کا نام | تا کرون مین عقد اوس سے بالمرام
بولی موسی اشعری کر کی خطاب | گر تو چاہی نیک دولت بی حساب
کر یزید ابن سفیان کو پسند | لیک یہہ دنیا دون ہے روز چند
اور اگر چاہی تو ہی حسن جمال | قاسم عباس سے کر تو وصال

اور قسم کہا بیٹھا وہ اس بات پر
تا نکر لون سر جدا شبیر کا
خون کا پیاسا ہوا وہ نامراد
قتل کا در پی لگا رہنی ہمیش
یہ نہ سمجھا تہا لکہا تقدیر کا
اوسکے دل پر یہہ گہڑی گذری تہی شاق
ساتھ ان فکر اوسکو رہتا تہا یہی
جو ہمیشہ یہہ دو ہوئی ہیچ و درد
رہتی تہی دن رات اوسی پیچش
عمر گذری جب پچہتر سال کی
کر خلافت چہن تا اونیس سال
اس جہان سی جب ہوئی ملک بقا
تخت پر ناخلف جا ئی پدر
پہر لکہی نامہ بہر ملک وہ بار
وہ دیتہا مضمون القصہ خامہ بند
اور اک خط لکہا اسی مضمون کا
بہیجا خفیہ اسکو خط پہلے ولید

جبکہ مجکو ملک ہو بعد از پدر
جب تلک آسودہ بیٹھون سلطنا
دشمنی سے اکیا دل میں غضب
اپنی کج فہمی سے وہ ناپاک کیش
دشمن جانی ہوا شبیر کا
خوف حق رکہا اوٹھا بالای طاق
مجکو کس دن ہوویگا تاج شہی
ہو رہا ہی زندگی سی عیش سرد
ان پہونچا وقت وہ بہی آخرش
ابن بو سفیان نی رحلت کری
زیادہ دنیا میں رہا انجوش خصال
ابن بو سفیان نی کوچ اپنا کیا
شہر میں بیٹھا سلطنت کے تخت پر
ہی یزید اوس ناخلف نی ایکبار
سب کرین بیعت شہری ہیں جو
ایک قاصد کی حوالہ کر دیا
اخذ بیعت کی سلئے بہیجا ولید

چوتھی شعبان کی حسین نے عروج | پہونچی مکہ کو مدینہ سے خروج
اور وہان پر رہے ابن مرتضیٰ | تا نہو جاوی کہین فتنہ بپا

ولما وصل خبره الى اهل الكوفة اتفق منهم جمع كثير وكتبوا الى الحسين عليه السلام بدعوته البصره ويبذلون له بالقيام بين يديه بانفسهم واموالهم وبالغوا في ذلك وتتابعت اليه نحو مائة وخمسين كتابا من كل طائفة وجماعة فسير اليهم ابن عمه مسلم بن عقيل وحثهم على نصرته وحمايته

کوفہ والونکو یہہ جب پہونچی خبر | اونہین سی اکثر نی ایکا او لکہہ
لکہا حضرت کو کہ آپ آکر یہان | آب ہمارے پاس ٹہرین بے گمان
ہم ہر دکو جان سی اور مال سے | حاضر و موجود ہین ہر حال سے
اور بہت سے تین کیا اصرار بہی | بہیجے خط و نامہ ہر ایکسا رگے
آپکی جانب بند نامون کا تار | ڈیڑہ سو خط کی قریب آئی شمار
ہر گروہ اور فرقہ نی سوے امام | پی بہ پی بہیجے خطوط اور صد پیام
پہر روانہ آپنی اونکی طرف | ابن عم کو آپنے بہیجا با شرف
یعنی مسلم کو جو تہی ابن عقیل | اونکو بہیجا سوی کوفہ کی ڈہیل

اور لکھی تاکید مسلم کی لیئے　　آمادہ حامی اور ہیں ہوں آپکی

روایت

کہتے ہیں یوں راویانِ نیکنام　　لی گئے تشریف مکہ جب امام

ہو گیا شہرہ ہر ایک سو اسقدر　　ہر دیار و ملک میں پہونچی خبر

ہو گئی واقف تمامی خاص و عام　　جمع ہو تب اہل کوفے نے تمام

آپکی باندہی اطاعت میں کمر　　اور لکھی نامہ طلب میں بیشتر

تہا یہہ اون ناموں کی مضموں کا بیاں　　آپ گر تشریف لاویں گی یہاں

ہم مدد کو آپکے از جان و مال　　سب ہیں حاضر ای امام خوشخصال

جو کہو گی ہم کرینگے سب قبول　　حکم سی ہو گا نہیں ہرگز عدول

عرض ہے دل سی ہماری صاف صاف　　اس میں ہووی گا نہیں ہرگز خلاف

ہم رہیں گی آپ کی محکوم سب　　آپکو سمجہیں گے ہم مخدوم سب

آپکی مرضی کے ہم سب ہوں مطیع　　ہی گواہ اس قال پر رب سمیع

تہا یہی یوں لگ گیا ناموں کا تار　　ٹوٹ جاوی جسطرح موتی کا ہار

قاصد اور نامی بہا پی المرام　　کوفیوں نے بہیجی با الحاح تمام

اخرش تب آپنے لاچار ہو　　دیکہہ ازحد اونکے استمداد کو

مسلم ابن عقیل خوش نہاد　　آپکے جو تہے برادر عمزاد

پاس اونکے کر دیا اونکو رواں　　اور لکھی تاکید با صد بیان

اوس زمان بھیجے تھا عامل مکہ کا
اوسکو بھی معزول اوسنی کر دیا

اور عمرو بن سعید ابن عاص کو
مکہ کی عامل اوسکو یہہ لکہا کہ تو

انتظام مکہ میں مشغول ہو
حضرت شاہی میں تا مقبول ہو

تب جو عبداللہ تہی ابن زبیر
دیکہہ کر سمجھے نہیں ہی اسمیں خیر

مردمان مکہ کو کر ایک جا
مکہ کی عامل کو خارج کر دیا

مکہ سے عامل گیا جب دم نکل
کر لیا مکہ میں پہر اپنا عمل

عامل مکہ نی جان اپنی بچا
چہپ کی جانب شام کی رستہ لیا

ذکر ہے اسمیں کہ مسلم چلی کوفہ
اپنی دو بیٹوں ساتہہ بلا خوف زیان

کہتے ہیں یون راویان باخبر
جب کیا مسلم نی کوفہ کا سفر

فلما وصل مسلم الکوفة نزل فی دار المختار بن عبید
وبایع الحسین علی یدیه خلق کثیر اکثر من اثنی عشر الفا
فاطلع علی ذلک النعمان بن بشیر والی الکوفة من جانب
یزید وکان صحابیا فصعد الناس
علی ذلک لکن [illegible] التهصل به و
لم یتعرض له بل

کمر کی کو نچا کو تا شام و پگاہ
پہونچی مسلم کوفہ میں طی کر کی راہ

تہا جو مختار عبید نیک نام
اونکی گہر میں اوتری مسلم تو [illegible]

بیعت شبیر کے اکثر نے آ
ہوگئے کوفی فراہم بے شمار
بلکہ تہا اسکے بہی زاید ازدحام
بعض کا یہہ قول ہی ای ز سے شعار
بعض کہتے ہین کہ تہے وہ تیس ہزار
ہوگیا تہا الغرض جم غفیر
کوفہ کا حاکم جو تہا ابن بشیر
تہی وہ اصحاب رسول اللہ سے
پہونچی اوسکو اس حقیقت کی خبر
گرچہ وہ سمجہا یا سبہونکو ظاہرا
پر دیا صرف اونکو ایک ہلکی پہ ٹال
اور وہ باطن مین مسلم کا معین
اور سبکی مستعد ترغیب پر
آخر اس غفلت جو تہی نعمان سے
بعض او تیرہ تہا دان اشر
زود بیر دستے نا خلف یعنی یزید

ہاتھ پر مسلم کی از جان بے بلا
پاس مسلم تہا د. از بارہ ہزار
رجم سے تہے کوفہ کے سردار خاص و عام
ہوگئے تہے جمع اٹہارہ ہزار
بعض کہتے ہین کہ تہے چالیس ہزار
کوفیون کا پاس مسلم کے کثیر
نام نعمان نیک طینت بے نظیر
واقف آداب رسول اللہ سے
خوش نہ تہا دل مین بیعت اوسکا
بیعت مسلم سے اپنی بار سے
اور الغرض کانہ لایا کچہہ خیال
اور مددگار و مطیع بالیقین تہا
باہم ہین تابع مسلم کے طاعت مین
ہر کہہ وہ سب ہر نمایاں ہوگئے
لگئے غفلت سے نعمان کے خبر
اور کیا الزام کا شکوہ سے مزید

انه الحسين ... فقبل الناس في ظلمة الليل وسلموا عليه وظنوا انه ابن بنته وقالوا مرحبا بك يا ابن رسول الله فلما ... خبر مقدم فمكث حتى دخل دار الامارة

اوسنی پس نعمان کو معزول کر ۔ ابن مرجانہ کو بہیجا کر سفر

ابن مرجانہ عبید اللہ ہے ۔ باپ ہے اس کا زیاد نیک پے

اسکو نعمان کے جگہہ حاکم کیا ۔ تہا یہہ ظالم پہلے حاکم بصرہ کا

پہر عبید اللہ بصرہ سے چلا ۔ کوفی کی جانب شتر رانی سے بہرا

پہونچا شب کو سوی جنگل میں وہان ۔ در لباس اہل حجازی جان نہان

اور سیاہ اپنی نشان اوسنی بنا ۔ اہل کوفہ کی نشان دہوکا دیا

اہل کوفہ دوڑے استقبال کو ۔ ظلمت شب مین سمجہا نا حال کو

اکثرون نے آکے اوسکو سلام ۔ اور چلی سب آگی خاص و عام

اور سب کہتے تہے سب بو الفضول ۔ خوب آئی آپ ای ابن رسول

ہو مبارک ہمکو آنا آپ کا ۔ سب یہان تک وہ لعین چپکا رہا

پہونچا وہ دار الامارت مین شہر ۔ یعنی وہان جس جا تہا حاکم کا سریر

لے کے بیعت مردم کوفہ نی سب ۔ کی حسین ابن علی کی لب طلب

اور کہا خرم آپ نی بہی اوس زمان ۔ ملکی سی کوفہ کی جانب بے گمان

آپ کی تب آمد آمد کی خبر ۔ ہو گئی چارون طرف مین شہر

کہتے ہیں جب مسلم نیکو نہاد ۔ پہونچی نزدیک مکان ابن زیاد

دیکہتے کیا ہیں کہ اکثر مردمان ۔ بہاگتی ہیں ہمرہی سے بیگمان

رہگئی جب تین سو کس کے قریب ۔ دیکہہ کر مسلم نے یہ طرز عجیب

ہوگئی حیران دائیں بائیں دیکہکر ۔ یون لگے فرمانے ای قوم اشر

بیعت عہد و پیمان توڑ کر ۔ تم چلے ہو اب کہان موہنہ موڑ کر

یہ سخن مسلم تو کہتے ہی رہے ۔ تین سو مین باران ہی باقی رہے

حضرت مسلم نے فرمایا یہ تب ۔ کہ ہمین او اہل کوفہ تمنے جب

سیکرون خط بہیجی اور صد پیام ۔ آئی ہم تب ای لعینون اسمقام

خوب جتائی ہماری کی بہلا ۔ دشمنون کے ہی حوالہ کردیا

کیا خدا کو جاکے موہنہ دکہلاؤ گے ۔ اسکے کی تم سزا وہان پاؤ گے

ہی نہین ہمکو تمہارا کچہہ گلا ۔ ہی یہان اسکا پر اپنی صلہ

اپنی بدعہدی کی ای قوم شقی ۔ پاؤگی تم ہی جزا لیکن سبہی

حضرت مسلم کا سنکر یہ قال ۔ باقی ماندہ کا ہوا آخر یہ حال

جو چلی اک دو قدم ہمراہ نمط ۔ بہاگے وہ بہی رہگئی مسلم فقط

پہر نہ کوئی بہی رہا مسلم کے پاس ۔ ہوگئی حیران اور ازبس اداس

فتردد فی الطریق فاتی منزل امرأة فاستسقاها فسقته فادخلته فی منزلها

لذا طمع پر حمیت کی گمان | لگ رہین چھپ کر بیٹھنا مثل زنان
ہوئی راضی بر رضائی کبریا | سونپ کر کار اپنا در دست قضا

فخرج مسلم بسیفه یقاتلهم فاتاه محمد ابن الاشعث بالا
مان فجاء به الی عبید الله فضرب عنقه والقی جثته الی
الناس وصلب هانیاً وکان ذلک لثلث خلون من
ذی الحجة سنة ستین من الهجرة وقتل عبید الله
محمداً وابراهیم بنی مسلم ایضا معه

نکلی لیکر تیغ با صد برق و زرق | لڑ رہی اون اشقیا پر مثل برق
جس طرف تھا حملہ مسلم کا پڑا | سیکڑوں کا سر نظر آیا پڑا
ایک کی دو کردی اور دو کی چار | خون کا دریا بہایا ایکبار
کشتوں کی پشتے لگا دی ہر طرف | ہاتھ اوٹھا جس طرف اولٹی صف کی صف
پہر تو وہی مایوس ہو جاتی تہی | بہاگی ساری جنگ کے میدان سی
دیکھا مسلم کی شجاعت کا جو حال | اوس گروہ اشقیا نی پس کمال
حضرت مسلم کو دہوکی سی وہان | دی محمد ابن اشعث نی امان
لیگیا پہر جانب ابن زیاد | ابن اشعث شیر بخت و نامراد
اوس شقی نی سر لیا گردن سی دور | لاش کہنچوایا لوگوں کی حضور
اور ہانی کو بہی سولی دیدیا | کچہہ نہ لایا دل مین خوف کبریا

اور تھے مسلم کی بیٹی خوش خرام　　ہے براہیم و محمد ان کا نام

قتل کر ڈالا انہیں بھی ہای حیف　　انکو بھی زندہ نہ چھوڑا وای حیف

واقعہ یہ ساٹھہ ہجری میں ہوا　　تیسرے تھی ماہ ذی الحجہ کی لکہا

روایت

کہتے ہیں راوی کہ جسدم کوتوال　　اور ابن اشعث خسران مآل

ساٹھہ تن سے پہنچے جا طوعہ کے گہر　　اور گہیرا اوس کا گہر از روی شر

تو ہیں مسلم تن تنہا نکل　　دست قبضہ سو کی ائے بر محل

اور کیا ہنگامہ جنگ و ستیز　　گرم اب تھے نمایاں رستخیز

دیکہ جولان اسپ کو میدان میں　　سیکڑوں بیجان کئے ایک آن میں

جس طرف جاتی تھے گہوڑا کر کے تیز　　ہاتہی سے تھے اشقیا راہ گریز

جس طرف کو تیغ کہر تی تھے علم　　لاکہوں پہ جاتی پڑے تھے سر قلم

غیب سے ہونے لگی جب مار مار　　جنگ کا میدان ہوا سب لالہ زار

جنگ کے میدان سے ظالم بہاگ کر　　ڈرتی تھے اور کہتے تھے باہم دگر

دم کی دم میں کیا قیامت آگئے　　چہیڑ کر اسکو یہ شامت آگئے

کیا کریں کچھ نکہ سمجھیں کیا ہے علاج　　ہم ہیں نے ایک طرفہ تر خلجان میں آج

سامنے آتا نہا کوئی عدو　　صاف میدان وغا تہا جا بسو

ابن اشعث نی یہ دلمین کر خیال　　بچنا تیغ ہاشمی سے ہے محال

ابن اشعث نے یہہ دلین کر خیال ۔ بیجا تیغ ہاشمی سے ہے محال
پیش آکر قوت تدبیر سے ۔ کر سکے اظہار ایمان تزویر سے
باز رکہا جنگ سے مسلم کو ہا ۔ باز رکہا جنگ سے مسلم کو ہان
ساتھہ لیکر ہونچا پیش ابن زیاد ۔ ابن اشعث با مراد و بد نہاد
اور قبل از ہونچے مسلم کے آپ ۔ جا کہا دربانون سے اوسنے شتاب
اور دیا یون حکم مسلم جب کہ آ ۔ ہوویں دروازہ مین داخل ہے ابا
اوس کا تن سے کیجیو تم سر جدا ۔ زینہار اسمین نکرنا تم خطا
آخرش اعوان و یار ابن زیاد ۔ حسب ایما منتظر تہے بد نہاد
کہ اتنے مین مسلم نا گہان ۔ گذری اوس جا تہی دغا جسجا نہان
کر سکے یورش اون لعینون نے تبر ۔ لاش پہکوائی جدا کر تن سے سر

روایت

کہتے ہین جب مسلم نیکو نہاد ۔ ہو گئے داخل القصر ابن زیاد
اوسکی تہی تسبیح اور تہلیل کا ۔ شغل دل سے حضرت مسلم کو تہا

ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین

اور جاری تہا زبان پر یہہ کلام ۔ درمیان ما و قوم ما تمام
امجد اکر فیصلہ انصاف کا ۔ تو ہی بہتر کرنیوالا فیصلہ
وقت شربت شہادت کا پیا ۔ حضرت مسلم نے از دست جفا
بعد ازان لیکر ان مسلم کو تیغ ۔ نیزہ بختون نے کیا قتل ہی دریغ
اور ہانی ابن عروہ کو دیا ۔ کہینچ ہو لئے پر لقب ظلم و جفا
اور ان مظلومون کے نیزہ پہ سر ۔ رکہہ کے کوفی ہین پہرا تے دربدر

جو تکرار تہا اونہون نے سب کیا
اسطرح کا رنج مسلم کو دیا

وہی ہوے حضرت کو راہی ہو شہید
اور رہے کوفی یہان ہوکر پلید

اون سبہون نے دین و ایمان کہو دیا
حال پر شیطان بہی اونکے رو دیا

دین و دنیا کچہہ نہ آیا اونکے ہاتھہ
لیگئے ظلم و ستم کو اپنی ساتھہ

اسمین ہے ذکر حبیب المطلب مسلم کے
کوفے کو یکسے شبیر چلی ہی سامان

ہوتی اب ظاہر ہے وہ داستان
جسسے گریان ہنسنکے ہین کون و مکان

ہے وہ قصہ حضرت شبیر کا
جلوہ ظاہر جس سے ہو تقدیر کا

کارخانہ ہین خدا کے کچہہ عجیب
ایک کو کرتا ہے وہ اپنا حبیب

دوسرے کو کرتا ہے ملعون و خوار
اور مردود و لئیم و سوگوار

ایک کو دیتا ہے ملک و تاج و تخت
دوسرے کو کر دیکہہ تیرہ بخت

اسکو دیکہا ہے یہ ایک ہی بار یاد
دو دنیا اوسکا تن سلطنت خوش صفات

کر خیال آوے کسیکو اسطرف
تہا خدا اس معرکہ مین کسطرف

اسطرح سے ہو شک اوسکا تو کر
کر خدا بیٹہا تہا اوسدن عدل پر

صبر سے دیکہیان ظلم ظالمان
تولتا تہا عدل کے میزان مین ہان

یون بیان کرتا ہے راوی سعید
حضرت مسلم ہوے جسدن شہید

وفی ذلک الیوم خرج الحسین من مکة الی الکوفة وقیل کان خروجه یوم الترویة

بس اوسیدن کی ہے یا صد اسف
چل پڑے شبیر کوفہ کی طرف

یعنی ہشتم ماہ چلی شاہ دین
تہی یہ ذی الحجہ اوسدن آٹہوین

وکان سبب خروجه ان مسلم بن عقیل قد کتب الیه یا حسین فاقدم

صد مظلومان وظالم ظالمان | تولتا تھا عدل کی میزان میں ہاں

یوں بیان کرتا ہے راوی سعید | حضرت مسلم ہوئے جس دن شہید

وَفِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ خَرَجَ الْحُسَيْنُ مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْكُوفَةِ وَقَبْلُ كَانَ خُرُوجُهُ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ

پس اوسی دن مکے سے با عز و شرف | چل پڑے شبیر کوفے کی طرف

بعض اسیروں میں چلے جب شاہ دیں | تھی یہ ذی الحجہ کی اوس دن آٹھویں

وَكَانَ سَبَبُ خُرُوجِهِ اَنَّ مُسْلِمَ بْنَ عَقِيلٍ قَدْ كَتَبَ اِلَيْهِ يَسْتَقْدِمُهُ

اور سبب تھا آپ کے یہ کوچ کا | آپ کو مسلم نے یوں نامہ لکھا

جب میں پہنچا کوفہ میں حسب المطالب | حاضر آئے اہل کوفہ کے سب

اور روسائے شہر کوفہ کے تمام | کہتے ہیں خدمت میں ہم کیا خاص و عام

کہہ چکے جادر ارادت کی بدوش | سب اطاعت میں ہیں حلقہ بگوش

یہاں تلک اے بادشاہ نامدار | اہل کوفہ زیادہ از چالیس ہزار

دائرہ بیعت میں آکر سب کے سب | ملتجی اسبات کے ہیں ہر دو اب

لائیں گر تشریف شاہ ذی شرف | مکے سے اس شہر کوفہ کی طرف

آپکی خدمت سے ہوویں فیضیاب | تا در مقصود ہوویں دستیاب

اس لیے اے مقتدای حق شناس | آپکی خدمت میں ہے یہ التماس

عرض کرتا ہی یہی مسلم نحیف ‌ ‌ لائی کوفہ مین تشریف شریف

سب کے آپکے ہین سب انتظار ‌ ‌ اور وظیفہ ہی یہی لیل و نہار

جسطرح ہو آپ یہان تشریف لائیو ‌ ‌ عاشقونکو بندہ ہجرت سی چھڑائیو

دیکھکر مضمون نامہ سفری ‌ ‌ آپنی کی طیاری چلنی کی کری

فتجهز بالخروج ومنعه ابن عباس وابن عمر وجابر وابو سعيد الخدري وابو واقد الليثي فلم يمتنع منهم فقال اني سمعت ابي يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول ان كبشا تستحل به مكة فلا اكون انا ذلك الكبش

حکم خط مسلم کا آیا جب سامنے ‌ ‌ آپنی طیاری تب چلنی کی کی

آئی مانع اس سفر سی بو سعید ‌ ‌ اور عبد اللہ و جابر بہی مزید

ابن عباس ابو واقد بہی ‌ ‌ مشورت چلنی کی حضرت کو نہ دی

سب کسی کا بہی نہ مانا بس کہا ‌ ‌ اور فرمانی لگی سنلو ذرا

اپنی والد سے یہی ہی مین سنا ‌ ‌ یون کہا کرتی تہی اکثر پیا

ہم سنا ہی از خیر الانام ‌ ‌ آپ یون فرماتی تہی ای نیکنام

ایک دنبہ کی سبب تحقیق ہان ‌ ‌ کعبہ کی بیحرمتی ہو گی کہان

سو وہ دنبہ ہا ہون نہین مین بی بہان ‌ ‌ اس لئی مین اس جگہ رہتا نہین

روایت

کہتی ہیں یوں راویان پاک کیش | جب کہ حضرت کو سفر آیا یہ پیش
اہل مکہ جو کہ تھے حاضر وہان | آئے مانع اس سفر سے بیگمان
ابن عباس آپ سے کہنے لگے | اے حسین ابن علی کیا تم چلے
اہل کوفہ ہیں تمامی بیوفا | کچھ نہیں آئیگا انسے جز دغا
آپ کوفے کیطرف مت جائیے | قول پر اونکی یقین مت لائیے
مجھکو ابتک بھی نہیں معلوم کیا | باپ بھائی سے تیرے کیا کیا کیا
گر نہیں کہنے پہ میرے کچھ خیال | ساتھ مت لے اپنے تو اہل و عیال
مجھکو آتا ہے یہ خطرہ خواہ مخواہ | تا مبادا آفت اور گھر ہو تباہ
اور ہوں تیری زنان کودکان | دست اعدا میں سفید امکشان
اور یاد ہیں مجھکو عثمان کی مثال | بار بار آتا ہے مجھکو یہ خیال
انکا خبث باطنی سبکو عیان | درمیان دختران و ہم زنان
جب سکینہ بھی جو [illegible] | تب تو عبد اللہ [illegible]
چشم پرنم ہوکے کی آہ و فغان | رو رو کی افسوس کے باتیں بیان
اور لگی وہ رونے [illegible] | اور حبیب اپنے کہکر زار زار
ایسے ہی ابن عمر نے بھی کہا | اے حسین ابن علی مرتضی
اہل کوفہ کی جو ہیں قول و قرار | کیجئے اونکا نہ ہرگز اعتبار

بو سعید اور ہم ابو واقد لی آ　　اور جابر نے بھی ایسا ہی کہا

اور بھی اسکے تھے مانع بار بار　　جو سفر کا دیکھی تھا آمادہ کار

القرض بہ اصرار سبھی ناصحین　　حد سے جب گذرا تو بولی شاہ دین

سب سے سنا ہیں پاپی ہی سی سنا　　از حبیب اللہ سے یعنے مصطفےٰ

کشتہ ہو ایک مینڈھا بیت اللہ میں　　ہو ہتک جس سے کہ عز و جاہ میں

میں نہیں چاہتا وہی مینڈھا ہون　　پھر ہی باعث آدمی حرمت میں ضد

ہی ہے یہ احوال ای جان عیان　　ترجمہ طبری صواعق میں بیان

اور مصداق اس حدیث پاک کا　　قتل عبد اللہ سے ظاہر ہوا

گرچہ جور و ظلم سے واقع ہوا　　کشتہ خون ابن زبیر باوفا

پر ہم کعبہ کا ہوا اسمیں ہتک　　اسلئے شبیر نے لی رہ تنک

کعبہ کا رکھا ادب پیش نگاہ　　اور نہایت احتیاط و عز و جاہ

اور نہ چاہا قتل در بیت الحرام　　تھا سبب سو جانے ملت کا تمام

اس طرح ہی اک سوال ای خوش شعار　　مکہ کی سب تھے جو کہ اصحاب کبار

جیسے عبد اللہ و جابر بوسعید　　ابن عباس ابن عمر رشید

باوجود اسلئے کہ تھی اونکو خبر　　اس وقوع واقعہ سے پیشتر

کیون نہ ہمراہ جناب شہ ہوئے شرف　　آل بیت اللہ سی لونکی طرف

صرف انھون نے کی اکتفا منع پر　　نیز نہ پائی ہی ساتھ میں اونکی کمر

ہی جواب اسکا یہی کچھ شک نہیں / پر تہا معلوم اور انکو یقین

وہ یہی تہا کا سفر جسمین کہ ہو / مقتضائے [illegible] تہا کا ہو ہو

جبکہ قتل ان کا [illegible] ہے / باوجود اظہار و مظنون وسلے

ساتھ ہو شبیر کی آئی نہیں / پر ہوئی تیغ وجہ انکی [illegible]

اونکو ہرگز یہہ نہین معلوم تہا / ہی یہی سال وقوع واقعہ

پس جو عذر ان پر دیا جاوے قرار / وہ ہے جانب دوسرے فرقہ کی گزشتہ

روایت

کہتے ہیں لیکر بیاسی آدمی / کربی کوفے چلے سبط نبی

اور وہ ہمراہ تہے ساتہ انکے نام / انکی گہروالی اور خادم غلام

وَسَارَ مَعَ اثْنَيْنِ وَثَمَانِيْنَ نَفْسًا مِنْ اَهْلِ بَيْتِهِ وَشِيْعَتِهِ وَمَوَالِيْهِ فَسَمِعَ فِيْ اَثْنَاءِ الطَّرِيْقِ بِقَتْلِ مُسْلِمٍ وَتَفَرُّقِ جَمَاعَتِهِمْ عَنْهُ مَا اَلْجَمَهُمْ فَقَالَ بَنُوْا عَقِيْلٍ وَاللّٰهِ لَا نَرْجِعُ حَتّٰى نُصِيْبَ ثَارَنَا اَوْ نُقْتَلَ فَقَالَ الْحُسَيْنُ لَا خَيْرَ فِي الْحَيٰوةِ بَعْدَكُمْ

اور چلے ابن امیر المومنین / اپنی ہمراہ لی بیاسے آدمین

تھی غلام و خادم و گہر والی سب / حضرت شبیر کے وہ باادب

درمیان راہ پہونچی یہہ خبر / قتل مسلم ہو گئی از دست شر

بَیْنَ الْمَاءِ وَبَیْنَ الْحُسَیْنِ وَاَصْحَابِهٖ وَکَانَ الْکُلُّ اِلٰی رَاجِعِیْنَ لِقِتَالِهٖ کَاللُّیُوْثِ وَالْبُعُوْثِ

اور عمر سنیر سے بی اعضا | فوج لیکر ساتھہ لڑائی کو چلا
دس ہمیشن ابن زیاد بے حیا | فوج لشکر بھیجتا یہانتک رہا
ہوگئی پیادہ جماہم اور سوار | پاس ابن سعد کی بائیس ہزار
سنئے بہیجے اسقدر پیادہ سوار | ہوگیا انبوہ باہر از شمار
اور محرم کی تہی اوسدن ساتوین | کربلا مین پہونچکر از ردی کین
مرہم فوج یزید بد صفات | اوتری آ برساحل بحر فرات
اور حایل وہ تمامی ہوگئے | درمیان آب اور شبیر کے
اور عمرا عمر اکثر تھے | آپہی لشکر آلی تھے وہی
خط جنہون نی بہیجی تہی تر و بر | اور ہوئی سبقت تہی جو شبیر سے
ہر طرف سی گھیر دریا کا کنار | پانی حضرت کا کیا بند ایکبار
الامان یارو ہوالی امام | اہلبیت ساقی کوثر تمام
ہوگئی محتاج ازپی یکقطرہ آب | ہوگئی نار عطش سے دل کباب
دیکھہ یہہ حالت یزید ابن حصیر | تہا یہہ حر از لشکر ابن اسیر
کہتے ہین باشندہ تہا یہہ ان کا | تہا مطیع ابن علی ذی شان کا
بیقرار و مضطر و دل بستہ ہو | تشنگی سے جان بلب اور خستہ ہو

یا آپ کہا پہرا ... پہرہ ... م [illegible]

ور خدا سے کر مجہہ سے حیا — ہین نواسہ ہون رسول اللہ کا

پہلون اور پچہلون کا جو ہوگا شفیع — ہوش کر آ باز از فعل شنیع

رحم کر پہر نہ کر اسمین خلاف — ہین یہہ سب تیری خطا کردون معاف

سنکے ابن سعد یہہ قول صواب — کچہہ نبولا اس سخن کے در جواب

شقاوت مین اپنی اوسنی کر کلام — دشمنون پر حجت ایک ایک کے تمام

روایت

یون ہی راوی کہتی ہین بالاتفاق — جب کہ فوج ابن سعد پر نفاق

درمیان آب و فوج دین پناہ — شہ کے روسی ہوئے آ سد راہ

تب حسین ابن علی نے یون لکہا — ابن سعد پر جفا کو بر ملا

ای سزا در جہنم بے وقار — ایک تین امرون سی تو کر اختیار

یا مجہے دی چہوڑ او خانہ خراب — تا سوی مکہ ہون مین راہی شتاب

یا اجازت دی کہ تا مین اے شقی — اور جانب کو چلا جاؤن ابہی

یا مجہی تو بہیجدے پیش یزید — ظلم مت کر مجہہ پہ تو اتنا شدید

ابن سعد پر جفا نی پڑہ شتاب — یون لکہا ابن علی کو پس جواب

آب یہان ٹہرے ابہی حسب المراد — تا لکہون یہہ حال با ابن زیاد

جو عبید اللہ کو تاہاہا یہہ حال — ہو کے برہم اوسنے باعقدہ کمال

گر کرے ابن علی بیعت قبول / تو ہے بہتر اور یہی ہے اب حصول

ورنہ نہیں تو اوسکو کر سکے قتل دخو / ساتھیوں کو اوسکی تو کر دیجیو مار

چاہیے تجھکو مناسب ہے بحال / گر کہے انکا ہے یہ جنگ و قتال

اسمیں گر ہوویگا کچھ تجھسے قصور / دوسرے عامل مقرر ہو ضرور

بھیجا جب یہ نامہ ابن زیاد / پاس ابن سعد کے پر از فساد

سنکے اوسنے دم اوسی صف آراستہ / اور لشکر کو کیا پیراستہ

اور کہا یہ اے حسین نامدار / یعنی چاہا کہ یہ دل میں ہے شمار

یہ کہ تو کر لیوے بیعت بیریا / تا انہوں میں خونریزی کیجے مبتلا

نے سر انجام اسکا پیہر گر ہوا / جنگ پر آمادہ اب ہونا پڑا

روایت

بعض راوی یوں کہے کرتے ہیں بیان / اہلبیت مصطفی اب بیکران

اہلبیت سی گذری تشنگی جب بیشمار / اور رہی دن سات یوں ہی بیقرار

تب امام پاک نے لاچار ہو / بھیجا کہلا کہ اے ابن سعد کو

سخت ستم گر اسقدر اے ابن سعد / دیکھیگا اس کا مزا اسکی بعد

ظلم مت کر حق کا تجھپر ہو عتاب / ظلم سے ہوگا ترا خانہ خراب

ظلم سے باز آ تو اے ناحق گزین / ظلم اتنا تیرا زیبا ہے نہیں

تیرے حق میں ہی بہتر ہے رسم / مجھ سے کہنا ہوں میں حق کے قسم

اور جب اوتری وہان حضرت امام | پوچھا کیا ہی اس جگہہ کا کیہی نام

بولی وہ سب اسکو کہین ہین کربلا | اب یولی بلکہ ہی کرب و بلا

اوتری پہر سب لوک اور رکہا اوتار | تہا جو کچہہ ہمراہ ہین حضرت کی بار

اور حر بہی روبرو وہان آپڑا | جس جگہہ حضرت کا تہا خیمہ کہڑا

اسمین ہی ذکر کہ تیسری دن شب
کربلا سی چلی پہر وقت سحر دیکہا وہان

ہین عجب کچہہ کاروبار لایزال | کچہہ نہین معلوم ہوتا اوسکا حال

کار کرنا جو اوسی منظور ہو | دم مین کردی شمع مین جون نور ہو

جسکو چاہی دم مین وہ کردی خراب | دم زنی کی رکہتا ہی کون اسمین تاب

دوستونکو وہ کری چاہی ذلیل | دشمنونکو وہ کری چاہی خلیل

ذات ہی اوسکی ہر اک شی سی غنی | کون کرسکتا ہی اسجا دم زنی

وہ جو کچہہ چاہی کری مختار ہے | اوسکی آگی ہر کوئی لاچار ہے

منشی تقدیر جو کچہہ لکہہ چکا | بال بہر ہو فرق اوسمین ذکر کیا

وہ ہی ہوتا ہی بلا ریب و ریا | لکہہ چکا جو منشی قدر و قضا

بیش و کم ہووی نہ اوس سی زینہار | گرچہ عالم سر سے پا ہو بار بار

ترجمہ مین ہی یہ طبری کی لکہا | اور بہی اکثر کتابون مین دلا

کربلا مین شاہ مین پہونچی جسدم آ | حر نی راہ خیرخواہی سے لیا

اور عبید اللہ نے بھیجی ہے فوج / پہونچتی ہے اب اسیرِ مثل موج

آنکھوں میں چھوڑا ہوں اسکو ہی / تم چلے جاؤ جہاں چاہو ابھی

کوچ ہوا لیکن شبا شب یا امام / دیکھنے پائے نہ کوئی خاص و عام

حسب کہنی حر کی حضرت ساتھ ہو / آگے روز پہر تک رہے وقت سحر

آپنے دیکھا یہ طرفہ ماجرا / سب وہی پہر سرزمین کربلا

بس نکیچہ چاہا ہو اس شبیر کا / وہ ہوا جو تھا لکھا تقدیر کا

روایت

کہتے ہیں یوں راویاں نے اتفاق / یہ پڑا اس بات میں اتفاق

کہ ہر اک شب اسپ چلتی تھی امام / صبح کو پہر دیکھتی تھی اوسی مقام

پہر تو پہونچا اوس جگہ تک کارکام / مارتی تھی گرچہ اونٹوں امام

لیک اپنی جا سے وہ ہلتی نہ تھے / کوہ کی مانند بس چلتی نہ تھے

آپ نے پہر حسب مرضی خدا / چار و نا چار اوس جگہ ڈیرہ کیا

ہیچ جنگا گاڑتے تھے شاہ دین / اوس جگہ سے خون نکلتا تھا وہیں

اور لکڑی جس شجر ہی لیتی تھی / خون کی پرنالہ اوس سے بہتی تھی

دیکھ کر یہ ماجرا شبیر نے / یوں کہا اب خواہش تقدیر کی

لا پہنسا یا مجکو یہاں اکبار گے / کیا کروں ہے بندگی لاچار کے

اب کہیں یہاں سے جا سکتا نہیں / ہے مری مشہدے یہی ہی سرزمین

ملک ری اور اوسکی ہم ضلاع کا / تہا وہ حاکم اور سند بہی رکہتا تہا

یعنے حاکم تہا وہ ری کا سند اوس کا / اوسکے رکہتا تہا سند بہی اپنی پاس

بہیجا لکہکر کربلا کو پہر وہ ان / بی توقف لیکی تو فوج کثیر ان

کر حسین ابن علی سی جا کی جنگ / تا مطیع اپنی ہو شہ کا بی درنگ

فاستعفى من خروجه الى قتال الحسين

سو عمر نی اسمین کی پہلو تہی / اتنی کی شبیر کی خواہش نہ کی

فقال له ابن زياد اما ان تخرج واما ان تعيد علينا كتابنا بتوليتك الرى واعمالها وتقعد فى بيتك فاختار ولاية الرى

تب عبید اللہ نی کہہ بہیجا اوسی / یا تو جا لڑنیکو یا تو پہیر دے

اور سند ہمکو جو ہمنی تجکو دی / ملک ری اور اوسکی ہم اضلاع بہی

بیٹہہ رہ تو اپنی گہر مین کرکی عار / کی حکومت ری کی اوسنی اختیار

آہ اوس دنیای دون کو ایکبار / دین بہی کی جان و دلسی اختیار

بیچ کر دین کو بحرص دنیوی / ہیچ کی وہ ہیچ وبال آخرت سے

اور نہ کی انکار ری کی کام سی / آخرت مین رہتا تا آرام سے

وطلع الى قتال الحسين بالعساكر فما زال ابن زياد يجهز بعوثه الى ان تجمع عند عمر ابن سعد اثنان وعشرون الفا ما بين فارس وراجل فنزلوا شاطئ الفرات وحالوا

پانی ہیں وی چھوڑیں جاؤں چلا
جانب شہر مسلمانان تا

بولا وہ ملعون بیایمان بی بلا
ہم نہ چھوڑیں اور دیں پانی ہمیں

تا زبان حجت کی تم ہم سی بند
تکو ایک قطرہ نہ دیویں کچھ بھو

کتوں اور خوکوں کو دیویں سب ہم
تمکو رکہیں پیاسے بیتاب ہم

روایت

کہتی ہیں جب لشکر ابن سعد کا
آکر کوفہ کے کنارے سے آپڑا

دشمنوں نے بند پانی کر دیا
از برای اہلبیت مصطفی

کر دیا جب اہلکین پے بند آب
اور رہی پیاسے سبھی ناری تاب

تب بلاچاری ہوئے تیار سب
کہود لیویں تا کہ چاہ ایکبار سب

کہودی شترہا نہیں سر چند چاہ
پانی نکلا پر نہ ایک قطرہ بھی آہ

اہلبیت اور جتنی تہی انعام دیار
تشنگی سی جان تھی لب بیشمار

تالو انکا تنگ ہوا تہا خشک آب
تہی کسکو بات کرنیکی نہ تاب

کرتا تہا ہر یک شتابی سے کلام
اور تیمم سے نماز صبح و شام

یعنی کرلی تہی تیمم سے ادا
سب نماز پنج وقتی حسرتا

گذری جب بیتا قیامت سی تمام
بہنان و یار و طفلان امام

تب تو ہو لاچار با اضطراب
تشنگی کی آگ سی ہو دل کباب

بھیجا پانی کی لئے عباس کو
کہدیا لاؤ جسکی پاس ہو

کرکے باہم مشورت یوں اہل کین / آئی ہو کر وہ دڑی ہر سو سی لعین
کوئی خنجر چھوڑتا تھا کوئی تیر / مبتلا تھی بیچ مین ابن امیر
ایک نے آ ہاتھ مارا تیغ کا / ہو گیا اک ہاتھ مونڈھی سی جدا
مشک رکھی دوش ثانی پہ پلٹ / اک شقی نی اوسکو بھی غصہ سی جھپٹ
کاٹ ڈالا تب پکڑ کر دانت سی / پانیکا مشکیزہ حضرت لیچلے
دوسری سنی تیر مارا یہ محل / مشک سے پانی گیا سارا نکل
خالی جس دم ہوگئی پانی سی مشک / یون لگی فرمانی لا آنکھون مین اشک
اب سوائی آب خنجر وا نصیب / ہمکو پانیکا نہو قطرہ نصیب
ہے یون ہی مرضی ربّ العالمین / غم نہین اب اسکا کچھ چارا نہین
زخم جو آئی تھی تن پر بیشمار / گھر مین آکر گر پڑی گھوڑی سی زار
روح نی رستہ لیا فردوس کا / رہگئی روتی ہوئی سب اقربا

روایت

اور بعضی یون روایت کرتی ہین / پر ز درد دل حکایت کرتی ہین
خیمہ ابن علی مرتضے / ایستادہ تھا بہ دشت کربلا
کوئی شخص اجنبی حضرت کے پاس / حاضر آیا دیکھا حضرت کو اداس
ہین تلاوت مین قرآن کی زار زار / اور ہین آنکھو سی اپنی اشکبار
عرض کی اوسنی کہ یا حضرت امام / اسطرح وارد ہوئی ہو اس مقام

ایک کو رکہی مرض مین مبتلا | ایک کو عشق و طرب مین دیا

ایک کو دی کبر و نخوت مین سرور | ایک کو دی انکسار یمین شعور

وہ نہی ہستی کی ہی لایق جلال | گوش جان اور چشم دلسی کرخیال

قدرت حق کا ہو لمعہ بیحجاب | سب پہ تا جلوہ فزا جون آفتاب

سرور دین سبط خیر الانبیا | یعنی شبیر ابن بنت مصطفی

کیسی پیاری تہی رسول اللہ کی | دیکہتی تہی الفت و ضیا ہی

کہتی تہی انکہون تیلی کی مثال | اتنا نہین تہا نظر اکدم ملال

مبتلا ہی دست اعدا او نکو کریا | دی مصیبت پر مصیبت کسقدر

اور کیہی کیسی دی کرب و بلا | ذکر کیا آفات و الم مین مبتلا

الغرض شبیر ایک تاکیدی | نیند اہلبیت مین مصروف تہی

یک بیک سب ابن سعد پر چڑہا | فوج لیکر آ مقابل ہو گیا

اور لی دست ستم مین تیغ تیز | ہو گیا آمادہ جنگ و ستیز

فلما تیقن ان القوم قاتلوه امر اصحابه فاحتفروا حفرة شبيهة بالخندق حول العسكر وجعلوا لها جهة واحدة يكون القتال منها وركب عسكر ابن سعد لعنه الله فقربوا بالحسين وتزحفوا واقتتلوا

جب ہوا شبیر کو اسکا یقین | اب لڑینگی ہی تمامی اہل کین

اپنی یارونکو دیا یون حکم تب — کھود و کھائی مثل خندق ایک اب
سب ایا سنتی فورًا ایکبار — چار سوی لشکر کی خندق کی تیار
اور کیا صرف اوسمین ایک راه — تا نکل اوسی بقوم رو سیاه
کرکے جنگ اونکو بھون کردگار — کھینچین زیر بار تیغ آبدار
لشکر ابن سعد کا ہو کر سوار — آیا ہو خونخوار لینی کارزار
لشکر شبیر کو زغہ کیا — کر دیا آغاز جنگ و قتل کا
اور ہر اک جا سی وہ لائی ہجوم — فتنہ و شر کی اوٹہائی ایک دہوم
اور ہوئی درپی بنای کین — کی ستم از حد ابائی سین
اور گھیرا خیمہ گاہ اہلبیت — اور روا رکھا نہ پاس اہلبیت
اور کیا تنگ آنکو بی انتہا — مردمان لشکر اعدائی آ
گرم کر ہنگامہ جنگ و قتال — ہو گیا خونریز یک بال
یہ نہ خطرہ دلمین وہ لائی لعین — ہی پیمبر کی یہ آل طاہرین

ذکر ہی آیا مقابل عمر ابن سعد
جنگ شبیر کو ظلم کی لی فوج گران

اب سنو احوال تم شبیر کا — پیش آیا مقتضا تقدیر کا
اس وقعہ کا ہوا آغاز جب — تہی محرم کی دہم تاریخ تب
کر عمر نی فوج کو آراستہ — جنگ کا میدان کیا پیراستہ

وَاَصْحَابِہٖ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ اِلٰی اَنْ قُتِلَ مِنْھُمْ مَا نَیِّفٌ عَلٰی خَمْسِیْنَ رَجُلًا فَعِنْدَ ذٰلِكَ صَاحَ الْحُسَیْنُ اَمَا مِنْ مُغِیْثٍ یُغِیْثُنَا لِوَجْهِ اللّٰهِ اَمَا مِنْ ذَابٍّ یَذُبُّ عَنْ حَرَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

اور لگی ہونی شہید ایکبارگی — آگی گہروالی اور سپاہی سبہی
بعد یک دیگر زیادہ از پچاس — ہو گئی اونمین شہید و قتل ناس
پہر تو چلا اوٹہی بس حضرت حسین — ظلم اعدا سی نہین ہی مجکو چین
کیا کوئی فریادرس ہی پہونچی جو — از برائی حق میری فریاد کو
ہی بچا سینو الا جو اسوقت آ — اہلبیت مصطفا کوئی بچا
ہی کوئی غمخوار جو لیوی بچا — پارہ دل کو نبی کی لی بچا
ہی کوئی مونس جو آپہدم اگر — نور چشم مرتضا کی لی خبر
ہی کوئی ایسی مصیبت مین جو آ — فاطمہ کی پیار کو لیوی بچا
تہا فقط یہہ استغاثہ شک نہین — از پئی اتمام حجت بالیقین
تا ہویدا ہو کہ اب اسلام پر — دعوی رکہتا جو جو ہی اسلام پر
اپنی ہمراہی مین اونمین سی نیک — کون ہوتا ہی مصیبت کا شریک
جب نہ آئی کوئی جانب سی صدا — ہر طرف تب دیکہہ ابن مصطفا
ہو مخاطب آپ اپنی ذات سی — در جواب خود یہہ فرمانی لگی

سامنے جو آیا اہل کین سے — خاک پر ٹپکا اوتھا گرزین سے
تہا نہ بجلی کیطرح اکجا قرار — شرق مین کہ غرب مین تیغے بار بار
جنگ کی میدان مین سب حیران ہو گئے — ساری دشمن نا امید از جان ہوئے
چشم خیرہ ہوگئی تکبیر سے — سیکڑن میدان مین ہی مر رہے
جا پڑا جس طرف لی خنجر بکف — دشمنان دین سے اولتی صف بصف
جب ہوئی چارو طرف سے بار بار — جنگ کی میدان سے لگی سبنی فرار
کرتعاقب دور تک اکثر کو مار — لایا قوت سی تہہ تیغ قضا
اور بقیہ سے نہ لن آشام کین — جسطرف کو تہہ اوٹھا بہا گی لعین
صاف میدان کر دیا ایک آن مین — رہ گئی تنہا کہڑے میدان مین
دیر تک آیا نہ کوئی جنگ پیش — دیکہا تلوار وسی تن ریش ریش
تہا ارادہ زخم کی تدبیر کا — دوڑ گئی سب ہو کر فراہم شقی
تیر و خنجر وہ لگے سب مارنے — دمی نہ فرصت دار پیکان وار
پہلے ہی سے تہے زخمون پر بی شمار — اور زخمون کی سبب کیا تہی سنبہار
ہو گیا قبضہ دن کا سر سے — گر پڑی گہوڑی سی فرش خاک پر
راہ حق مین جان بحق تسلیم کی — اور حر کا بہائی بیٹا یار سب ہی
دشمنون سی لڑکی سب مردانہ وار — ہو گئی سب شبیر پر سب جان نثار

فالتحم القتال حتی قتل اصحاب الحسین باسرہم و ولدہ

واخوته وبنوا عمه وبقي وحده وبارز بنفسه وسيفه مصلتا في يده لم يزل يقاتل ويقتل من برز اليه حتى قتل منهم الكثيرة فاثخنته الجراحات والسهام تاتيه من كل جانب

پھر لڑائی خوب ہی باہم ہوئی — یہانتلک ماری گئی سب یار بے
بھائی بیٹی اور چچیری بھائی سب — رہگئی بس شبیر تنہا ہی غضب
پھر مقابل آئی خود اشرار بے — ہاتھ مین تلوار تیغ تنگی لے
پھر کیا بہاتک ہم جنگ قتال — سیکڑون ماری گئے خسران مال
بس کیا زخمون نی انکو چور چور — اور برسی تیر ان پر دیکھ دور دور
انکے ہمراہیان جو یار غار — ہو چکے جب پائی حضرت بیشمار
اور جا کر آئی نہ غیر از حسین کس — از عزیزان قریب وہم نفس
تب لگے فرمانی شاہ کربلا — آگئی نوبت میری ہی اب سرتا
سنکے یہ بھائی بھتیجے انکے — عاجزی سی عرض یون کرنی لگے
جبتلک ہی کوئی ہمسے دیر پا — آپ جائین جنگ کو ہی ذکر کیا
ہم رہے کہ ہم سب ہونگی ہوا امام — ہم لڑین اون تیرہ بختو نسی تمام
اور کرین قربان اپنا نقد جان — انکے سر پر جو تنی سی بکمان

لب یہ قاسم کی شہادتکا جو گذرا انکو ر
پہٹ گئے دل آگیا اشکو مین ہو کی مژگان

الوداع ای جان بابا الوداع — حفظ حق مین تجکو سونپا الوداع

الوداع ای راحت دل الوداع — حق کرے حل تیری مشکل الوداع

الوداع ای نور چشم جان ہمیر — الوداع ای راحت دل بریان ہمیر

الوداع ای مرہم ریشن جگر — الوداع اے پارۂ خونین جگر

الوداع ای راحت جان پدر — جاؤ حق دیگا تمہین فتح و ظفر

ہوکے رخصت جب علی اکبر چلے — گھر مین سبکو نیم بسمل کر چلے

ملکے سب سے چشم گریان زار زار — پہونچے میدان مین برائے کارزار

قطع کر جبت کو پہنچے خود جمین — جسطرح آتا ہے دریا موج مین

اور ماری آدمی سو جان سے — پھر مکان پر آئے ہٹ میدان سے

تشنگی کی کی شکایت باپ سے — کیجئے تدبیر کچھ ہو آپ سے

گر ملے پانی مجھے ایک بوند بھر — ان لبھونسی تجھو چھوڑون الکشمد

یون کہا بابا نے کر حقسی دعا — ہوکے مایوس آئی سوئی اشقیا

کرکے حملہ دشمنون پر ایکبار — بھیجی دو سو کس سوی دار البوار

حملہ تا نے مین بہر بھیجی بجاس — بھاگے سب چارو طرف ہو بیحواس

ایک نے اک برچھی شفا — دار رضوان کی طرف رخصت کیا

دل تڑپنی لگا کہنت کرکی گلا نالون سی

ہوا اصغر کی شہادت کا بیان

ہے روایت جب علی اصغر کو لی — حضرت شبیر پانی پر گئے

شہ ارادہ لی اوسی پانی پلائیں — پیاس سے تکلیف تہی اونکو بہت

ہر طرف تہی قوم بد گرد ایستہ — مارنے تیر لگے اکبار سب

اسقدر تیر اوپر برسوتی گیا — جسم سب حضرت کا زخمی ہو گیا

اک علی اصغر کی تیر آ لگا — دم کی دم مین کام آخر ہو گیا

روح نے فردوس کا رستہ لیا — ہاتہہ مین حضرت کی لاشہ رہ گیا

چشم گریان لاشہ اصغر کو لی — حضرت شبیر پانی سی پہرے

کہتے تہے رو رو کی ای نور نظر — پانی کے بدلی پیا خون جگر

روتی روتی سینہ بہگیا اشکو نکا تار — بہگیا دل اور جگر سو خون ہوار

ذکر ہی حضرت شبیر کی سو لائق جنگ علی اوسط کو نہ جانیدیا سوئی میدان

کہتے ہین جب ہو چکی اکبر شہید — تب ہوا آمادہ علی اوسط سعید

ہو مسلح نیزہ و شمشیر سے — عرض کی آ حضرت شبیر سے

بخشی مجکو اجازت دلمین ہے — مارون مین اعدا کو جا یا مجکو دی

اور دکہلاؤن مین زور حسب کے — تا رہی دلمین نہ کچھہ حسرت بہری

تیغ بازی جا کرون میدان مین — قتل اعدا کا کرون اک آن مین

یون لگے فرمانی شاہ کربلا — ای میری فرزند دلکی مدعا

ای میری آرام جان و راحت راج
ای میری لخت جگر دل کے فتوح

ای میری باغ تمنا کی شجر
ای میری نخل تمنا کے ثمر

ای میری شمع شبستان مراد
ای میری ورد چمنستان مراد

ای میری جان بدن اور دل کی قوت
ای میری معقول جی لا یموت

ای میری راہ صفا کی ہمسفر
دیدہ مقصود کے نور نظر

ای میری خود دیدہ جان کی یادگار
ای میری نام و نشان کے یادگار

ای میری جد و ابا کی جانشین
یادگار رحمت اللعالمین

ای میری گنجینہ دل کے شب چراغ
اپنی غم کا دی نہ میری دل پہ داغ

تو رسول اللہ کا ہے یادگار
باقی از آل عبا نامدار

آہ گر تو بھی ہوا اب قتل ہو
کلمہ احمد کے قطع نسل ہو

اور رسالت کا شجر اے بیخ و بن
سجدی سرکندہ تمامی بی سخن

رہ کر اب تک تجھ ہی باقی حساب
دشمنوں سی لڑنا ست بی اضطراب

میری بھیجا ای میرے نور نظر
صبر سے اور شکر سے کرنا گذر

جام صبا کی تحمل کیجیو نوش
کر سپہ دو اوپرہ گوش ہوش

قتل جب بہائی تجہی ہو حضرت تمام آپہ اون شہد اون سی ہو تب جنگ تمان

ای عزیز دا اب ستودہ حال تم
بس کے غم میں سبہی پامال تم

دیکھنے سینے کی جو لائق نہتہا
اپنا جہارہی ادسی سننا پڑا

یہہ مصیبت دیکھکر ارض و فلک ہلتے تھے اور رو رہی تھی جن و ملک
روتا تھا ہر ایک وان زار زار خنجر غم سی دل و سینہ فگار
کون تھا اوسدم جو وان گریان نہ تھا آگ مین تھا اس غم کی دل بریان تھا
کربلا کی ساری ہلتی تھی زمین رو رہی تھی سب ملائک عرش برین
ہاتھ مل مل یہ سخن کہتی تھی سب یہہ مصیبت پر مصیبت ہی غضب

روایت

کہتے ہین یون راویان خوش بیان لشکر شبیر سے اک نوجوان
ہو مسلح نکلا گھوڑی پر سوار ہاتھ مین لٹکائے تیغ آبدار
ہو چکا تھا پہلے باپ اسکا شہید ماسی رخصت ہو مثال درعیا
پہونچا میدان مین شہسوار اور چاہی دشمنوں سی کارزار
اور کھڑی ہو کر کی اونسی ایک سو یہہ پڑے اشعار اونکی روبرو
أميري حسين ونعم الأمير سرور فؤاد البشير النذير
ہی حسین ابن علی میرا امیر راحت قلبی بشیر ہم نذیر
علی وبی فاطمہ والدہ فهل تعلمون له من نظیر
فاطمہ کا اور علی کا ہی پسر ثانی اوسکا ہی نہین کوئی بشر
له طلعة مثل شمس الضحى له غرة مثل بدر منیر
ہی وہ طلعت مین گویا شمس الضحی اور غرہ مین ہی جون بدر الدجی

ہو گیا ان ایکا زخموں سی چور | زیست کی ہونی لگی آثار دور
جب کہ اس سے ہی ہوا حاصل نہ کار | تب یہ حیلہ اپنے دل میں ایکبار

واقبل الشمر ذو الجوشن لعنه الله في كتيبة فحال بينه وبين
رحله وحرمه فصاح الحسين ويحكم يا شيعة الشيطان
انا الذي اقاتلكم فما لكم تتعرضون لحرمي فان النساء لم
تقاتلكم فقال الشمر لاصحابه كفوا عن النساء فافصلوا
الرجل في نفسه فمالوا بالسهام والرماح حتى سقط
على الارض متشحطا وجد رأسه لقرب من نحره
فلم يقدر على قطع رأسه
فنزل خولي بن يزيد لعنه الله فقطع
رأسه

سمر ذی الجوشن سگو بی نابکار | سامنی حضرت کی آیا ہو سوار
فوج کالی ساتھ اپنی ازدحام | لشکر اوسکی ارشاد سی تمام
درمیان خیمہ و شبیر کے | اور حرم کی درمیان حائل ہوے
حضرت شبیر للکار کر | یوں لگی فرمانے نعرہ مار کر
ای گروہ شیطان کی تم ہو خراب | تم سی میں لڑتا ہوں دو تم اسکا جواب
تمکو گھر والوں سی کیا کام ہان | تم سی کچھ لڑتے نہیں ہیں بیبیان

چھوڑ مت آل عبا سی ایک فرد
مارنا جن جنگی اونسی فرد فرد

ظلم کے تعجیل سے ہے اوسکی ضرور
اب تو کہدی اسمین کیا ہے قصور

تب وہیں دس بارہ حاضر ہو شتاب
شمر سی کہنی لگا کہا پیچ و تاب

بھیجدی توان سبہونکو اوکی پاس
وہ جو کچہ چاہی کری ناحق شناس

ابن سعد اور شمر نی پہر یون بلا
مردمان فوج سی اسنے کہا

گہوڑی دوڑا و تن شبیر پر
تا ہو کچلا استخوان و جسم و سر

بیس کس آکر اونہونسی بی ادب
گہوڑی دوڑانی لگے ہی ہی غضب

کر دیا گہوڑون کی سم سی سقدر
پایمال استخوان جسم و سر

ٹوٹ کر ساری بدنکی استخوان
ہو گئی سب ریزہ ریزہ الامان

اور نیزہ پر سر شبیر کا
پہ بشیر اونکو دیکر کہا

الیسی ہی پشت عبید اللہ تم
جاد سنکر دیکہنا و سی نہ کم

اور زنان اہلبیت مصطفا
اور علی ابن حسین بیمار تہا

جو وہان موجود تہی غمگین و زار
اونہونپر سی لیے پردہ کر اونکو سوار

کوفہ کی جانب روانہ کر دیا
آہ وا ویلا وا ریغا حسرتا

روایت

کربلا مین ایکدن ہی یہ خبر
ابن سعد یعنی عمر لی تہہ کر

کر اہتا ہی کشتی ایک جا
کر دی مدفون بدشت کربلا

اور رہی وان ہی پڑی افتادہ تن
لاشہ شبیر و دیگر ہمرہان

الغرض ہوکر فراہم ایکبار
مردم غاضریہ لی چشم زار

اور لیں لاش حسین مرتضا
دفن ایک ہی قبر مین کی بیرہا

اور جو تہی دیگر بنی ہاشم اونہین
رکہا اسکو پہلوی شبیر مین

اور جو تہی باقی شہید کربلا
اون سبہو نکو ایک جاپہ دفن کیا

ہی فرات اک بحر کوفہ مین رواں
اوسکے ساحل پر ہے یہہ غاضریان

روایت

جعفر صادق امام اصدق
کہتے ہیں اسطرح با صدق و صفا

یہہ کہ تہا جسدن ہوا قتل امام
رکہتا تہا اوسدن مین بہی قیام

اپنی کانون سے سنی مینی صدا
کوئی رو رو کر یہہ کہتا تہا پڑا

یا الٰہی مجہہ کو عفو عطا
بخشدی جو کچہہ کہ کی مینی خطا

پہر یہہ کہتا تہا تو بخشیگا نہین
جانتا ہون مین کچہہ اسمین شک نہین

بار بار اسکی ہی تہا بر زبان
گہ توقع گاہ یاس اور گہہ فغان

چند بار ایسا ہی جو مینی سنا
وہان سی اوٹھکر پاس اوسکی مین گیا

دیکہا مینی رو رہا ہے اک سوگوار
مضطر و گریان نہایت زار زار

مینی پوچہا کس لیے گریان ہی تو
مضطر و بیجان و دل بریان ہے تو

پہر نہین ہی جائی نا امیدی و یاس
کہا اسنے یون جو ہی مجکو ہراس

کاٹ ڈالی ہاتہہ تونی ای جہول — تو ڈرا حق سی نہ کی شرم رسول

کیا تو دنیا مین رہیگا بالدوام — کیا نہ آویگا تجہی روز قیام

کیا رہیگا عیش و عشرت مین ہمیشہ — کیا بہولا یا حق کو ای ناپاک کیش

کیا نہ جاویگا شقی در گور تو — کیا قیامت مین دیکہی شور تو

بس مین بس آواز دہشتناک سی — ہل گیا بیہوش ہو کر خاک سی

جبکہ آیا ہوش مین مین بیچ خانہ — تن بدن مین میری اک لرزہ پڑا

چاہا باہر جاؤن اسجا سی ابہی — لیک پانے نے علتی کی یاری ندی

مین بصد دشواری حیلہ کری — باہر آیا دیکہا مینی اوس گہڑی

ہی زبس فوج ملایک کا ورود — اور بچہا ہی فرش نوری بانمود

کہ تمام اوس نور مین عالم ہی غرق — اور ملک گرد اوسکی ہین بازیبا و برق

اور ملا شبیر کے تن پر گلاب — زعفران و مشک و عنبر مشکناب

اور آئی آدم و حوا و نوح — اور رسول اللہ مقبول سبوح

اور تن شبیر لے لی در کنار — ہین تمامی مضطر و گریان زار

بعد اسکی آئین پہر خیر النسا — اور آئی حیدر خیبر کشا

اور تہا جاری زبان پر یہ سخن — کسنے مارا تجکو ای دلبند

کون بیرحمی سی آیا پیش — کسنے یہ سوچا یا تہی وہ لا

بعد ازان حضرت علی نی یون کہا — ہاتہہ میری کسنی کاٹی

ابن علی وعثمان ابن علی ومحمد ابن علی وعبد الله ابن
علی وجعفر ابن علی وثلثة من ولد الحسن اخیه القاسم
ابن الحسن وعبد الله الحسن وعمر ابن الحسن وقیل ابو بکر
ابن الحسن وقتل معه ابناه علی الاکبر فانه قاتل
بین یدی ابیه حتی قتل شهیدا وعبد الله قتل صغیرا
بکربلاء جاءه سهم شقی وهو فی حجر ابیه فقتله وقتل
معه محمد وعون ابناء عبد الله ابن جعفر وعبد الله
وعبد الرحمن وجعفر بنی عقیل ابن ابی طالب وهؤلاء
مع الحسین ستة عشر رجلا او سبعة عشر رجلا من
خیار هؤلاء آل رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم
قد استشهد یومئذ

اب شمار ایک ایک کی کرتا ہے عبد | آپکی ہمراہ جو تھی ہیں شہید
پانچ بیٹے مرتضیٰ کے ہیں تھے | تھی حقیقی پانچون بھائی آپکے
جعفر و عباس عثمان ذی وقار | اور عبد اللہ محمد کر شمار
چار تھی حضرت حسن کی پسر | قاسم عبد اللہ ابو بکر و عمر
اور حسن تھی آپکی بھائی جنکی | جنکی یہ چارون پسر یکجا تھی
دو پسر خود حضرت شبیر کی | اک علی اکبر جدا اسی لڑکا

سامنے اپنے پدر کے وہ شہید
دوسرے عبداللہ بیٹے اُنکے
گود میں تھے اپنے بابا کے وہاں
بیٹے جعفر کے جو عبداللہ تھے
اک محمد دوسرے کا عون نام
اور عقیل ابن ابیطالب کے بھی
عبدالرحمان جعفر عبداللہ کے
یہ بھی سولہ تھے یا تھے ستر کس
ایک ہی دن میں ہوئے ہیں یہ شہید
اور او سیدان اور بھی مارے گئے
ہے جو کچھ اولاد میں سب اختلاف
[illegible] المنصور [illegible] کا پسر
حضرت شبیر کے تھی بیبیاں
ایک علی اصغر اکبر دوسرا
تھے یہ دو فرزند ان شبیر کے
ابن اعثم کی مسائل میں لکھا
نام اوس چھوٹے کا عبداللہ تھا

بس لڑی یہاں تک ہوئی آخر شہید
کربلا میں یہ بھی سب ہے مارے گئے
اُنکا تیر ایک شقی کا ناگہاں
اونکی بھی دو بیٹی وہاں ہمراہ تھے
سب یہی آئے کام ہمراہ امام
تھی پسر تین ہمرہ ابن علی
کی شہادت دیکھی جانب در راہ کے
زاہلبیت مصطفے اے نکتہ رس
ہمرہ شبیر از ظلم یزید تھا
آل و انصار و مہاجر بھی وہ تھے
حضرت شبیر کی سن اوسکو صاف
نقل کرتا اسطرح ہے رکھہ خبر
تین لڑکے اور دو تھی لڑکیاں
تیسرے کا نام جعفر ہے لکھا تھا
اک سکینہ فاطمہ تھی دوسرے
چار لڑکے دو تھی لڑکی لی بتیا
الٰہی رب العالمین اُنکا ہے

اور محب الدین ابو العباس کا
لڑکیاں تہی تین اور چہہ تہی پسر
ایک علی اوسط محمد دوسرا
اور علی اصغر کو بعضے با ادب
بعض زین العابدین کو خوش نہاد
اور محمد اور ہم جعفر کا حال
پائے ہو شاید وفات ای ذی فروغ
صرف زین العابدین باقی رہے
برکت اولاد میں یہہ جتنے وے
ہے مکاتب مصنف میں بیان
کربلا میں انکی جب حضرت امام
ایک علی اوسط کہ سب اونکی تہین
لیک تہے اوسوقت بدن بس بیمار
شش پسر تہا ئے علی اکبر کا حال
کربلا میں انکی اپنے باپ کے
تیسرے کے نام میں ہے اختلاف
بعض اصغر کہتے ہیں پاکیزہ ہے

یہ ان ذخایر عقبے میں ہے لکہا گیا
نام انکا یہہ لکہا ہے یاد کر
ور زینب وحسنت شاہ کربلا
کہتے زین العابدین کا ہی لقب
کرتے ہیں اسم علی اوسط ہی یاد
سے نہیں معلوم ہے اسمیں یہہ بیان
آدن سبہون نے پیش از سن بلوغ
کربلا کی جنگ میں جو بچ رہے
پہر ہے عالم اور رہے تا حشر ہے
وہ ہیں شاہ عبد العزیز خوش زبان
تین لڑکے ساتہہ تہے سن اونکا نام
یاد رکہہ کہتے تہے زین العابدین
شدت بیماری سے زار و نزار
عمر سے گذرے تہے جب بیس سال
دشمنوں کے ہاتہہ سے مارے گئے
کرتا ہون اسطرح اونکا انکشاف
بعض کہتے ہیں کہ عبد اللہ ہے

اور لقب ہین وہ باسیادت
اوسکو ابن خسرو سپہر شجاعان
اور بعلی ہے علی اکبر کی ما
ابن عروہ ابن مسعود شریف
نام ام پور ثالث شیر خوار
تھی عرب سی نسل اوسکی بیخلاف
نام ہی مانکا سکینہ کی رباب
اور وہ ہی ابن عدی بیجاہ و شان
اپنی کل ازواج سی حضرت امام
ایک زوجہ کو کہ نام اوسکا رباب
بلکہ فرمایا ہی اسمین شعر ہے
لَعَمرُکَ اِنَّنی لَاُحِبُّ دارا
اپنی جان کی ہی قسم سن کند یہ بیت
بی نہایت لا تعد وبیحساب
فاطمہ صغرا کی سن اب مانکا نام
رکھتین ہی وہ صبیہ اپنے گھر
ام اسحاق اونکا ہی مشہور نام

دخت سپہر جاہ [illegible]
اور وہ ابن ہرمز نوشیروان
ہے ابی مرہ کی دخت باحیا
تھا زسرداران اولاد ثقیف
ہی نہین معلوم یہہ ہے یادگار
لیک اولاد قضاعہ سی وہ صاف
ہی وہ دخت امرء القیس انجناب
تھا ز اولاد بنو کلب اسکو جان
دوست رکھتی تھی بحد احترام
ہی سکینہ کی وہ ما عالیجناب
سن بگوش جان سی اسکو بھی
تَحِلُّ بِہا سُکَینَۃُ وَالرَّباب
رکھتا ہون از جان دل انکو دوست
بیٹیین جتنا پر سکینہ اور رباب
جو کلان تھی وہ حضرت امام
کربلا مین تھین نہ ہمراہ پدر
تھی حضرت طلحہ کی بنت جو ام

یہہ صحابی اون وسون مین منزل
کہہ چکی ہین جنتی جنکو رسول

حضرت باقر کی تھی عمر اوس زمان
چار سالہ جب تون راویان

کیونکہ تھی پیدا ہوئی ای باخبر
کربلا کی واقعہ سے بیشتر

کربلا کا واقعہ تھا جب ہوا
سن تھی اکسٹھ ہجری سے بیچون و چرا

اور ابی جب کہ باقر در جہان
تب تھی سن ہجرت سے ستاون عیان

آپکی ازواج سے حضرت کی سات
شہربانو دوسری ای نیکذات

ماں تھی اونکی رکھہ یہہ مجہسے یادگار
تیسری سے تھے جو کہ لڑکی شیرخوار

غیر انکی سے نہیں معلوم حال
آپکی ازواج کا ای نونہال

مرگئے تہین وہ سبھی نیکوصفات
پاکہ تہین او سدم تلک سار حیات

جو سوہی جام شہادت پیکی مست
بہرہ مقبول درگاہ الست

کربلا کی جنگ مین تھی چار تن
صرف بیشبہ ز پسران حسن

نام اونکی پہلی قاسم یاد کر
اور عبداللہ و بوبکر و عمر

اور ز پسران علی مرتضا
پانچ کس تھے یا شہید کربلا

جعفر و عباس و عثمان خوش نفس
اور محمد اور عبداللہ بس

روضۂ عباس ابن مرتضا
از مزار ابن خیر الانبیا

ہے جدہ کربلا مین رکھہ خبر
تین یا دو تیر کے پرتاب پر

اور شہیدان جفا دیگر تمام
دفن ہین در روضۂ حضرت امام

اور پسران عقیل نامور
حسب ارشاد حسین مقتول
وے ہوئے سن ساٹھ ہجری مین شہید
اور براہیم و محمد دو پسر
ہر سہ پسران عقیل اے نکتہ رس
عبد رحمن جعفر عبد اللہ سبھے
تھے اخ حیدر سے علے مرتضا
اونکے بیٹے جو کہ عبد اللہ سے تھے
ایک محمد دوسرے کا عون نام
تھے حقیقی بھانجے شبیر کے
کیونکہ ان دونون کے ماتھی بیبیا
جان زینب کو تو از بطن بتول
پس ہوئین زینب حقیقی بیگمان
اور یہ تھین منکوح عبد اللہ سے
اور زین العابدین پورا امام
اور عمر ابن علی کا بھی پسر
اور دیگر اہل زادہ صغر سال

ایک مسلم جو کہ سب سے بیشتر
کوفہ مین مکہ سے پہونچے کہ قبول
دوسرے ذی الحجہ کے بے گفت و شنید
پہونچے رضوان کو ہمراہ پدر
اور عقیل ابن ابی طالب ہین پدر
حضرت مسلم کے تھے تینون اخی
نام اون کا جعفر طیار تھا
دو پسر اونکے بھی وہان ہمراہ تھے
مرتضا کی تھی نواسے لا کلام
یعنے بیٹے آپکے ہمشیر کے
زینب و دختر سے علے مرتضا
اور حضرت فاطمہ بنت رسول
حضرت شبیر کے ہمشیر ہان
تھے سو بیٹی جعفر طیار کے
اور عمر ابن حسن عالی مقام
تھا محمد نام اون کا یا دگر
بند ہون ہین تھی گئی با اتہان

اور سر شبیر کو بھیجے پھر منگا   رکھہ کے سب کے روبرو کہنے لگا
آج دل میرا نہایت خوش ہوا   داغ تھا میرے سب برآیا مدعا
ہنستا تھا اور دیکھتا تھا بار بار   لیکی لکڑی ہاتھہ مین وہ بدکار
سر لب و دندان سرورا مصطفےٰ   مارتا تھا بی ادب ہو بے حیا

روایت

زید بن ارقم صحابی تھے بڑے   اوسکھڑے اوس جلسے مین موجود تھے
دیکھکر بولے کہ اے ابن زیاد   بے ادب اتنا نہو کر عدو داد
دانتون سے شبیر کے لکڑی ہٹا   مار مت یارو گر ہے حیا
بار ہا دیکھا ہے یا اللہ العظیم   مصطفےٰ کو مین نے با لطف عمیم
چومتے تھے ان لب و دندان کو   یاد رکھہ اس بات اور اس شان کو
زید بن ارقم نے یہہ کہہ بعد ازان   پھر جو دیدہ سے کیا تو ہو روان
اور بہت یا پھر دہاڑین مار مار   بہر شبیر الم سے دل فگار
زید بن ارقم کا سنکر یہہ سخن   اور رونا دیکھہ با رنج و محن
بولا وہ لعنت نصیب و نامراد   یعنی بدبخت و شقی ابن زیاد
ہے قسم مجھکو خدا ہے پاک کی   اشک سے پر آب ہین آنکھین تیری
ہوتا تو بوڑھا نہ گر اے بی خرد   مارتا گردن تجھے با رنج و درد
بولا پھر یون زید ارقم اے خبیث   ہین کہون اب تجھسے دیکھہ لے یہہ حدیث

اور وہ کاذب ہے جسنے تجکو دیئے
یہہ امارت پر ضلالت دی ہوئی

وای تیرے حال پر اسے بیحیا
تو نے قتل اولاد احمد کو کیا

اور اہلبیت کو ای بے ادب
یون کیا ہے خوار سو تجہ پر غضب

اور منبر جو ہے صدیقون کے جا
تو کہڑا اوسپر ہے آ کر بیحیا

بولتا ہے ایسے تو کذب و دروغ
تو نہین زنہار پاویگا فروغ

روایت

کہتے ہین سر حضرت شبیر کا
لا عبید اللہ کے آگے رکہا

خون ہوا جاری ہے در و دیوار سے
سب نے دیکہا اپنے چشم زار سے

روایت

کہتے ہین ابن انس سے یہ بیان
قاتل شبیر تہا وہ بدگمان

طالب انعام ہو کر بد نہاد
آیا خوش خوش دل سے پہنچا ابن زیاد

اور یہہ بیتین پڑہین اوسنے پکار
جا یہ تن سے تہا باہر نا ایکبار

املا رکابی فضۃ و ذہبا
فقد قتلت الملک المحجبا

سیم و زر سے میری تو بہر دی رکاب
مین نے قتل ایسا کیا عالیجناب

من صلی القبلتین فی الصبا
قتلت خیر الناس اما و ابا

تجو کہ طفلی مین نمازین پڑہتا تہا
مسجد اقصی و کعبہ مین سدا

قتل ایسے کو کیا ہے دیکہہ مین
جسکے ماں اور باپ خیر الناس ہین

قتل الیسی کو کیا ہے دیکھیئیں / جسکے ما اور باپ خیر الناس ہیں

وخیرہم اذ یذکرون النسبا / فی ارض بنجد و حرما و یثربا

بخد سے لیکر حرم طیبہ تلک / بلکہ کل روی زمین ہر آج تک

جب عبید اللہ نے یہ بیتیں سنیں / یون کہا ہوکر نہایت خشمگین

جو تو ایسا جانتا تہا اسے پلید / کیون کیا پہر تو نے ایسے کو شہید

پہر قسم کہا کر اوسے کہنے لگا / مجہسے تو خواہان ہوں کچہہ خیر کا

بہیجتا ہوں تجہکو ہے اب اسکی پاس / کام کیون ایسا کیا ناحق شناس

پہر دیا یون حکم تم اسکو ابہی / قتل کر ڈالو پہنچو دا اسکو بہی

جب سپاہی عبید اللہ آ / سر کیا جدا دشمن سے جب آ

قتل کا انعام اوسکو مل گیا / جیسے کو تیسا کینے سچ کہا

روایت

ہے روایت جب ہوئے حاضر تمام / قیدیان اہلبیت ذوی الکرام

زوبرو ابن زیاد بد نہاد / یون لگا کہنے شقی دنیا مراد

الحمد للہ الذی آکذب و آکشرب

شکر ہے اوس ذات حق کو بیگمان / دشمنون جسنے دین پہ سختیان

بولیں یون کلثوم اوسکی در جواب / شکر ہے رب کا جو ہی عالیجناب

الحمد للہ الذی اکرمنا بمحمد وطہرنا تطہیرا

سنکے یہہ زینب جواب باصواب
کیا ہی تنگ اسقدر یا تجہہ تمام
پایا یہہ دیوی عقوبت برملا
بات کا عورت کی کب ہی اعتبار
دیکہہ کر پہر سوی زین العابدین
پوچہا ہی کسکا یہہ لڑکا دو بتا
یون لگا کہنی وہ ملعون و شقی
ہین ز نسل فاطمہ خواہان نہین
کر تو ال اوسدم جو وہان موجود تہا
چاہا اوسنے لیکی باہر از مکان
لیکی زینب نے بغل مین ہو کی ڈہال
کیونکہ ہے باقی رہا یہہ ایک کس
ہے یہی محرم ہمارا ای شقی
ز اہلبیت مرسل آخر زمان
کر نبی سی شرم اور حق سی تو ڈر
ظلم اتنا چاہی ہرگز نہین
ظلم کا بیڑا کسی چلتا نہین

بولا یون ابن زیاد پرعتاب
ہے دلیری اور تندی در کلام
سب نے اوس سی تیغ ہو کر بولا کہا
عقل عورت کو نہو ہی زینہار
پہر عبید اللہ نے از روی کین
بولی سب بیٹا یہہ ہے شبیر کا
ہان کرو قتل اس پسر کو تو ابہی
بچ رہی قسم نرینہ سی کہین
حکم یہہ سنکر عبید الہ کا
خون کرون زین العبا کا بیگمان
بولین پہلی اس ہی مجکو مار ڈال
فاطمہ کی نسل سے ہی اور بس
ہے زبان گر تجہہ نے مارا اسکو بہی
ہم بلا محرم رہین جملہ زنان
اتنا اہلبیت پر مت ظلم کر
ظلم ایسی جا نا رہیگا ای لعین
کاہ ظالم ہو سکتا نہین

حسین ہان حاضر تہی سب عطا ہی سلام
یون دیا اوس پر جفائی علم عام

ہان سر شہدا ہی دشت کربلا
قیدیان اہلبیت مصطفا

سب کو لاؤ جلد تر میری حضور
ایک لحظہ کا کرو تم مت قصور

سر شہیدون کی اور اہلبیت
آئی جب ہم رو برو ہوکر طلب

وہ لعین ایک ایک کا سر دیکھکر
پوچھتا تہا ہی یہہ کس صاحب کا سر

شمر لی ہوکر نہایت دل مین خوش
سر کیا شبیر کا لا پیشکش

اور کیا اظہار حال قتل و جنگ
از نہایت افتخار رنگ رنگ

صورت حال اسیران الم
اور سرہای شہیدان ستم

دیکھکر خوش وہ لعین ہوتا تہا پلید
تہی نمایان چہرہ پر فرحت مزید

کربلا کا واقعہ سنکر بگوش
یہہ لگا پڑہنی خوشی سی کر خروش

لیت اشیاخی ببدر شہدوا
اور تہا مشغول مئی جام و سبو

وز کمال اہتزاز و ہم نشاط
پڑہتا تہا کہاتا تہا غذای انبساط

اور دندان و لب شبیر پر
مارتا تہا بید کی لکڑی اشرر

اور کہتا تہا کہ ای ابن نبی
یہہ یقین مجکو نہ تہا زنہار ہی

تا باین عمر یہہ بچی کی تیری
اور خضاب ریش و سر کی ہو بہی

روایت

کہتی ہین جب سر امام پاک کا
لی گئی پیش یزید پر جفا

بیدکی جب ضرب دیکھی برملا / بر لب و دندان سبط مصطفیٰ
اوسنی تب با سر زدست ضبط / اوس شقی سی ہو مخاطب یون کہا
کاٹیو رب تیری ہاتہہ ای روسیاہ / ہی رسول اللہ کی یہہ بوسہ گاہ تو
خوب گستاخی ان لب و دندان کی / بوسہ گاہ احمد ذیشان کی
مارتا ہی لکڑی یون ای بی ادب / ان لب و دندان پہ ہی یہہ غضب
خشمگین ہوکر یزید نابکار / شمر سی بولا یون ایک چیخ مار
صحبت ختم رسولان کا شرف / مجھکو مانع آتا ہی تیری طرف
ورنہ گردن مارتا تجکو ابہی / چھوڑتا ہرگز نہ جیتا تجکو بہی
شمر نی یون کہا کیا خوب ہوا / میری حق مین پاس صحبت کا کیا
مجھسی مارے کی لئی تو ای اشر / ہی لحاظ صحبت خیر البشر
اور تجہہ سی خاص سبط مصطفیٰ / کاندہی پر پہلاتی تہی جنکو سدا
کچہہ لحاظ اس کا نہ آیا زینہار / اونکی سب تہہ ایسا کیا ہی تو نی کار
کاہی کو ایسا کری کوئی بشر / کافرونی صاحب اسلام پر
شمر یہہ کہکر اوس سی پہر شتاب / اوٹہا اوس مجلس سی کہا کر پیچ و تاب

روایت

اور یہہ در مجالس مین لکہا / جبکہ اہلبیت کو حاضر کیا تہہ
تب یزید شور بخت و شمر کا نام / وقت تہا کہانیکا کہاتا تہا طعام

یون لگا کہنی وہ بازین العبا پہونچی تیر کیسی سختی و بلا
اوس سی زین العابدین نے یون کہا پہونچتی ہی حکم حق سی سب بلا

مَا اَصَابَکَ مِن مُصِیبَۃٍ اِلَّا بِاِذنِ اللہ

حکم حق ہووی نہ گر اے بیچیا پہونچی ایک ذرہ نہ سختی و بلا
یہہ مصیبت ہمیہ جو گذری غوی ہی بحکم ایزد رب قوی
کسکو طاقت ہی کہ پہونچے ضرر ہین اوسی کی حکم مین سب نفع و ضرر
سوی زینب دیکہہ کر پہر بیچیا سنکر این وہ یون کہنے لگا
لینی شیر سی منگائی ہین ثمر تجکو دون ہو شوق کہانیکا اگر
فاقہ تہا زینب کو اوس دن تیسرا کچہہ نہ سمجہین اور کہا اوس سی کہ لا
اوس سمیہ دل لی وہین فیصلا او تہا سیر امام پاک کا آگی دہرا
یعنی رکہا تہا پیر زینب کی سر اور کہا اوسنے کہ یہہ ہی لو ثمر
دیکہا جب شبیر کا زینب نی سر ہلکا ہو کر مضطرب دل اور جگر
اور تمامی اہلبیت مصطفا گریہ و زاری سی لیلی حسرتا
رہگئی اپنا کلیجہ تہام کر بیٹہی چپ لاچار حق کی نام پر
وہ شقی ہنستا تہا اونکا دیکہہ حال اور نہ گذرا دلیمہ کچہہ اوسکی خیال
لگی تہی پہر اک سنگدل پلید ہونٹ دندان کو لگا کرنی شہید
ایک غلام اوس بیچیا کا تہا کہرا دیکہہ کر یہہ ماجرا تہرا گیا

اور لگا کہنے کہ ای خسران مآل
یہہ لب و دندان وہ ہین حسن مجتبی حال
کہ رسول اللہ حبیب کبریا
چومتے تہی پیار سی انکو سدا
اسکو سنکر یون لگا کہنے شقی
مجھکو تو ضد اور عداوت تہی ہی
مین اسی ضد سی یہہ لکڑی بیوقر
مارتا ہون ان لب و دندان پر
اوس غلام نیکدم نے جو سنا
حیرت و حسرت سی سر اپنا دہنا
خشمگین ہوکر کے ماری سر پہ تیغ
اور نہ لایا اپنی دلمین کچھہ دریغ
لیک اپنی زندگی سی بچ رہا
زخم تیغ اوس پر نہ کچھہ کاری ہوا
ماری چالیس آدمی پہر بعد ازان
راہ حق مین اپنی بہی دی اپنی جان
ہوگیا شبیر کے سر پر نثار
رحمت حق اوسپہ ہو لیل و نہار

روایت

اور کہتے ہین کہ ایک تاجر یہود
تہا اوسی مجلس مین حاضر با وجود
پوچہا اوسنی دیکھہ سر شبیر کا
ہی یہہ کس کا سر مجہی تو دی بتا
یون یزید پر جفا کہنے لگا
سر یہہ اوسکا ہی تجہی دون مین سنا
یہہ خلیفہ کی مقابل آنکر
یون ارادہ رکہتا تہا با کروفر
اپنی خاطر لون خلافت کا مین تاج
یہہ ہوا جو حال اسکا لاعلاج
بولا تاجر صاحب اس سر کا مگر
کچھہ شرافت رکہتا تہا با صد ہنر
اسطرح جو ای یزید پر جفا
تہی بہری سر مین خلافت کی ہوا

یون یزید سے پوچھا بولا کہ ہان
پوچھا تاجر نے کہ ہی نام اسکا کیا
یون یزید بیجیا بولا یہ حسین
اور علیؑ ابن ابیطالب جو ہیں
مان ہی اسکی فاطمہؑ خیر النساء
فاطمہؑ تہی کسکی دختر یون کہا
پس یہودی بولا یہ سنکر مقال
آپکی ابن نبیؐ کا ہی یہ سر
پس یہودی اسکو سنکر اوس زمان
اوربل دست تاسف یون کہا
میری اور داؤدؑ کی بیچ بے خطا
اور یہودی اب تلک با احترام
اور تمہارا احمدؐ عربی رسول
اس جہانسی کوچ ہی کر گیا
ایلت اوسکی جو ہی ای نابکار
[illegible] لی شفیع
[illegible] کہا سنا

ہی یہی فاطمہؑ [illegible] جہان
اور کیا نام اسکے ہی مان باپکا
نام اس مقتول کا ہی حسن حسینؑ
باپ ہی اس کا وہ ای پاکیزہ لی
یون یہودی بولا یہہ ہی نبی بنا
فاطمہؑ ہی بنت احمدؐ مصطفا
ہوگیا اب مجکو سب معلوم حال
بولا وہ ملعون کہ ہان ابنی ہی یہ سر
ہوگیا انگشت حیرت ور دہان
ای یزید اب سن تو میرا ماجرا
واسطہ ہی بیچ سترہ پشت کا
کرتی ہین تعظیم میری صبح و شام
کل کی ہی یہہ بات ای ظالم جہول
آج تمنی قتل [illegible] کیا ہو
وہ گیا ہی کا [illegible]
[illegible] ہست وا [illegible] ای یزید
یون یزید اس نا [illegible] تیری جدا

کل کو اہی کم بخت کیا دیگا جواب
بہول جاویگا یہہ سب مکر و غرور

پوچہا پہر اوس نی بتا دو بتا
بولی سب اہل بیت ہی جنت بتول

دیکہہ کر پہر سوی زین العابدین
بولی سب نام اسکا ہی زین العبا

وہ شقی بولا کہ ہی یہی بتا
سب اوس ملعون کو دی اون خبر

ہی علی اکبر تو سن پہلی کا نام
عرف مین کہتی ہین زین العابدین

یاد کر اب تیسری لڑکی کا نام
اصغر و اکبر یہہ دو مارے گئے

سید زین العابدین ہین حضور
اسکو ہم لائی یہان کر کی اسیر

رکہتا ہی کچہہ تو ہی اسکی خبر
کہ خلافت کی ہین مسند پر نشست

اور خطبہ بر سر منبر تمام
اسکے بدلی جسکا ہو مجکو عذاب

ہر طرح سی ہو گی مجکو دور دور
یہہ سنی ہی کیا حضرت شاہ کربلا

کہتی ہین کلثوم اوسکو دی قبول
پوچہا پہر لڑکا ہی کسکا دلنشین

بولا حیدر کا پسر شبیر کا
ابن ابن مرتضا مارا گیا

تین ابن مرتضا کی تہی پسر
دوسری ہین یہہ علی اوسط بنام

ان دو نامون کو تو کر دلنشین
کہتی ہین اونکو علی اصغر تمام

اوسط از باعث مرض باقی رہی
تہا یہہ بیمار لیکن حیران بالضرور

شاہ کی لیلاون پر یہہ شور شر
جانتا تہا اسطرح تیسرا پسر

طور پر اپنی کرون سب بندوبست
ہر جگہہ جاری ہو پڑہا میری سی نام

شکر ہی و رحمت رب العباد ۔ کچھ نہ اوسکی دل کے بر آئی مراد
تب علی اوسط نی اوسکو یون کہا ۔ ای یزید بے حیا و پر جفا
پنبۂ غفلت تو کانون سی نکال ۔ اور اسکو بس تو وا نکار کہہ خیال
تو جو کہتا ہی جو کہ ہین منبر سے کہی ۔ ہین ہماری جد و اب کی بابت سے
رکھہ گئے ہین باتیری جد و پدر ۔ بس لئے دعوی ہی تجھکو اسقدر
اور خلافت اور امامت بیگمان ۔ ہی ہماری باپ دادا کی از ان
کہ جنہون نے در رہ رب العباد ۔ تھی حق سے کیا ہی بس جہاد
یا کہ تیری باپ دادا کو ہوا ۔ کرتے تھے جو شرک در راہ خدا
ہونا ہی فیصل یہہ در روز جزا ۔ پاویگا اپنی کئے کے تو سزا
پڑھ کی یہہ آیت کری ختم کلام ۔ از سیعلم الذین تا تمام

وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

[illegible] گے ظالمان معلوم اب ۔ کر او لیتے ہین یہہ کیس کروٹ ہین اب
[illegible] نا خلف نی ایو لا ۔ حکم کارندون کو اپنی یون دیا
جو کہ اہلبیت سی ہین قیدیان ۔ اوتری حبس جا انکو لیجا و وہان
اور تم [illegible] شکا و سر شبیر کا ۔ ہمرہ شہر دمشق اسوقت جا
[illegible] دن لشکار ہا گئے ہین سپہر ۔ ہمرہ شہر دمشق ای با خبر
پھر سر شبیر و آل مصطفے ۔ سوی طلبہ شام سی پہونچا یا م

الغرض پہر شام سی زین العبا
اور لیکر سر شہیدونکی تمام
راہی طلبہ ہوئے زار و نزار
اور یہہ چلنا بہی کچہہ عاری نتہا
اس طرح سی ابن جوزی کا کلام
اور یہہ ہے مذکور اوسجا کہہ تو یاد
اب مسلم تم اوسکو رکہہ کنو دل کا گوش
ہے تعجب کے نہ اسمین جا و بد
جرم گر یہہ اوس سے ہی سرزد ہوا
پہر یزید پلید بہیجا کے گہر سے
مار کر لشکر سے وہ دلمین خوش ہوا
اور اہل بیت کو کر کے سوار
اور سر شبیر کا ہمراہ کر
کچہہ نہین مقصود تہا اس سے مگر
دل مین اوسکے کینہ یہہ ہوتا نہ گر
اقربا کا اوسکی روز جنگ بدر
یعنے اوسکی اقربا دون بدر کے

بی سر شاہ شہید کربلا
با جمیع اہل بیت و دو کرام
با یتیمان و زنان دل فگار
حالۃ بخواری و ذلت سے ذرا
واثۂ اسباب کے اور تمام
جس جگہہ ہے ذکر جور ابن زیاد
اوس کا یہہ مضمون ہی با کینہ و جوش
تہا عبید اللہ مستقل و یزید بد
کچہہ تعجب کے نہین ہی اسمین جا
دیکہہ کر آتا تعجب ہے یہی
پر لب و دندان مصطفٰے
اوستون پیر بی پردگی سی دلفگار
سوی طلبہ بہیجا ذلت سی بہ شام
تہا فضیحت کر ابس مد نظر
اور عداوت جاہلیت کا اثر
کفر کے باعث ہوا تہا خون بہا
کافرون کے ساتہہ جینا ...

تو ہر اک بلبلہ وہ سر کے بی سخن
اور کیا دفن اوسکو وہ جہول
لیکن اوسکے دل مین تہا کینہ بہی
آخرش سب جانب طیبہ چلے
تو وہ ہی نعمان جو تہا ابن بشیر
سو سعادت وا بہی کا خواستگار
پیش آیا وہ بعز و احترام
اہلبیت مصطفیٰ کو اوسنے لا
جبکہ پہونچی یہہ مدینہ مین خبر
آتی ہین سب شام سی لوٹی ہوئے
اور استقبال کو لوگ تمام
دیکہکر ذریت آل عبا
کیا کہون گذرا جو کچہہ از بس ملال
رنج و غم سے ہر کوئی گریان ہوا
یہان تلک روئی کہ دریا بہگیا
ہر کسی کی غم مین ہوکر بیقرار
دیکہہ کر بیعقل اندوہ بکا

کرتا تعظیم اور ہی وثنا سخن
اور انکو لی کرتا با آل رسول
پیش آیا یون جو با آل نبی
اہل بیت مصطفیٰ اب شام مین
تہا لعین مر یزید پر شر بیر
راہ مین با حسن خدمت اور وقار
اور بجالایا اطاعت بہی تمام
شہر طیبہ مین بعرض پہونچا دیا
اہلبیت سید خیر البشر
دوڑی طیبہ سے سبی چہوٹی بڑی
آل و انصار و مہاجر خاص و عام
اک مصیبت کی بلا مین مبتلا
خارج از شرح و بیان ہی اونکا حال
اگ سی غم کے جگر بریان ہوا
اور جگر ہر ایک کا کچہہ رہگیا
پہوڑا دیوار و لسی سرکو بار بار
ملتی تہی اور روتی تہی ارض و سما

گہر تہا اوسدم تہا چشم تر | درد دل سے اس الم کے سربسر
شور و واویلا کا اور آہ و حزین | فرش سے جاتی تہی تا عرش برین
قدسیان عرش بہی تہے زار زار | اس ستم کی تیغ سے ہوکر فگار
اوسگہڑی تہا طرفہ تر ایک ماجرا | ظاہر اتہا فتنہ محشر بپا

روایت

کہتی ہین جو کچہ مصایب کے بلا | گذری ہی روز وفات مصطفا
گذری اوسدن وہ مصیبت جانسوز | با غم و آلام و رنج طیش و سوز
شام سے جبدن کہ آئی تہکر آہ | شہ علیہ ہین زبس حال تباہ
با شہ سید زین العابدین | اور یتیمان و زنان اندوہگین
تہا مدینہ مین بپا شور و شغب | آہ و فریاد کا بپا تہا تنگ کہ سب
دیکہہ اسکو جملہ ارباب دین | تہی بصد درد و الم اندوہگین
اور غم و غصہ سے تہے سارے حزین | جسقدر تہی از کہین و مہین
اور گذرا جب کہ ام سلمہ پر | کیا بین اوس حالت سے ہون تمکو خبر
سب یتیمان و زنان کو بار بار | روتی تہی لیلی بغل مین زار زار
پہا تنگ در روضہ حضرت رسول | ہمرہ ذریت حضرت بتول
پہونچکر زار و حزین حال تباہ | کہتی تہین یون بازبان حال آہ
کہتی تہین لیلی بغل مین باربار | ام سلمہ ہو نہایت بیقرار

اب تو سن حال وقایع کربلا — اور مصائب اہل بیت مصطفیٰ
جسکے لکھنے سی قلم کا دل ہو خون — اور زبان نطق گنگ ہوای سرنگون
اور بیان سی جسکے ہو چشم دوات — بحر جیحون اور سیحون کی صفات
وہ نہین یہہ ذکر ہی عالی ذکا — جسکی احصا مین کرجاوی بسا
بلکہ ہی باہر ز مقیاس قیاس — ہمت تاب بیان ہی بی اساس
اس طرح فرماتے ہین عبد العزیز — سن بگوش جان و دل کر ہی تمیز
یہہ خبر دینا رسول اللہ کا — اس وقوعہ سی ہمارا کا یہہ تھا

واما اخبار النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہذہ الواقعۃ الہائلۃ من جہۃ الوحی بواسطۃ جبرئیل وغیرہ من الملائکۃ فمشہور متواتر

پر رسول اللہ کا دینا خبر — اس وقوعہ ہائلہ سی پیشتر
اس جہت سی تہا کہ جبریل امین — وحی لائی عند باری سی مبین
اور ہی لائی ملائک یہہ خبر — پس تواتر سی وہ ہی مشہور تر

من ذلک ما اخرجہ الطبرانی عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال اخبرنی جبرئیل ان ابنی الحسین یقتل بعدی بارض الطف وجاءنی بہذہ التربۃ فاخبرنی انہا مضجعہ

گرچہ ہین اسمین حدیثین بیشتر — یہہ حدیث اون سب سی ہی مذکور تر
کی روایت اسکو طبرانی نی ہی — عائشہ صدیقہ سی ای نیک پی
یہہ بعینہ دو جہان نی ہی کہا — دی خبر جبریل نے یہہ مجکو آ
یہہ میرا بیٹا حسین باشعور — میری پیچھی مارا جاویگا ضرور
درزمین طف کہ اب مشہور ہے — وہ بنام کربلا ای نیک پے
اور یہہ مٹی دی وہین مجکو لا — مجھسے پھر روح الامین نے یون کہا
لیٹنے کی ہی جگہہ اونکی ہے — میری کہنے مین نہ سمجھو شک کبھی

روایت

وَمِنْهُ مَا أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْحَاكِمُ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَانِي جِبْرَائِيلُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ أُمَّتِي سَتَقْتُلُ ابْنِي هٰذَا يَعْنِي الْحُسَيْنَ وَأَتَانِي بِتُرْبَةٍ مِنْ تُرْبَةٍ حَمْرَاءَ

ہی اسی ہی یہہ خبر ای نیک پے — دی ابوداود اور حاکم نی ہے
ام فضل بنت حارث سی خبر — اسطرح فرماتی ہین خیر البشر
پاس آئی میری جبریل امین — پھر ہوا اسطرح وہ مجھسے مبین
مار ڈالیگی میری امت قریب — اس میری شبیر کو بدنصیب

روایت

واخرج احمد ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
قال لقد دخل علی البیت ملک لم یدخل علی قبلہا
فقال لی ان ابنک ہذا حسین مقتول
وان شئت اریتک من تربۃ الارض التی یقتل
بہا فاخرج [illegible]

پھر روایت احمد حنبل نے کی
اک فرشتہ آیا ایکدن میرے گھر
دیکھکر سوی حسین اوسنے کہا
خاک وہاں کی جسجگہہ پہ قتل ہو
پھر نکالی اوسنے تھوڑی سرخ خاک

[illegible] تھی حضرت
[illegible] آیا تھا اوس سے پیشتر
مارا جائیگا یہہ بیٹا آپ کا
آپ چاہیں تو دکھاوں آپکو
ہو گیا دل میرا اوسکو دیکھ چاک

روایت

واخرج البغوی فی معجمہ من حدیث انس قال استاذن
ملک المطر ربہ ان یزور النبی صلی اللہ علیہ وآلہ و
والنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی بیت ام سلمۃ فقال یا
ام سلمۃ احفظی علینا الباب لا یدخل احد فبینا ہی

فوثب على رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فجعل
رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يلتثمه ويقبله
فقال له الملك أتحبه قال نعم قال إن أمتك ستقتله
وإن شئت أريك المكان الذي يقتل به فأراه فجاء
بسهلة أو تراب أحمر فأخذته أم سلمة فجعلته في ثوبها
قال ثابت كنا نقول إنها كربلاء وأخرجه أيضا
أبو حاتم في صحيحه وفي رواية أحمد في زيادة
المسند قال ثم ناولني كفا من تراب أحمر

ہی حدیثون مین اسکی یہہ لکھا — بغوی کی مجمعین ہی اپنی کہا
گوش دل سی سُن کہ کہتی ہین انس — تھی رسول اللہ کی یار و ہمنفس
یہہ کہ باران کی موکل نی لیا — اذن رب سی ایکدن اسبات کا
مین کرون زیارت رسول اللہ کے — پس اجازت اوس فرشتہ کو ہوئی
حضرت ام سلمہ کی گھر تھی رسول — اوسگھڑی کی اوس فرشتہ نی نزول
ام سلمہ سی کہا رکھنا خبر — کوئی آنے پاوے نہ یہان اوی بشر
تھی یہان دروازہ پر وہ پاسبان — کہ ابھی اتنا ہی کہ ناگہان
حضرت شبیر سبط مصطفا — زور سی داخل ہوئی بس گھر مین آ
جسکی حضرت کی اوپر کود نی — اور بغل مین آپ لیکر چومنی

تب فرشتے نے کہا یا شاہ دین
آپ نے فرمایا اوسکی در جواب
یون فرشتے نے کہا ای ابوالنسب
آپ چاہین تو دکہاؤن وہ خاک
پہر دکہائی اوسکو لاکر ذرے
ام سلمہ نے پہر اوسکو لیلیا
ہم کہا کرتے تہی ثابت نے کہا
اور صحیح مین ابن ابی شیبہ کے
اور امام احمد کے بہی لئے بیان
ہی یہہ موجود رسول ذی شرف
زیادۃ المسندین ہی اس باب
یعنی فرمایا رسول اللہ نے

آپ کر لی پیار مین انکی تہین
ہان مین انکو چاہتا ہون نبیا
مار ڈالی اپ کی امت قریب
یا نبی یہہ آپکا بیٹا کہ جہان
سرخ مٹی پاکہ بالو وہ وری
آپ کی کپڑے مین سے رو دیا
اسکی وہ شاید زمین کربلا
کی روایت ہی ابو حاتم نے بہی
یون کیا ہی زیادۃ المسندین جان
پہر بہجی وہ سرخ مٹی ایک کف
یہہ عبارت جا ہی سہل اور سرا
ایک کف ہی سرخ مٹی لا بہجی

روایت

واخرج الحاکم والبیہقی عن ام الفضل بنت الحارث
قالت دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
یوما بالحسین فوضعتہ فی حجرہ ثم حانت منی
التفاتۃ واذا عینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تہریقان من الدمع فقال اتانی جبرئیل فاخبرنی ان امتی تقتل ابنی ہذا واتانی بتربة من تربة حمراء

اور کیا یہ بھی حاکم نی جان
مین گئی تھی ایکدن حضرت کی پاس
اپنی حسین پاک تن کو رکھدیا
پہر یکایک جو پڑی میری نظر
بہتی ہین آنکہونسی آنسو بیشمار
اور کیون ہی بیقراری اسقدر
دی ہی یہ جبرئیل نے مجھکو خبر
مار ڈالیگی اسی امت میری

ام فضل بنت حارث سی بیان
حضرت شبیر کو لیکر مین ہان
گود مین حضرت کی بیٹہی پیا
دیکہا مینی مصطفی کو چشم تر
مینی پوچہا یا نبی تم کیون زار
تب یہ فرمانی لگی خیر البشر
آہ یہ جو ہی میرا لخت جگر
اور مٹی سرخ وہانکی مجھکو دی

روایت

واخرج ابن راہویہ والبیہقی وابو نعیم عن ام سلمة ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم اضطجع ذات یوم فاستیقظ وہو خاثر النفس وفی یدہ تربة حمراء یقلبہا قلت ما ہذہ التربة یا رسول الله قال اخبرنی

أَخْبَرَنِي جِبْرِئِيلُ أَنَّ هٰذَا يَعْنِي الْحُسَيْنَ يُقْتَلُ بِأَرْضِ الْعِرَاقِ وَهٰذِهِ تُرْبَتُهَا

اور بیان کرتی ہیں ابن راہویہ — ہے یہی ناہر دوم رحمۃ اللہ علیہ
بیہقی اور بونعیم ای جان جہان — ام سلمہ سے یہ کرتی ہیں بیان
سوتی تھی گود میں اکدن مصطفا — دایا صلوا علیہ والثنا
پس ہوئی بیدار حضرت ایکبار — اور تھی آپ اوسگھڑی غمگین وزار
ہاتھ میں تھی سرخ مٹی آپکے — اور اولٹا پلٹا اوسکو کرتی تھی
میں نی پوچھا یا رسول مجتبے — دیکھی انکا ہی یہ مٹی ہی کیا
بولی دی جبرئیل نے مجکو خبر — یہ جو ہی بیٹا میرا نور نظر
قتل ہو بیٹی حسین اندر عراق — اوس زمین پر نام ہی جسکا عراق
اور یہ ہی مٹی وہاں کی سرخ رنگ — جس لئی ہی دل میرا کلفت سے تنگ

روایت

وَأَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ وَأَبُو نُعَيْمٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ مَلَكُ الْمَطَرِ رَبَّهُ أَنْ يَأْتِيَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنَ لَهُ فَدَخَلَ الْحُسَيْنُ فَجَعَلَ يَقَعُ عَلَى مَنْكِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْمَلَكُ أَتُحِبُّهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ

الملك احببه قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم نعم قال
فان امتك تقتله وان شئت اريتك المكان الذي
يقتل فيه فضرب بيده فاراه ترابا احمر فاخذته ام
سلمة فصرته في ثوبها وكنا نسمع انه يقتل بكربلاء

بو نعیم بیہقی نے از انس | یوں روایت کی کہا حضرت نے پس
اوس باران کے فرشتہ نے لیا | آوے تا بیٹھ رسول کبریا
پس خدا سے اذن اوسکو ہو گیا | آیا وہ در خدمت خیر الوریٰ
پھر حسین اس درمیان میں آ لگے | جھومنے حضرت کی سونڈہی پر لگے
اوس فرشتہ نے یہہ پوچھا باوقار | آپ اس لڑکے کو کیا کرتے ہیں پیار
آپ بولے ہاں کہا اوسنے سنیے | مار ڈالیگے اسی امت تیری یہ
اور دکھاؤں آپکو چاہیں اگر | وہ مکان یہہ قتل ہووے جس جا پر
اوسنے پھر ہاتھ اپنا مارا بیدرنگ | آپکو دکھلائی مٹی سرخ رنگ
ام سلمہ نے پھر اوسکو لے لیا | باندہ کر کپڑے میں اوسکو رکھ دیا
ہم سنا کرتے تھے راوی نے کہا | کربلا میں قتل ہو شبیر کا

واخرج ابو نعيم عن ام سلمة رضي الله عنها قالت كان الحسن
والحسين يلعبان في بيتي فنزل جبرئيل فقال يا محمد ان امتك
تقتل ابنك هذا من بعدك واومى الى الحسين واتاه بتربة

وبلاء وقال یا ام سلمة اذا تحولت هذه التربة دما فاعلمی ان ابنی قد قتل فجعلتها فی قارورة

بو نعیم اس طور کرتا ہے بیان — ام سلمہ سی وہ یوں کہتے ہیں تان
گھر میں تھے کھیلتے سبطین تھے — جبرئیل آ کر کے یوں کہنے لگے
یا نبی قتل آپکے امت کرے — آپکی اس بیٹے کو بعد آپ کے
اور اشارت کی طرف شبیر کے — اور تھوڑے سے مٹی لا حضرت کو دیے
سو نگہہ کر حضرت نے یہہ گفتگو — آئی ہی رنج و بلا کی اس میں بو
اور کہا ای ام سلمہ جب کہ ہو — خون یہہ مٹی تو او دم جانیو
کہ ہوا قتل آج ہے میرا — شیشہ میں مٹی رکھہ دیں نبی ادھا
ہو نہ پوشیدہ کسے پر یہہ کلام — ذکر ہے یہہ ام سلمہ سے تمام
جب ہوا قتل حسین ابن نبی — خاک وہ رکھتی ہو گئی خون ہی
اور ہے بعضے روایت میں لکھا — جای لفظ خاک کے سنگریزہ کا
ہے بیان روح الامین نے لا دئے — سنگریزہ مقتل شبیر کے
سنگریزہ وہ رسول اللہ نے لے — ام سلمہ کے حوالہ کر دئے
اور کہا جب ان سی ہو جاوے لہو — قتل ہونا جانیو شبیر کو
ام سلمہ کہتی ہیں میں نے یہہ سوز — دیکھو لا شیشہ کے تئیں عشرہ کے روز
دیکھا جاوے سنگریزوں سے لہو — ہو گیا اس خون سے پر وہ سبو

ام سلمہ سے ہی یہ بھی تذکرا
قتل تھا جس شب ہوا شبیر کا

اپنی کانون سے سنی تھی صدا
اور نہ گوینده نظر ہی پڑا

درد و غم سے ہو نہایت بیقرار
کہتا تھا یہ شعر پر غم بار بار

ایہا القاتلون جہلاً حسینا
ابشروا بالعذاب والتنکیل

ای کشندان حسین مرتضا
مژده ہو تمکو عذاب نار کا

اور ہوئی مژده نبرد گران
بس ہوئی جہل و نادانی عیان

لعنتم علی لسان داؤد
و موسی وصاحب الانجیل

تم ہوئی ملعون ای قوم قبیح
بر زبان موسی و داؤد و مسیح

اخرج ابن عساکر عن شہاب ابن عمر ابن الحسن قال کنا مع الحسین بنہر کربلاء فنظر الی شمر ذی الجوشن وقال صدق اللہ ورسولہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کانی انظر الی کلب ابقع یلغ فی دم اہل بیتی وکان شمر ابرص

اور کیا ابن عساکر نے بیان
روی ہی حضرت حسن سے بیگمان

نام ہی انکا محمد بے سخن
تھی عمر کے بیٹے وه ابن حسن

یون اونہون نے داستان مذکور کی
ایکدن ہم ساتھ تھے شبیر کے

کربلا کی دو تین نہرون کی ادہر
شمر ذی الجوشن کی جانب دیکھکر

یون لگے فرمانے شبیر جلیل | سچا ہی اللہ اور اوسکا رسول
یون رسول اللہ نی فرمایا کلام | مین نی دیکھا یہہ کہ گویا ہن تمام
کربلا مین اہلبیت کے | ڈالتا ہی مونہہ سگ ابلق میری
تھا جو کوڑھی شمر ذی الجوشن لعین | تھی دورنگی اوسمین پیدا بالیقین
یعنے جو شمر لعین مبروص تھا | تھی برص کے داغ تن پر جابجا
اوسمے تھی پیدا دورنگی لاکلام | تھی سگ ابلق سی بس تشبیہ تمام
اور فی الواقع کہ یہہ ملعون پلید | نسبت اورونکی زیادہ تھا پلید
خون اہلبیت مین دلسی ہوا | مخبر صادق نی ہی جیسا کہا

روایت

وَاَخرَجَ ابنُ السَّکَنِ وَالبَغَوِیّ فِی الصَّحَابَۃِ وَابُو نُعَیم مِن طَرِیقِ سُحَیمٍ عَن اَنَسِ ابنِ الحَارِثِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ قَالَ سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُولُ اِنَّ اِبنِی ہٰذَا یُقتَلُ بِاَرضٍ یُقَالُ لَہَا کَربَلَاءُ فَمَن شَہِدَ ذٰلِکَ مِنکُم فَلیَنصُرہُ فَخَرَجَ اَنَسُ ابنُ الحَارِثِ اِلَی کَربَلَاءَ فَقُتِلَ بِہَا مَعَ الحُسَینِ عَلَیہِ السَّلَامُ

یون روایت کرتا ہی ابن سکن | اور بغوی در صحابہ لی سخن
بو نعیم اس طور کرتا ہی بیان | از سحیم راوی صادق بیان

یون انس حارث کی بیٹی نے کہا
ہیں سنے حضرت کو یہ فرماتے سنا

کہ یہ بیٹا قتل ہووے گا مرا
اوس زمین میں نام جس کا کربلا

پس جو کوئی تم سے وہان موجود ہو
اوسکی نصرت خان و دل سے کیجیو

سو انس ہمراہ شاہ کربلا
راہی جنت ہوئے کر جان فدا

بر کسے مخفی و پوشیدہ مباد
کہ این حدیث است از احادیث جیاد

ہر کہ بشنید این کلام با نظام
از زبان مخبر صادق تمام

امتثال معنیش لازم فتاد
بیگمان بر ذمہ اسی پاکزاد

انس لیکن اسپر عمل پہر وفا
تہا انس حارث کی بیٹی نے کیا

روایت

وَأَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ الْحُسَيْنَ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ جِبْرَئِيلُ فِي مَشْرَبَةِ عَائِشَةَ فَقَالَ لَهُ جِبْرَئِيلُ سَتَقْتُلُهُ أُمَّتُكَ وَإِنْ شِئْتَ أَخْبَرْتُكَ بِالْأَرْضِ الَّتِي يُقْتَلُ بِهَا وَأَشَارَ جِبْرَئِيلُ بِيَدِهِ إِلَى الطَّفِّ بِالْعِرَاقِ فَأَخَذَ تُرْبَةً حَمْرَاءَ فَأَرَاهُ إِيَّاهَا وَأَخْرَجَهُ مِنْ طَرِيقٍ آخَرَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ مَوْصُولًا

عبد الرحمان کی ابو سلمہ پسر
ہیں اونہون سی بیہقی نی دی خبر

مصطفے کی پاس جب آئی حسین — رکھتے تھے لقب خیر النسا ئین

عائشہ کی بالاخانہ پر کہ تھے — حضرت جبریل تب بیٹھے ہوئے

پس کہا جبریل نے اکرام سے — قتل اوسکو آپکی امت کرے

اور اگر منظور ہو پاشاہ دین — دون بتا مین اسکی مقتل کی زمین

اور کیا جبریل نے ای باشرف — ہاتھ سے اپنی اشارہ سوی طف

سن بتا طف کا کہ وہ بالاتفاق — قرب کوفہ ایک جگہ ہے در عراق

وہان سے لا جبریل نے پھر پدید رنگ — آپ کو دکھلائی مٹی سرخ رنگ

یہہ حدیث از راہ دیگر بیہقی — کرتے ہین ابو سلمہ سی ذکر ای اخی

اور ہون نے عائشہ سے دی خبر — از رہ موصول ای سنیکو گہر

کہتے ہین موصول اوسکو سن کلام — جس مین ہو وی ذکر سب راوی کا نام

اور راوی اسکی ہین سن بالیقین — عائشہ صدیقہ ام المومنین

یہہ حدیث البتہ ہے موصول ہے — یہان حدیث اول سند منقول ہے

اور حدیث اول سے ہے مرسل مراد — نام راوی ہو نہ جسمین رکہہ تو یاد

غیر ازین حضرت ہی سے دی ہو خبر — مرسل اسکو کہتی ہین ای خوش سیر

روایت

واخرج البیہقی عن الشعبی قال ان ابن عمر قدم المدینة فاخبر ان الحسین قد توجہ الی العراق فلحقہ فی مسیرة

لیلتمسن من الربذة فقال له ان الله تعالی خیر نبیه
بین الدنیا والاخرة فاختار الاخرة ولم یرد الدنیا
وانتم بضعة منه والله لا یلیها احد منکم ابدا وما
صرفها الله عنکم الا للذی هو خیر لکم فارجعوا فابی
فاعتنقه ابن عمر وقال استودعک الله من قتیل

پیچھے شبیر سی دیتا ہی خبر — آئی طیبہ مین کہا ابن عمر
جب خبر پائی حسین باوفاق — جاتی ہین گہر چھوڑ کر سوی عراق
جا ملی ابن عمر شبیر سے — ربذہ تہا وہان سی دو منزل پرے
ربذہ ایک گانو ہی سوی عراق — تین منزل ماذہ سے بے نفاق
پہر یہ بات لائی یون ابن عمر — ای امام باصفا کیجے نظر
اپنی پیغمبر کو حق نی بیشمار — دین و دنیا مین دئی تہی اختیار
پر کیا حضرت نی عقبی کو قبول — اور نہ کی خواہش دنیای فضول
تم جگر ہو مصطفے کی بالیقین — تمکو ملنی کے کبہی دنیا نہین
حق نے دنیا کو الگ تمسی کی — ہی اسی مین بہتری بس لوٹ چلئے
سو ملتجی تہا نہی اہالی تبار — قصد کوفہ کا نہ کیجے زینہار
بس نہ ملتی اور امام آگی چلے — رو دئی تب ابن عمر گل لگ کے
اور کہا ای قتل ہونیوالی آہ — سونپتا ہون تجہکو یا رب الہ

جو کہ شبیر ابن ختم مرسلان ‏ ہو چکی تیر قضا کی تہے نشان

اور گردن کو بحکم حق جہکا ‏ تن دیا تہا در رضاے کبریا

اور تہی وہ جانتی پیش قضا ‏ ہو نہین سکتا ہی کچہہ غیر از رضا

اسلئے یہہ عرضہ عبد اللہ کا ‏ ابن حیدر نی نہ تہا ہرگز سنا

وقت استیداع تہا ابن عمر ‏ ہو کی زار و مضطر و خستہ جگر

ہو زبان لاتی تاسف کا سخن ‏ اور سونپا با خدای ذو المنن

اور نہین وہ جانتی تہی زینہار ‏ کہ یہی ہے وہ سفر پر خوف و خطر

مقتضا قدر و قضا کا ہو ظہور ‏ ورنہ کرتے کب رفاقت مین قصور

بلکہ دیتی ساتہہ وہ شبیر کا ‏ طایر جان کر ہدف نخچیر کا

وجہہ اسمین ہین کئی تو یاد کر ‏ ایک اونمین ہے یہہ از روی خبر

تہا ہمیشہ سی یہہ مسموع ہر طرف ‏ قتل ہوونگی امام ذی شرف

دوسری یہہ ہے کہ تہا پیش نظر ‏ کوفی لا یوفی مثل ہے مشتہر

ہین سراسر اہل کوفہ بے وفا ‏ عہد عہدی نہ لاوین پیش پا

تیسری تہا یہہ سبب اے نیکنام ‏ رکہتی تہی سامان نہ کچہ حضرت امام

پر گمانا یہہ یہی وہ سفر ‏ آئی تحریر ازل پیش نظر

ورنہ از شرف رفاقت آپکو ‏ پہنچے تک ایک سرمو ایک سو

بلکہ دیکر ساتہہ حضرت کا سبہی ‏ کرتی حاصل پس بہا وقت ودای

اور بھی عذر اس سوا ہو گئی خواص | قابل منظور ہی ما لا اختصاص

مثل عبداللہ بن عباس کے | اور عبداللہ خیر الناس کے

اور محمد بن حنیفہ کے مثال | اور سوا انکی ہیں جتنے خوش خصال

اور ثانی جو کہ عبداللہ ہیں | یعنی ابن جعفر ذیجاہ ہیں

اور یہ مثل ابن عباس اہل ولا | اور دیگر اہلبیت مصطفے

باوجود واقفیت بیشمار | وقت عزم کوفہ بس بیگانہ وار

باز رہتی کب رفاقت سی بھلا | ساتھ رہتی تا مقام کربلا

ہی جو آگی ذکر وہ بیشک قلیل | ہے اسی مطلب کے وہ کافی دلیل

روایت

واخرج الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال ما کنا نشک و اهل البیت متوافرون ان الحسین یقتل بالطف

اور یہ روایت کرتا ہی حاکم یہاں | اسطرح عباس کے بیٹی سی ہاں

شک نہی ہمکو ذرا اسبات سے | اور بکثرت اسمیں اہلبیت تھے

کربلا میں قتل ہووینگی حسین | دولت و اولاد کہووینگی حسین

ہی یہ ظاہر ابن عباس سے | اور دیگر اہلبیت اطہر سے

جانتی کرتہ یہی ہی وہ سفر | حکم حسین تھا نا گوار مگر

وقت عزم کوفہ ہمکہ بہی بھلا | کب رفاقت سی وہ ٹہرا تھا جدا

قتل ہو ویگا و لیکن شک نہین
مجہ کو ہوگی کنارے با الیقین

مشت بہر مٹی مجہی بہر خاک کی لا
مجہکو دکہلائی زرنگ سرخ تہا

روایت

واخرج ابو نعیم عن اصبغ ابن نباتہ قال اتینا مع علی رضی اللہ عنہ علی موضع قبر الحسین فقال ههنا مناخ رکابهم وموضع رحالهم ومهراق دمائهم فتیة من آل محمد یقتلون بهذه العرصة تبکی علیهم السماء والارض ٥ ٥ ٥٥٥

اصبغ ابن نباتہ سی بیان
بو نعیم اسطرح لایا برزبان

مقتل شبیر اکرم ذی ہمم
مرتضی کی ساتھہ آئی ہمقدم

حشم شہ یون علی نی کیا کلام
ہی شہید ہونگی یہہ اونتونکا مقام

اور کجاوون کی یہہ رکہنی کی جگہہ
اور یہہ اونکی خون بہنی کی جگہہ

آل محمد انبیا سی نوجوان
رہن گی وہ ماری جاینگی جہان

اوسپہ رو دیگا زمین و آسمان
آہ واللہ ہی یہہ دن لاریب ہان

روایت

واخرج الحاکم وصححہ عن ابن عباس رضی اللہ عنهما قال اوحی اللہ تعالی الی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

إني قتلت بيحيى ابن زكريا سبعين ألفا وإني قاتل بابن بنتك سبعين ألفا وسبعين ألفا

اور روایت کر ای اسمعیلیان ۔ یعنی سی عباس کی کلام کا بیان
اور وحی آئی رسول اللہ کے پاس ۔ اوسکا یہ مضمون ہی ای حق شناس
ماری یحیی کی عوض ستر ہزار ۔ یعنی ای میری حبیب نامدار
اور عوض تیری نواسہ کی دو چند ۔ قتل کرنی جاوین دیگر گزند
جسکے مقتولان اور [illegible] شمار ۔ ہوتی ہین اک لاکھ اور چالیس ہزار
اس جگہ سی عظمت و اکرام وجاہ ۔ کر حساب ختم مرسل پر نگاہ
خون یحیی کی عوض مین در شمار ۔ ماری جاوین صرف اک ستر ہزار
اور عوض خون حسین ارجمند ۔ قتل ہون یحیی کے بدلی سی دو چند
اور مصداق اس خبر کا اولا ۔ واقعہ مختار مین ثابت ہوا
پھر دوبارہ وقت مین عباس کے ۔ جو کہ کہلاتی ہین عباسی و

روایت

واخرج احمد والسهمي عن ابن عباس رضي الله عنهما قال رأيت النبي صلى الله عليه وآله وسلم في النوم ذات يوم بنصف النهار أشعث أغبر بيده قارورة فيها دم فقلت ما هذا قال دم الحسين

وأصحابه لم أزل ألتقطه منذ اليوم فأحصي ذلك الوقت فوجدت قتل ذلك اليوم

اور ابن عباس سے کرتے ہیں ذکر ۔ احمد و ہم بیہقی و پاک سیر

یوں کہا میں نے نبی کو ایک روز ۔ خواب میں دوپہر کو دیکھا بسوز

ہیں غبار آلودہ سب ڈاڑھی کے بال ۔ ہاتھ میں شیشہ پر از خون زلال

وقت استفسار نبی یوں کہا ۔ خون اس شیشہ میں ہے شبیر کا

اور اوسکے ساتھیوں کا ہی یہ خون ۔ صبح سے میں آج اوٹھاتا پھرتا ہوں

کہتے ہیں ابن عباس وہ سے لے ۔ میں نے یاد اوس خواب کی رکھی گھڑی

[illegible] پہر مجھے ۔ کہ حسین ابن نبی مارے گئے

مل گیا فوراً پتا شبیر کا ۔ قتل و شہید ہو گیا شبیر کا

روایت

واخرج الحاكم والبيهقي عن ام سلمة قالت رأيت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في المنام وعلى رأسه ولحيته التراب فقلت ما لك يا رسول الله قال شهدت قتل الحسين آنفا

ام سلمہ سے تو سنو ہی پاک تر ۔ حاکم و ہم بیہقی کرتے ہیں ذکر

میں نے دیکھا ختم مرسل کو بخواب ۔ خاک آلودہ سر و ریش جناب

اور حاضر ہونا حضرت کا بہم
ابن عباس ام سلمہ سی یہان
گر ہوا اس نمط کیا ہی عجب
ہل ہوا شبیر کا گریہ عیان
یعنی جب آواز گریہ کی ہوئی
فاطمہ سی آپنی بیتاب ہو
اسکے زاری ہوئی ہی بیصبری
سانحہ ہو کربلا کا کیا بیان
وقت آدم سی نہ اسدم تک ہوا
اور کبھی ایسے حال ایسا جانگزا
گر نہوتا اس قیامت کا قیام
اور نہوتا خاص دن پر انحصار
اور بہت پڑتا زمین پر آسمان
ٹکڑے ہوا اسدن جگرہای فلک
اور زمین کا ہوتا دامن تار تار
اور برسنا آسمانسی خون نکا
حادثات وقت اور اسکی سنوا

متصل ہستی شبیر پہ رنج و ہم
جیسا ہی اس حال مین مذکور ہان
غم ہی یہہ جانکاہ عالم پر تعب
طفلگی مین انکو ایذا ہی عیان
باعث بیتابی خیر النسا
یون کہا تو مت رلا شبیر کو
باعث ایذا ہی اسکی اضطراب
ہو گیا جس سے کہ تیرہ سب جہان
سطح پر دنیا کی ایسا ماجرا
آنکھون کانونسی نہین دیکھا سنا
منحصر ہر وقت ای عالی مقام
کیا عجب ہوتی قیامت آشکار
درہم و برہم یہہ ہو جاتا جہان
مثل قطرات مطر پڑتی ٹپک
ماہی جیسی کتان پاک اکبار
اور سیہ ہونا جہانکا تا بپا
کر بیان جسکا سبب ہی اکی کیا

روایت

وأخرج البیهقی عن ام حیان قالت یوم قتل الحسین أظلمت علینا ثلاثا ولم یمس منا أحد من زعفرانهم شیئا فجعله علی وجهه إلا احترق ولم یقلب حجر بیت المقدس إلا وجد تحته دم عبیط

احمد ابن الحسین بیہقی نے
سے ابوبکر اونکی کنیت لکھی

ام حیان سی وہ کرتا ہی بیان
کہ ہوا شبیر جسدن قتل ہان

تین دن ہم پر رہا تیرہ جہان
اور ملی جسنے کہ موں پر زعفران

مل کے منہ اوسکا ہوا تاریک تر
زعفران کا اوڑ گیا مطلق اثر

اور جو تھے بیت المقدس کے حجر
اونکے نیچے خون نکلا تازہ تر

کہتی ہیں اوسدن جہاں میں تہا حجر
اوسکی نیچی خون تازہ سرخ تر

روایت

وأخرج البیهقی عن علی ابن مسہر قال حدثتنی جدتی قالت کنت ایام قتل الحسین جاریة شابة فکانت السما ایاما تبکی له

اور علی مسہر سے یہی بیان
بیہقی کرتا روایت ہی بیان

اسطرح کرتا ہے وہ میں نے سنا
اپنی دادی سی اونہوں نے کہا

جب ہوا شبیر کا قتل ہاں
اوس زماں تھی میں لڑکی نوجوان

تا کہ ہو یہ سرخی شفق کی دلیل　　معصیت پر قاتلوں کے ہے بدیل
اور رنگ غصۂ حق کا ظہور　　قاتلوں پر ہو نزول بے قصور

روایت

بعض کہتے ہیں پس شبیر کے　　ساتھ دن تک آسمان رویا کیے
گریہ و زاری کی یہ نوبت ہوئے　　آسمان کی سرخی سے اکبار گی
کہ عمارت اور سبھی دیوار و در　　ہو گئی رنگ لحاف معصفر
اور ستاری ٹوٹتی تھی بار بار　　پڑتی تھی اک دوسری پر بار بار
اور بروز قتل ابن مصطفا　　ایسا برسا خون تازہ از سما
کہ رہا مدت تلک اوسکا نشان　　اور رہی سرخی بھی ویسی ہی عیان
اور جس کسی کا کپڑا کوئی رنگین ہوا　　وہ ضرور پارہ پارہ جبتک ہو گیا
رنگ سرخ اوسکا نہیں زایل ہوا　　دھوتی دھوتی ہر کوئی قایل ہوا

روایت

اور بعضوں نے بیان ہے یوں کیا　　کہ بروز قتل سبط مصطفے
آسمان سے خون برسا اسقدر　　کوچہ و بازار و برزن اور گھر
کوفہ و شام و خراسان جو تھے　　اونسے خون سرخ کے نالے بہے
اور جہاں علی کو جب کہ لا　　لوٹنے دار الامارت میں گیا
سب تمامی از جدار و خانہا　　جا بجا سے تازہ خون جاری ہوا

اور نکلنا خون کا از زیر سنگ — بیت الاقدس مین تمامی سنگ سنگ
اور موںہہ پر احتراق زعفران — یہہ ہے زہری ام حبانسی بیان

روایت

اور راوی نے روایت کی بیان — یہہ کہ روز قتل شاہ انس و جان
ہو گئے بکڑ اکسوف ایماہ جود — ہو گئی انجم فلک پر سب نمود
ایکیا ہر آدمی ایسا گمان — کہ ہوئی قایم قیامت کے نشان
اور یہ ہین آثار کبری ہی تمام — یاد رکہہ اسکو تو اے ماہ تمام
جملہ آثار یہ ہی اور یہہ — آگے جو مذکور ہوتا ہے اسے یہے

روایت

وَاَخرَجَ البیہقیُ عن جمیل ابنِ مرۃ قالَ اَصابُوا ابِلًا فِی عَسکرِ الحُسَینِ یَومَ قُتِلَ فَنحَرُوھَا وطَبخُوھَا فصَارَت مِثلَ العَلقَمِ فمَا استَطاعُوا اَن یُسِیغُوا مِنھَا شَیئًا

از جمیل ابن مرہ سے بیہقی — یون روایت کرتا ہے ان نے کہا
کہ یزیدی اونٹ کتنی لوٹ کی — لشکر ابن علی سے لے گئی
جب پکایا اونکو کہانے کی لئی — وہ تمامی مثل حنظل ہو گئے
اونسی ایک ذرہ کسو [illegible] کہا سکا — [illegible] کوئی لا سکا

روایت

ترجمہ سے ہی صواعق کی یہ نقل	دل لگا کر سن اسے ای پاک عقل
یہہ کہ جاتا تھا یمن سے ہی نفاق	قافلہ پر از ورس سوی عراق
اور ادھی جانب کو جاتا تھا چلا	لشکر ظالم یزید بے حیا
جب ملی آپس مین دونون آ لگے	دو ورس سب کا کہ از خود ہو گئی

روایت

اور بعضے کہتے ہین ای نکتہ رس	قاتلون کی تھی جو لشکر مین ورس
جو ہو بروز قتل ابن مرتضے	ہو گئی سب راکھہ از خود ای ولا
اور شتر بھی تھی کئی جو جا بجا	کیا کہون جو ہو گیا تھا اونکا حال
گوشت اون سب کے کرتے تھے پکا	آگ کی شعلہ نکلتی تھی تمام
پہر تمامی واقعی اوسا تھی	تھے عذاب قاتلون کی واسطے

قاتلون کی لیے جو کہ ہوئین ہی تکلیف ما
اون عذابون کا روایت سے ہوتا بیان

ہے چکا سب کر اون اشعار کا	جس مین حال واقعہ مذکور تہا
اب بیانی ہوتا ہی اونکا بیان	جو ہوئی تعذیب ہر قاتلان

روایت

واخرج ابو نعیم من طریق سفیان عن جدتہ قالت شہد رجلان ان قتل الحسین فاما احدھما فطال ذکر

حتی کان یلقۀ ولما اخر فیستقبل الرؤیۃ بنفسہٖ حتی یاتی علی اخرہا فماتروی

بو نعیم اس طرح کرتا ہی بیاں
انہی دادی سے سنا سفیاں نے کان
کہتی تہی دادی مری حامد سے
جو شریک قتل تہے شبیر کے
پڑہ گیا تہا ایک کا اتنا ذکر
باندہ لیتا تہا کہ جیسے وہ اشتر
دو مشکیں تشنگی سی تہا بیاں
لب پہ جا تا تہا وہ ساری پکہال
تسپہ بہی بجہتی تہی اوسکی پیاس
تہا نہایت تشنگی سی بیحواس
اور اسی طرح سی دیگر قاتلاں
مبتلا ہو کر گئی زیں دارفاں
بس بکرب وسم عذاب بیکمال
دائی کلفتیں با رنج وملال
چاہتا ہی گر خدای مستعان
ہو گا اوسکا خاتمہ بیں سیبیاں
اور باقی از علامات ونشان
ہی جنون کا کریہ بآہ وفغان

روایت

واخرج ابو نعیم عن حبیب ابن ثابت قال سمعت الجنیۃ تنوح علی الحسین وہی تقول شعر

مسح النبی جبینہ فلہ بریق فی الخدود
ابواہ فی علیا قریش وجدہ خیر الجدود

ابو نعیم اس طرح کرتا ہی بیاں
از حبیب ابن ثابت سی بیاں

ہے سنا میں نے ان اشعار سے | روتی ہے جبر حال پر شبیر کی

ہے جبین اوسکی نبی کی بوسہ گاہ | تھی چمک چہرہ اونکی کیا ہی واہ

اوسکے ہیں جان قریش ام پدر | اور نانا اوسکا ہے خیر البشر

روایت

وَأَخْرَجَ أَبُو نُعَيْمٍ مِنْ طَرِيقِ حَبِيبِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا سَمِعْتُ نَوْحَ الْجِنِّ مُنْذُ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَّا اللَّيْلَةَ وَمَا أَرَى ابْنِي إِلَّا قَدْ قُتِلَ يَعْنِي الْحُسَيْنَ فَقَالَتْ لِجَارِيَتِهَا اخْرُجِي فَاسْأَلِي فَأُخْبِرَتْ أَنَّهُ قَدْ قُتِلَ وَأَنَّ الْجِنِّيَّةَ تَنُوحُ شعر

أَلَا يَا عَيْنُ فَانْهَمِلِي بِجُهْدٍ | وَمَنْ يَبْكِي عَلَى الشُّهَدَاءِ بَعْدِي

عَلَى رَهْطٍ تَقُودُهُمُ الْمَنَايَا | إِلَى مُتَجَبِّرٍ فِي مُلْكِ عَبْدٍ

اور حبیب ابن ثابت سے مقال | کرتا ہے یوں بو نعیم خوش خصال

اور حبیب از ام سلمہ اسطرح | کہتا ہے مجھکو سنا اون جسطرح

میں اجنہ کو نہیں روتے سنا | جب سے کی حضرت نے رحلت [illegible]

آج کی شب میں جانا ہے مگر | کہ میرا مارا گیا لخت جگر

پھر اونھوں نے اپنی لونڈی کو کہا | تو نکل کر دیکھ باہر [illegible]

پھر مجھے دی آکے لونڈی نے خبر | کہ ہوا شبیر قتل افسوس ہے

ہے حسینؑ با صفا کو رو رہا — آخر حسن و جمال پر نصیب
یہہ کسی پر ہو نہ ہو نشتر جگر — ذکر اسکا ہو چکا ہی پیشتر
کہہ رہی نوحہ کرنے سی اسجار او — رو رہا اور رہا وہ حسینؑ خوش نہاد
اور نہ وہ ہو جاتی رسم ضلال — تھی وہ وقت جاہلیت کی صدا
عالم اوسکو کہتی ہیں بالکل حرام — اور سمجھے وارد و عجیب تمام

روایت

وَاَخرجَ اَبُو نعيم مِن طريق ابن لهيعة عَن ابي قبيل
قَالَ لَمَّا قُتِلَ الحُسَينُ احتُزَّ رَاسَهُ فَقعدُ فِي
اَوَّلِ مَرحلة يَشربُونَ النَّبيذَ فَخرجَ عليهم قَلَمٌ مِن
حَدِيدٍ فَكَتَبَ سَطرًا بالدم نبعث
اَتَرجُو اُمَّةٌ قَتَلَت حُسَينًا — شَفَاعَةَ جَدِّهِ يَومَ الحِسَابِ

ابو نعیم اسطور دیا ہے خبر — از طریق ابن لہیعہ خوش سیر
اور خبر اوسنے ابی قبیل سے کی — کہ ہوئی جب قتل شبیرؑ نبی
لیچلے سر کاٹ کر شبیرؑ کا — شام کی جانب وہ ظالم لیچلا
پہلی منزل میں ہوا جب ہم گذر — نیزہ آہنی کا نکلی تبھی اوس پر
آئی ایک سامان ظلم بیدا ہوا — خون سی یہہ شعر پیر اوسنے لکھا
قاتل شبیرؑ جو اس نے کیا — رکھتے ہیں کل اوسکا نانا لی لکھا

روایت

چلی اہلبیت کو لیتی ہین زار ‌ لیجلے اونٹوں کی اوپر کر سوار

اور سر شبیر کا نیزے پہ دہر ‌ شام کی جانب چلی لیکے بگہر

پہونچی ایک منزل پہ آخر کرتی سیر ‌ اور اوتری اوسجگہہ نزدیک دیر

بیت ایک کو وہ کا دیکھا یک قلم ‌ دیر کی دیوار کی اوپر رقم

پوچھا راہب سے جو تہا اوس دیر کا ‌ کون ہی اس شعر کا راقم بتا

بولا راہب جانتا ہون اسقدر ‌ سے لکھی یہہ بیت اس دیوار پر

پانسو مدت مین گذری اسکی سال ‌ پہلے ختم الانبیا سی باکمال

اور بعضوں نی کہا اے باصفا ‌ دیر کی دیوار بیت کربلا

روایت

کہتے ہین یہہ راہب جو تہا اوسجا مقر ‌ ہوکی واقف حال اہلبیت پر

نیزے پر سر حضرت شبیر کا ‌ دیکھکر حیران ہو کہنے لگا

ہی بری یہہ قوم ناپاک و سیاہ ‌ مارا فرزند نبی کو اپنی آہ

اور سبکے اہلبیت کو بہی کر کی خوار ‌ ہی غضب کر لائی اونٹوں پر سوار

پہر مخاطب ہو کہا اوس قوم اشقیا ‌ سست و زاری سی یون کہنی لگا

لو درم مجسی تم اسدم دس ہزار ‌ اور یہہ سر جو ہی نیزے پہ سوار

اسکو ایک شب کی لئے کر دو عطا ‌ آکی لالچ مین سر اوسکو دیدیا

والرقيم كانوا من آياتنا عجبا فأنطق الله الرأس بلسان ذرب فقال أعجب من ذلك قتلي وحملي

ہے بیان منہال ابن عمرو سے — یہ کہا ابن عساکر نے سبے

ہی قسم مجکو بذات کبریا — دیکھا میں سر حسین پاک کا

اوسکو جاتی تہی لئی خسران مآل — نیزہ پر رکہی ہولی شادان بکمال

در دمشقم بود آندم من کہ زار — سر بنوک نیزہ دیدم آشکار

اور آگی سر مبارک کی کوئی — پڑہتا بس جاتا تہا سورہ کہف کی

جبکہ اس آیت پہ پہونچا وہ لعیم — أَمْ حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيمِ

تو نی کیا جانا کہ تہی اصحاب غار — ایک عجب از قدرت پروردگار

بس سر شبیر سی آئی صدا — ہی عجب اس قصہ سی قصہ میرا

یون لئی پہرنا او تہا کر میرا سر — کہف کی قصہ سی ہی اعجوبہ تر

ہے یہہ قصہ غار کہو دالی جو تہی — تین سو نو سال تک سویا کئی

جب ہوئی بیدار طلب ما اشتباہ — ایکدن یا نصف دن کم سعد ہوا

گرچہ اعجوبہ ز آیات خدا — غار کہو والون کا ہی قصہ سرا

جیسی اس کی ہی تفصیل بیان — بس تفاسیرون مین قرآن کی بیان

اور کتابون مین تواریخون کی ہی — ذکر ہی تفصیل سی اسکا سبہی

قتل لیکن حضرت شبیر کا — اور لئی پہرنا سرا وتہا

کشت دون میں ہو گیا وہ بد سرشت
سبکو لکہے شیعہ تہا جنگ بہشت

یا بعد شرح او سکی ہی جانی ہن
کیونکہ ہی قتل او سکی اولاد رسول

اور کی اوسنی مباح اکل شراب
اوسپر بہر کو کیا اوسنی خراب

اور روا رکہا بجو بی بہنسی ہتک
خانہ کعبہ کی حرمت کا ہتک

اور اوسکی کرکی شبطا صلاح
بہر یہہ بہائی ہن روا رکہا نکاح

لیس یعنی ہن چاہتا ہی سلطنت
یا دو سکی یہہ مجہی [illegible] سلطنت

ہو گئی اولاد بو سفیان کی سو
آمن اصفی تم امیر اوسکو کرو

بنی گر دلنی مسلمانونکی عام
بحقیقت اپنا کہنیا لا کلام

تہی منبر سی پہر آوہ حق پرست
بیٹہا ایک گوشہ میں ہو سست

اور کیا اپنی در خانہ کو بند
روی عالم پر نظر چون و چند

اور اوسکی بعد وہ اہل صفا
رحمت حق جل و اعلی میں ملا

کی خلافت تین ماہ ای دانہ روز
اور بقول بعض کل چالیس روز

اوسکی گذری عمر سی اکیس سال
اس سرا فانی سی کی انتقال

اسمین ذکر ہی یہہ حال ابن زیاد ملعون
خون لی شبیر کی کیا اوسکو حیران

حشر میں حال یزید پہلو
تہ وہ ملعون جنگ میں مختار کی

اب سنو تمہو اسا حال ابن زیاد
ہو گیا کشتہ لڑائی یار کی

آخرش ہوئی لگی جب جنگ و لبث — لشکر مختار کی کہائی شکست
اور ہوئی فتح و ظفر با فوج و خیر — ور نصیب مصعب ابن زبیر
اور کیا مختار کا سر تن سی دور — بہاگا لشکر کہا ہی بیت مقصد
جبکہ مصعب نے تسلط جب پایا — کوفہ اور اوسکے نواحی پر کیا
اور تہے تب عبد الملک نے اوس زمان — جنگ کی مصعب سے با فوج گران
ہو گیا عبد الملک پہر فتحیاب — کار مصعب کا ہوا آخر خراب
مصعب ابن زبیر با وفا — اور ابراہیم ابن مالک بہی مارا
قتل ہو کر اس جہاں سی چل بسی — کہو کے سر دوش پر سر کو گئے

روایت

کہا ہے ابن عمیر لیثی نی یہ — اوس کا یہ مضمون ہی ای نیک پی
اور تہا میں عبد الملک سنگ یون کہا — میں دیکہا پہلی سر شبیر کا
روبرو ابن زیاد نامراد — اور بعد اوسکی سر ابن زیاد
روبرو مختار کے ای نیک شعور — پہر بہی مختار مصعب کے حضور
اور بعد اونکی سر مصعب کا بہی — دیکہتا ہون تیری آگی اب یہی
یعنی بیچ دار الامارت کا یہاں — مانگتا ہون میں پناہ لیل و نہار
یہ سبہی کا ان سی بہی نہایت سی برا — سر بریدون کی سرون کی کہو ملا
مکان کی یہ جگہ خونخواری — خون ٹپکتا از در و دیواری

ہی تیرا ایمان خالص بالیقین
اور تھی ہی سب کے دین کے کام مین
اب رہا تجھسا نہ پیارا کوئی آہ
اور رہا تجھسا نہ کوئی محتاط ہی
سنکے یہہ اصحاب بدولی لگی
رنگ گورا تن تہا نازک اپکا
گوشت اونکی اونگلیو سی تہا
اونچا ماتہا اور تہین انکہین کہری
مشک سے بہی زیادہ خوشبودار تہی
کفر مین نام انکا عبد الکعب تہا
تہی ہر اک کار محمد مین مشیر
اور رسول اللہ جب پڑہتے نماز
بیٹہتے پیچہے آپکی ہو لی کہڑی
اور مجالس مین رسول اللہ کی
گر کوئی انجان وہان آ بیٹہتا
اور جو نہ تھا جاننی والا کوئی
خالی کر دیتا جگہہ کوئی ابا

اور یقین محکم ہی تیرا شک نہین
ڈرنی والا درگہہ غلام مین
راہ پیغمبر تجہسا خیر خواہ
کل رعایت مین رسول اللہ کی
آنسوون سی اپنا مونہہ دہولی لگی
خوبصورت گالون پر کم گوشت تہا
راویون سی اسطرح ثابت ہوا
اور تہی ریش مبارک بہی بڑی
گرد جس سے نوفتار رہتے تہے
اور مسلمان ہوکی عبد اللہ ہوا
پہلی ان سی پوچہ لیتی ہی بشیر
تو ابو بکر صدیق باشنا ز
سب صحابہ تہی غرض ان پر
بیٹہتی بوبکر جانب آپکی
خلق سی اوسکو نہ دیتی تہی ہٹا
دیکہہ کر بوبکر کو وہ آپ ہی
اور جگہہ دلمین نہ لاتا تہا ذرا

دفن غزہ کو محرم سے کے ہوئی
مادر فاروق اعظم کا ہی نام
اور خلافت حضرت فاروق کی
حضرت فاروق کی تہی آٹھہ زن
زینب و ام حکم اور عاتکہ
دوسری یہہ تہی نہیں معلوم نام
ایک دختر دو پسر پیدا ہوئی
عبدرحمان اور عبید اللہ پسر
اور عبید اللہ بیٹا تیسرا
اور ہوئی ام حکم سے فاطمہ
اور رقیہ بطن سے کلثوم کے
اور عیاض از عاتکہ ہی بیگمان
ایک نسی پیدا ہوئی ای نیک پی
دوسری بیٹا عتی ای اسکے
چار دختر نو پسر تہے آپکے

پاس دو تہی لی اشین کے
ختمہ ہاشم کے دختر بنیا نام
دش برس کے سات ماہ اوپری
ام کلثوم اور ملیکہ پاک تن
اور جمیلہ نیک سیرت پاک رہ
تہیں چہہ منکوحہ انمیں خوش خرام
بطن زینب دختر مظعون سی
اور حفصہ زوجہ خیر البشر
زید از بطن ملیکہ تہا ہوا
اور عاصم از جمیلہ طاہرہ
دخت حیدر ہی بتا یا سب نے
دوسری یہہ تہی نوشن اوسکا بیان
عبدرحمان اوسط اوسکا نام تہی
عبدرحمان اصغر و زینب ہوئی
اختلاف اسمیں نہیں پیدا ہوئے

حال حضرت عثمان

اور ذو النورین پاکیزہ صفات
یعنی عثمان ابن عفان نیک ذات

بولا وہ نہین ہون مین عثمان کا غلام
شتر [illegible] ہے چلا آتا ہون مین
تب لوگون نے کہا پھر وہان
سے محمد ابن ابی بکر ای سوار
در جواب اسکے وہ بولا ہی ہر اس
پوچھا کوئی خط بھی ہی تجھکو دیا
لوگون نے اوسکی تلاشی جب کے
پڑی دیکھا خط کو نہا اوسمین لکھا
اور جو جو اوسکی ہین ہمراہیان
اور رہو تم اپنی قایم کام پر
دیکھ یہہ لوگ سب حیران ہوے
اور وہان حضرت علی کو ساتھ لے
مرتضی پوچھا یون عثمان سے
حضرت عثمان نے کیے یون کلام
پوچھا [illegible] یہہ اونٹ کسکا دو خبر
پوچھا [illegible] خط پر کیسے ہے
[illegible] یہہ مہر میری بالیقین

حضرت عثمان کا ہی کہہ پیام
پاس عامل مصر کے جاتا ہون مین
مصر کا عامل ہے ہم ہین بیگمان
خط انہین ہے مصر ست جاز بیہار
جاتا ہون بی شرح کے بیٹی کے پاس
کر کے وہ انکار آگی کو چلا
نکلا خط مہر اوسپے عثمان کے
پہونچے جب بی بکر کیجو سر جدا
قتل کرنا اونکو بھی تم بیسامان
رکھو حکم اپنا خواص و عام کو
ساتھ لی اوسکو مدینہ کو پہرے
پاس آئی حضرت عثمان کے
آدمی یہہ کس کا ہے بتلائیے
یہہ ہماری ہے غلامون سے غلام
بولی عثمان سے یہہ میرا ہے شتر
کہتی تا ہو جائے سارا جھگڑا طے
پر مجھے واللہ خبر اسکی نہین

لوگون نی جب طرز خط پر کی نظر
اور یہہ مروان منشی عثمان تہا
اور تہا مروان یہہ رشتہ دار بہی
مصریونکو سب آیا اعتبار
آخرش عثمان کو ڈالا جانسی مار
آٹھہ زن تہی حضرت عثمان کی
فاطمہ تہی نام سیدہ رملہ دگر
ام کلثوم و رقیہ پر حیا
اور سب ہی اولاد انسی رکہہ خبر
اور عمر تہا تیسری بیٹی کا نام
عمر سی انکی جب گذری چہہ برس
اور چہہ ہین آٹھہ بیٹی ای عزیز
اور بیان عبدالملک علیہ سعید
لڑکیان چہہ ہین تو سن کر لقین
مریم و ام سعید ام عمر
آٹھہ بیٹی اور چہہ تہی لڑکیان
اور عثمانکی خلافت بارہ سال

جا ناہی یہہ خط مروان اشر
مہر اوسکی پاس رہتی تہی سدا
شک نہ عثمان کیطرف باقی رہی
قتل عثمان پہ ہوی آمادہ کار
آگیا اسلام مین ضعف ایکبار
تمکو دیتا ہون مین سب سے آگہی
نائلہ ام البنین ام محمد
ہین یہہ دونون دختر خیر الورا
ایک عبداللہ عبداللہ دگر
یہہ رقیہ سی ہوی پیدا تمام
راہی جنت ہوتی یہہ سہ کس
خالد و شیبہ مغیرہ پر تمیز
آٹھوان ہی امین با نام ولید
عائشہ ام ریان ام البنین
یہہ سبہی چہ دان ہین دختر اور پسر
جب ہوی راہی سوی دار جنان
بہر رہی کچھہ روز کم بی قیل و قال

حال حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام

اور علی بوتراب و بو الحسن | ابن ابی طالب ہین یکتن ای جان من
اور ابی طالب ہین از ابن مناف | اسمین ہر گز کچھہ نہین ہی اختلاف
تیسوان تہا سال عام الفیل کا | جب ہوئی ہی پیدا علی مرتضیٰ
سیزدہم رمضان شب آدینہ ہی | اور سن ہجری تہی چالیس ای اخی
ہوکی زخمی کوفہ مین پائی وفات | مرتضیٰ نے یوم یکشنبہ کی رات
تہی تریسٹہہ سال کی عمر علی | قرشیہ ہوی ہی آپکے
ام حیدر فاطمہ بنت اسد | ابن ہاشم بن مناف ای مستعد
اور تہی زوجگان مرتضیٰ | فاطمہ ام البنین اما حبا
خرمہ اور اسما ہی اور ام سعید | لیلی و ام حبیبہ کیجے شنید
تہے الٹیس لڑکا لڑکی آپکے | اب کرون آگاہ سب کے نام سے
تین بیٹونکا محمد نام تہا | اصغر و اکبر سے مشہور عالم تہا
محسن و حسنین عبد اللہ دگر | جعفر و عثمان عباس عمر
عون اور یحیی ہی ای پاکیزہ دین | تیرہ لڑکے اسمین شامل ہے گر سمجہین
باقی اٹھارہ ہین دختر شمار | دو ہین رملہ دو ہین زینب پر شعار
اور دو کلثوم ہین پاکیزہ نام | ام جعفر فاطمہ ام الکرام
اور میمونہ رقیہ اور جما | اور امیمہ ام ہانی نے جدا

اور رقیہ ام سلمہ پاک تن — اور خدیجہ اور ہے ام الحسن

نسل باقی پانچ بیٹون سے رہے — نام اون پانچون کا ہے ایا اخی

شبر و شبیر و عباس و عمر — اور محمد حنفیہ با قدر

اور علی مرتضی کی بعد انتقال — کی خلافت نو مہینے چار سال

حال حضرت فاطمہ زہرا بنت رسول اللہ صلعم

اور حضرت فاطمہ بنت رسول — یعنے زہرا تہا لقب جنکا بتول

اونکی ماتہی خدیجہ طاہرا — وہ خویلد کی تہین دختر حیا

سن تہے عام الفیل سے پین تیس جب — مکہ مین پیدا ہوئین ایسی طیب

بعض کہتے ہین کہ عام الفیل سے — جب ہوئین پیدا اس اکتالیس تہے

عمر سے گذری تہے اٹہائیس سال — سال گیارہ ہجری مین کے انتقال

حال سبطین سرور کائنات صلعم

اور سبطین نبی کا دیکہہ حال — یعنے جابر سے صحیح بے مقال

سبط اکبر کے ہوئے پیدا پسر — اور دختر اٹہائی پاکیزہ سیر

نسل اونکی پانچ سے باقی رہے — سن حسن شبیر کے اب حال

تین دختر چہہ پسر پیدا ہوئے — اون سے ایک زین العبا باقی رہے

سبط اکبر نے خلافت کے ولا — پانچ ماہ بعد از وفات مرتضی

حال زین العابدین

جبکہ زین العابدین پیدا ہوئے / سال اڑتیس ۳۸ ہجرت نبوی سے تھے

تھے یوں شعبان کی دن پیر کا / کہتے ہیں یوں راویان باصفا

عمر اٹھاون برس کے جب ہوئے / سال تھے چورانوین ۹۴ رحلت کری

اور محمد کی تھی بعضن اٹھارہ ۱۸ ہین / مختلف ہے عمر زین العابدین

قول ہے یہہ بعض کا ہی نیکنام / عمر ستاون ۵۷ برس کی تھی تمام

اور ہوئی اولاد زین العابدین / چھہ ۶ پسر اور لڑکیان تھین دو تین

حال حضرت امام باقر ابو جعفر ص

اور ابو جعفر کہ باقر نام تھا / سال ستاون ۵۷ تھی ہجری الولا

دن [illegible] کا اور صفر کی تیسری ۳ / عام ہستے ہین اثنی ای اسخے

ام عبد اللہ ہوئے دخت حسن / امام باقر ہین بلا ریب و سخن

عمر گزری جب تریسٹھ ۶۳ سال کی / اپنی دار فنا سے سفر کے

سال تھے از حضرت خیر البشر ص / ایک سو اٹھارہ ۱۱۸ از رو ہی خبر

تین [illegible] جعفر چھہ پسر پیدا ہوئے / ایک اون سے جعفر صادق ہے

قول بعضی ایک سو ستران تھے سال / حضرت باقر کی جب انتقال

حال حضرت امام جعفر رضی اللہ عنہ

اور جعفر [illegible] کو اٹھارہ ۱۸ ہین / اور مہینا تھا ربیع الاولین

ہجرت [illegible] اسی ۸۰ سال تھے / دختر قاسم سے تھی پیدا ہوئے

ہین محمد ابن ابی بکر اسکے ولا — قاسم اونکی بیٹی ہین جن سے ہوا

آپ کی اولاد کی اب کر شمار — ایک دختر چھہ پسر تھے خوش شعار

عمر اٹھسٹھ سال مین وہان سے گئے — کوچ اس دنیائی دون سی کر گئے

ایک سو اڑتالیس سن ہجری تھا جب — اور پندرہوین تھی از ماہ رجب

بعض کہتے ہین مہ شوال تھا — واقعہ تھا جبکہ جعفر کا ہوا

حال حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام

ابوالحسن و ابو ابراہیم زمان — یعنی موسی کاظم پاکیزہ جان

ہے بیان مکہ و طیبہ مقام — اوسکا ہی مشہور مسکن ابوا نام

سال ہجری ایک سو اٹھائیس تھے — آپ دن یکشنبہ کی پیدا ہوئی

دن جمعہ تھا اور رجب کی پانچوین — اور سال ایکسو تراسی کر یقین

عمر گذری جبکہ پچپن سال کی — اپنی سوی تب ارتحلت کرے

تھے پسر سینتیس بائیس لڑکیان — چودہ لڑکون سی رہی ہی نسل ہان

ور بقول بعض تیس ای اخی — عمر تھی کاظم کی چوّن سال کی

حال حضرت امام موسی رضا علیہ السلام

ابوالحسن یعنی رضا کاظم کا پسر کو — سن ترین ہجری مین ای ذی شعور

ماہ ربیع الاول کی گیارہوین — اور تھا یوم الخمیس ای ماہ دین

عالم ہستی مین جلوہ گر ہوی — اور رجب سوی جنان راہی ہوی

پہونچی تہی ساری اونچاس سال کو — کاروان عمر بہی پچاسوین ہو
دن جمعہ اکیسوین رمضان کی — سنہ تہی دو سو تین ہجری بالیقین
پانچ بیٹی ایک دختر خوشخصال — آپکی اولاد مین ہین رکھہ خیال

حال حضرت امام ابوجعفر و امام عسکری علیہ السلام

آگے بوجعفر محمد کا ہی حال — ہی وہ کاظم کی نبیرہ خوشخصال
ہی لقب جنکا کہ جواد و تقے — روز آدینہ رجب کی دسوین تہی
ایک سو نوہ پہ زیادہ پانچ تہی — سال ہجری یہی کہ جب پیدا ہوی تہا
آخر ذیقعد کی تہی پانچوین — سن تہی دو سو بیس ہجری کر یقین
جبکہ گذرے عمر سی پچیس سال — کی اونہون نی اس جہان سی انتقال
دو بیٹے اور تہی دختر بہی دو — عسکری کا حال ہم اکی سنو
دو سو چودہ سال ہجری ہی اجی — عالم ہستی مین آئی عسکری
تیرہوین ماہ رجب کو عسکری — بعض کہتے ہین نوین ذی الحجہ کی تہی
پر کرو آخر جماد دوسرے — دو سو چون سال ہجری مین اجی
عمر سی چالیس گذری تہی سال — جا کیا حوران جنت سی وصال
چار بیٹے اور اک دختر بہم تے — آپکی اولاد مین سن اے اخی

حال حضرت امام ابو محمد صلوات اللہ علیہم اجمعین

بو محمد ہی زکی جنکا لقب — دو سو بتیس سال تہی ہجری سی جب

کر مناجات تو دعا اب بجناب یزدان

یا الٰہی یا الٰہی یا الٰہ ‏ ‏ ہی تجھی سی سبکو پناہ

ای خدا ای کارساز دوسرا ‏ ‏ ہر کسی کا ہی تو ہی حاجت روا

ہو چکا اور جو کچھ ہوگا اور جو ہی ‏ ‏ ذرہ ذرہ تیری ہی قبضے مین ہی

ہی تو ہی دایم رہیگا تو قدیم ‏ ‏ ہی تو ہی ہر شی پہ قادر ای رحیم

کیا تیرا رتبہ ہی رب العالمین ‏ ‏ کوئی تیرا دوسرا ہمسر نہین

ہی غنی ہر جیسے تو ای خدا ‏ ‏ بادشہ ہین سب تیری در کی گدا

رازدان ہی سبکے تو دلکا علیم ‏ ‏ اور ہی سب پہ تیری بخشش کریم

ہمسی ہی ہر دم اور پر خطا ‏ ‏ تجھسی ہی دایم عطا اور پر عطا

تو ہی ستار عیوب خاطیان ‏ ‏ اور غفار الذنوب عاصیان

عذر خواہ جو آیا تیرے در او پر ‏ ‏ اور توبہ اوسنی کی باچشم تر

گو کہ پہونچا تہا وہ تا نار حریق ‏ ‏ ہو گیا پر بحر رحمت مین غرق

مین بھی آیا ہون بامید پناہ ‏ ‏ تیری در پر سب لی بار گناہ

گو کہ ہین میری کئی لاکہون قصور ‏ ‏ پر تیری آگی ہی کیا وہ ای غفور

یا الٰہی یا الٰہی یا الٰہ ‏ ‏ مجھ سے بندہ پر کرم بھی کر نگاہ

ای خدا ای رہنما عالم پناہ ‏ ‏ مین تیرا بندہ سراپا ہون گناہ

ہی تیری رحمت سی بکر نا امید تو ‏ ‏ تو نہی خود فرمایا ہی لا تقنطوا

از طفیل احمد و حق بتول
اور بحق باقر و زین العبا
اور بحق اونکی نقی ہی جنکا نام
اور بحق عسکری سراج جان
کر عطا رضوان اور خلد برین
اور مجہی آفات دنیا سی بچا
یاد مین رکہہ اپنی تو مجہکو مدام
لکہہ چکا جب مین یہہ سب داستان
دن تہا یکشنبہ کا اور انتہا ربیع
اور تہی ہجری سن از روی شمار
اسکی لکہنی مین لگی اہی بار ماہ
اسو جناب حق مین ہی یہہ التجا
دین و دنیا مین فواید بی بیان
روز آفات سماوی در امان
ختم جسدم یہہ فسانہ ہو چکا
[illegible]
[illegible]

اور حق سبطین و اصحاب رسول
اور بحق کاظم و اہل رضا
اور بحق ہم تقی و ہی ہمام
اور بحق مہدی آخر زمان
پہر ور دیدار سی ہی اہی معین
اور تمام امراض سی اہی کبریا
قطع ہو حرف دوی مطلق تمام
ابتدا سی انتہا تک بیگمان
ہی جماد الاولین سکی بالیقین
دو صد شصت و نہہ ہم یکہزار
کچہہ گہری اور تین دن اور تین ماہ
اسکی پڑہنی سننی والی کو سدا
بخشنی اپنی فضل سی رب جہان
با امان و حفظ رکہی شادمان
وقت تاریخ کا اسکی ہوا
یون کہا ہاتف نی مجہسی در جواب
سبط احمد کا تہی احوال غم

کرنہ ڈر از دہشت زنجیر و طوق
کر کی رحمت اپنی تو غصہ ...

یا الٰہی میری سب جرم و عمل
رحمت بخشش سی دھو اپنی بدل

اب عزرائیل سی تو میری دل کو دم
تا کہ پہچانی تیری اوصاف کو

اب رحمت سی بھر سا دل اوپر
نخل ایمان تا کہ لاوی بر

ہی میرا جتنک کہ دم باقی کریم
سنت نبوی پہ رکھنا مستقیم

اور چلوں اس عالم فانی سی جب
خاتمہ بالخیر میرا کیجو سب

جو کہ تیری رہ سی رو گرداں ہوا
ہی کہاں جز قعر دوزخ اوسکی جا

اور مجھی روز جزا کر کامیاب
بخشیو رحمت سی اپنی بیحساب

اور اوس دم جبکہ آوی آفتاب
ایک نیزہ کی اوپر ہو عذاب

سب لی آرام رب العالمین
مجھکو دیجو سایۂ عرش برین

اور اوس پل سی کہ جو روز قیام
پشت دوزخ پر رکھا جاوی تمام

اور وہ ہوگا تیغ بران کی مثال
مجھکو اپنی فضل سی ای ذوالجلال

بخشیو تاب و توان تا بی خطر
مثل خاطفہ جاؤں گذر ...

اور دیجو اپنی رحمت سی پناہ
آتش دوزخ سی ای میری الٰہ

اور عطا کیجو مجھی حور و قصور
اور روضہ اور جنان بھی ای غفور

اور کیجو واں مجھی بیچون خرسند
اپنی رحمت سی ہمیشہ بہرہ مند

اور میری اوستاد و ماں باپ کو
اپنی رحمت سی تو جنت دیجیو